وَأَنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ (سُورَةُ الْاَنْعَام/۱۵۳)

نجات کا راستہ

تالیف

جناب بشیر انصاری ایم اے
مدیر اعلیٰ ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور

جناب حافظ محمد بلال حماد
فاضل مدینہ یونیورسٹی

WWW.IRCPK.COM

۲۲۰
س ي ـ ن

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: نجات کا راستہ

تالیف: بشیر انصاری ایم۔اے

حافظ محمد بلال حماد

اشاعت اوّل: جون 2005ء

تعداد: ایک ہزار (1000)

ناشر

حاجی عبدالقیوم شیخ، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ

مطبع

انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس، لاہور

ملنے کا پتہ

المکتبۃ الرحمانیۃ

نمبر ....14273....

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نجات کا راستہ

تالیف

جناب بشیر انصاری ایم اے
مدیرِ اعلیٰ ہفت روزہ "اہلحدیث" لاہور

جناب حافظ محمد بلال حماد
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر

حاجی عبدالقیوم شیخ - ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ

شاہین ایلومینیم انڈسٹریز

بالمقابل الائیڈ بینک شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	الف
2	تقریظ	د
3	ضروری پیغام	1
4	عقائد	4
5	اللہ پر ایمان	5
6	اسلام کے بنیادی عقائد	5
7	عقیدہ (ایمان) کی اہمیت	6
8	مرکز ایمان	7
9	رب تعالیٰ کا تعارف	8
10	ایک لطیف نکتہ	9
11	اللہ الصمد	9
12	لم یلد ولم یولد	11
13	ولم یکن لہ کفواً احد	11
14	توحید، محبوب ترین	11
15	شرک، مذموم ترین	12
16	توحید کیا ہے؟	12
17	عطاء اللہ یا عطاء الرسول؟	13
18	مکھی کا چڑھاوا	14
19	جہاں غیر اللہ کے نام کی قربانی ہو	15
20	غیر اللہ کے نام نذر و نیاز	16
21	مشرکین مکہ کی نذریں	16
22	غیر اللہ کی قسم کھانا	17
23	غیر اللہ کے نام کی قربانی حرام ہے	18
24	عبادت، صرف خالق کائنات کیلئے	18
25	ایک مغالطہ، قبوری حضرات کا	20
26	مشرکین مکہ کا عقیدہ کیا تھا؟	20
27	وسیلہ، جائز و ناجائز	24
28	جائز اور مطلوب وسیلہ	24
29	اسماء حسنیٰ کی تعداد	25
30	معنیٰ ''احصاھا''	25
31	ممنوع اور ناجائز وسیلے	29
32	فرشتوں پر ایمان / تعداد	31
33	فرشتوں پر ایمان لانے کا مقصد	32
34	رسولوں پر ایمان / رسالت و نبوت	34
35	دین و شریعت	37
36	رسالت محمدیہ پر ایمان	40
37	محبت و اطاعت لازم و ملزوم	42
38	مسئلہ ختم نبوت	44
39	آسمانی کتابوں پر ایمان	45
40	عظمت قرآن	46
41	آسان کتاب ہدایت	46
42	ایک حرف پڑھنے کا ثواب	47
43	ماہر قرآن کی فضیلت	48
44	قرآن سیکھنے، سکھانے کی فضیلت	48
45	آداب تلاوت قرآن	48
46	آخرت پر ایمان	50
47	عارضی زندگی / موت	50
48	عالم برزخ	51

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
49	صور پھونکنا	52
50	دوبارہ زندگی	52
51	جزا و سزا	53
52	روز حشر، عزت و نجات والے کام	55
53	عقیدۂ توحید / اتباع سنت	55
54	شہید کی عظمت	56
55	عاجزی و انکساری	56
56	مؤذن کا بلند رتبہ	56
57	سات خوش نصیبوں کا تذکرہ	57
58	انصاف کرنے والے	57
59	قدرت کے باوجود انتقام نہ لینا	57
60	چند اور محبوب اعمال	58
61	روز حشر، رسوائی والے کام	59
62	شرک / سنت کی مخالفت	59
63	نمازوں سے غفلت	59
64	زکوٰۃ میں کوتاہی / سود خوری	60
65	متکبر / پیشہ ور بھکاری	61
66	عہد شکنی کرنے والا	61
67	آب کوثر سے محروم رہنے والے	61
68	کفار / بدعتی	62
69	چند اور بدنصیبوں کا تذکرہ	62
70	میت پر نوحہ	63
71	جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان	64
72	رب تعالیٰ کی رضامندی	65
73	رب تعالیٰ کی زیارت	65
74	جہنم اور اس کی سختیوں کا تذکرہ	67
75	دوزخیوں کا کھانا	68
76	عبادات	69

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
77	طہارت کے مسائل	70
78	جن کیلئے وضوء سے پہلے غسل واجب ہے	70
79	غسل کا طریقہ	71
80	وضو کا طریقہ	71
81	وضو، مسواک کے ساتھ	72
82	تیمم کا طریقہ	72
83	نواقض وضوء	73
84	نیل پالش کا حکم	73
85	نماز، فرضیت و اہمیت	74
86	نماز باجماعت کی تاکید	74
87	صف بندی / نیت	75
88	تشہد کی دعائیں	76
89	سلام	77
90	فرائض و سنن مؤکدہ کی تعداد	77
91	تین وتر پڑھنے کا طریقہ	78
92	زکوٰۃ، فرضیت، اہمیت و فضیلت	79
93	زکوٰۃ کے مصارف	80
94	نصاب زکوٰۃ	80
95	چند اور مسائل زکوٰۃ	82
96	روزہ، فرضیت، اہمیت و فضیلت	83
97	ممنوعات روزہ	84
98	مستحبات کا بیان	85
99	حج، فرضیت، اہمیت و فضیلت	86
100	قربانی، سنت ابراہیمؑ	87
101	مسجد نبویؐ کی زیارت	88
102	حقوق و آداب	90
103	والدین کی خدمت	91
104	اولاد کی تربیت	91

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
105	بیٹیوں کی بہتر پرورش کرنے والا	92
106	حقوق زوجین	93
107	طلاق کا شرعی طریقہ	95
108	رشتہ داروں کے حقوق	95
109	حقوقِ ہمسایہ	96
110	اسلام میں یتیم کے حقوق	97
111	بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری	98
112	مجلس کے آداب	99
113	کھانے، پینے کے آداب	99
114	راستہ کے آداب	100
115	معاشرتی ذمہ داریاں	102
116	اخلاق حسنہ	103
117	پاکیزگی نفس	104
118	ایفائے عہد	105
119	امانت ودیانت	106
120	احسان	107
121	عدل واحسان	108
122	صبر واستقلال	109
123	اکلِ حلال	110
124	بدگمانی سے بچو	112
125	دروغ گوئی	112
126	غیبت کرنا	114
127	چغل خوری	115
128	شراب نوشی	116
129	موسیقی اور رقص وسرود	117
130	فضول خرچی	117
131	انجام کیا ہوگا؟	119
132	قرآن وحدیث	121
133	قرآن کریم کیوں ضروری ہے؟	122
134	حدیث کیوں ضروری ہے؟	124

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
135	کتب احادیث	127
136	دین، صرف قرآن وحدیث	129
137	رسومات سے چھٹکارا	131
138	تقلید کی تباہ کاریاں	133
139	متفرقات	136
140	ذکر الٰہی کی فضیلت	137
141	درود وسلام	138
142	دعا کی فضیلت	139
143	فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا	140
144	انتظار کیجئے!	150
145	مال واولاد، ایک آزمائش	151
146	تبلیغ دین	152
147	امر بالمعروف ونہی عن المنکر	153
148	جہاد، فضیلت وضرورت	155
149	سلام کے آداب	160
150	سلام میں پہل کرنے کی فضیلت	161
151	داڑھی، سنت انبیاءؑ	162
152	جادو، اثرات وعلاج	163
153	جادو کا حکم	164
154	جادوگر کی سزا	164
155	جادوگر کی توبہ	165
156	جادو کا علاج	165
157	شیطانی حملوں سے بچاؤ کا طریقہ	165
158	تعویذات	167
159	انشورنس، جائز وناجائز	168
160	مالی معاملات میں دھوکہ	171
161	بیمہ جوا ہے	172
162	بیمہ سود ہے	173
163	بیمہ وراثت سے متصادم ہے	173
164	بیمہ کی جائز صورتیں	175
165	تین آدمیوں کے تمام اعمال ضائع	177
166	توبہ واستغفار	178

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

انسان کی زندگی ایک مسلسل اور مربوط عمل ہے۔اس کی دارین میں کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ وہ آسمانی ضابطہ حیات کے مطابق زندگی بسر کرے۔حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں کوتاہی کا مرتکب نہ ہو۔کیونکہ ان حقوق کی کما حقہ ادائیگی پر معاشرہ کی صحت اور اس کا حسن وابستہ ہے۔اسلام صرف نماز روزے کی انجام دہی کا نام نہیں بلکہ ہر لمحہ، ہر آن، ہر قدم پر اور ہر معاملہ میں دینی اقدار کی پاسداری کا نام ہے۔یعنی اہل ایمان سے اسلام کا تقاضا یہ ہے ''اُدْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً'' کہ ''اسلام میں مکمل طور پر داخل ہو جاؤ۔'' حقیقی بات یہ ہے کہ اسلام ایک ابدی و ازلی پیغام الٰہی ہے جو زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہنمائی کرتا ہے۔اس پیغام الٰہی کی حامل امت مسلمہ ہے۔اسے خیر امت کا لقب اس لئے دیا گیا کہ وہ لوگوں میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دیتی ہے۔اس طرح امت کی اصلاح وفلاح کی ذمہ داری افراد امت پر ڈال دی گئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مومن کے نزدیک یہ دنیا ایک دارالامتحان ہے۔جہاں انسان کو آزمائش کی غرض سے کچھ مہلتِ عمل دے کر بھیجا گیا ہے کہ دیکھیں وہ عمل اور کارکردگی کے اعتبار سے کس درجے میں کامیاب ہوتا ہے۔سچی بات یہ ہے کہ یہ دنیا اور اس کی تمام راحتیں اور مسرتیں، لطافتیں اور رعنائیاں اور آرام و آسائش سب فانی اور عارضی ہیں۔لیکن ہم نے فانی دنیا کی لذتوں کو مستقل سمجھ لیا ہے۔دنیا پرستی میں نہ ہمیں حقوق اللہ کا کچھ لحاظ ہے اور نہ حقوق العباد کی خبر ہے۔یہ دنیا ہی ہمارا اوڑھنا بچھونا بن گئی ہے۔ہم اپنے مقصد حیات کو بھول گئے ہیں۔ضروریات زندگی کے گرویدہ ہو کر آخرت کی فکر سے بے نیاز ہیں۔یہی وجہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے کہ ہم نمازیں تو پڑھتے ہیں۔ اچھی کتابیں بھی مطالعہ میں آجاتی ہیں۔لیکن ہمارے اندر کوئی تحریک پیدا نہیں ہوتی۔ جذبے انگڑائی نہیں لیتے۔عزم وہمت کی رگوں میں نیا خون نہیں دوڑتا۔ذوق عمل میں نئی حرارت پیدا نہیں ہوتی۔ ہماری زندگیوں کا جمود نہیں ٹوٹتا۔ہم حقیقی عقائد،مسنون عبادات اوردرست معاملات میں استقامت سے تہی دامن ہو چکے ہیں۔ حالانکہ اہل ایمان کے لئے استقامت علی الحق پر غیبی مدد اور جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ آج لوگ شعوری اور لاشعوری طور پر مغرب اور مادیت پرستانہ فکر سے متاثر ہورہے ہیں۔اور ضمیر کی ملامت سے بچنے کے لئے اپنے آپ کو خود فریبی میں مبتلا کر رکھا ہے۔قول وفعل میں تضاد در آیا ہے۔معاملات میں افراط وتفریط عام ہو چکی ہے۔عبادات میں بدعات گھر کر چکی ہیں۔حلال وحرام کی تمیز اٹھ رہی ہے۔نیکی اور بدی کا تصور ختم ہورہا ہے۔یہ سب چیزیں ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتی ہیں۔اور اصلاح کی متقاضی ہیں۔افسوس کی بات یہ بھی ہے کہ آج مسلمان اپنے کاروبار اور دنیا کے تمام مشاغل میں نہ صرف دور اندیش ہے بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ وہ کم سے کم سرمایہ سے زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرلے۔وہ اشیاء کی خریداری کے وقت جعلی مال کی فوراً نشاندہی کر دیتا ہے۔اور اصلی چیز خریدنے کو ترجیح دیتا ہے۔لیکن دین کے معاملہ میں جستجو کی اسے فرصت ہی نہیں کہ وہ دیکھے سنت کیا ہے اور بدعت کیا ہے؟ قرآن مجید کا ترجمہ تو بڑی بات ہے اسے نماز کا ترجمہ بھی نہیں آتا۔وہ پانچ وقت اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر تو ہو جاتا ہے مگر اسے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی جانے والی مناجات کا معنیٰ کیا ہے؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب دینی امور سے پوری طرح باخبر ہوں تاکہ بدعات سے بچ سکیں اور کتاب وسنت کے مطابق اپنی زندگی گزار سکیں۔زیر نظر کتاب میں واضح کیا گیا ہے کہ ہم سب کے لئے قرآن کریم کیوں ضروری ہے اور حدیث رسول ﷺ کیوں لازم اور واجب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہے۔دین کی اصل اور حقیقت کیا ہے۔اس کے ساتھ ان عقائد واعمال کا بھی تفصیل سے تذکرہ کیا گیا ہے جو روزِ حشر انسان کی تکریم واعزاز کا باعث ہوں اوران افکار ونظریات اورکردار وعمل کی بھی وضاحت کردی گئی ہے جو قیامت کے روز انسان کی رسوائی کا باعث بننے والے ہیں۔علاوہ ازیں کتاب ہٰذا میں حقوق اللہ،حقوق العباد،صحیح عقائد،اعمال صالحہ اوراعمال سیۂہ پر کتاب وسنت کی روشنی میں گفتگو کی گئی ہے تاکہ ہم سب ان پر عمل پیرا ہوکر دوزخ سے بچ سکیں اور جنت میں داخل ہوجائیں۔مسلمان کی زندگی کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہے۔

آخر میں ہماری یہ عاجزانہ دعا ہے کہ رب تعالیٰ حاجی عبدالقیوم شیخ صاحب (ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ) کو جزائے خیر سے نوازے،ان کے مال وجان میں خیر وبرکات نازل فرمائے کہ انہوں نے قرآن وسنت کے یہ قیمتی موتی اور خالص دین اسلام کی یہ دعوت عوام تک پہنچانے کا اہتمام کیا ہے۔دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس کتاب کو اس کے مؤلفین، ناشر اور اسے پڑھ کر راہِ ہدایت وعمل اختیار کرنے والوں کے لئے توشہ آخرت بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

مؤلفین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

تقریظ

مفسر قرآن فضیلۃ الشیخ حافظ صلاح الدین یوسف صاحب، حفظہ اللہ تعالیٰ

زیر نظر تالیف ''نجات کا راستہ'' دو فضلاء کی مشترکہ کاوش ہے۔ایک فاضل بزرگ ہیں، جن کی زندگی دشتِ صحافت کی سیاحی میں گزری ہے، کئی جماعتی جرائد کے بانی اور مدیر رہے ہیں اور اب عرصۂ دراز سے مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور کے مدیر اعلیٰ ہیں۔گویا لکھنا، پڑھنا ان کا اوڑھنا بچھونا ہے اور کتاب وسنت کی خدمت وترجمانی ان کا شیوۂ گفتار اور طرۂ امتیاز ہے۔ان کا نام نامی اسم گرامی مولانا محمد بشیر انصاری ایم۔اے، حفظہ اللہ تعالیٰ۔دوسرے فاضل، نوجوان ہیں، لیکن علم وفضل میں بزرگوں سے کم نہیں۔بقول شیخ سعدی ؎

بالائے سرش زہوش مندی　　　　می تافت ستارۂ بلندی

اور ایسا کیوں نہ ہو، آخر وہ فاضلِ مدینہ یونیورسٹی ہیں یعنی عرب وعجم کے اساتذہ سے انہوں نے کسب فیض کیا ہے اور ان کے خوانِ علم سے ریزہ چینی کی ہے۔یوں ان کے اندر عجم کا حسنِ طبیعت بھی ہے اور عرب کا سوزِ دروں بھی۔یہ عزیز گرامی ہیں، محمد بلال حماد مدیر معاون ہفت روزہ ''اہلحدیث'' لاہور، سلمہ اللہ تعالیٰ۔

اول الذکر بزرگ مدیر اعلیٰ ہیں اور ثانی الذکر عزیز مدیر معاون۔لیکن اس کتاب کی تالیف میں ادارتِ علیا کے فرائض کس نے اور ادارتِ اعانت کے فرائض کس نے ادا کیے ہیں؟ اس کا علم ان کو اور صرف اللہ تعالیٰ کو ہے۔ہمیں تو آم کھانے سے غرض ہے، گٹھلیاں گننے کا کیا فائدہ؟ ہمارے سامنے تو یہ ایک نہایت مفید کاوش ہے جس میں عقائد کی اصلاح کا بھی اہتمام ہے اور اعمال واخلاق کی تطہیر وتزکیہ کا بھی۔اور دین ودنیا کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سعادتوں اور کامرانیوں کا انحصار، بیک وقت ان دونوں ہی باتوں کی اصلاح اور صحت پر ہے۔ عقیدے کی صحت بھی ضروری ہے ورنہ لوگ شرکیہ عقیدہ وعمل کو بھی توحید کے منافی نہیں سمجھتے، اسی طرح ان کا سارا دین بھی خانہ ساز بدعات ورسومات کا نام ہے۔ ایسے بد عقیدہ لوگ اخروی نجات کے کس طرح مستحق ہو سکتے ہیں؟

اعمال واخلاق کی اصلاح بھی ضروری ہے کہ اس کے بغیر معاشرے میں امن و سکون میسر آ سکتا ہے، نہ اقوامِ عالم میں شرف وامتیاز ہی حاصل ہوسکتا ہے۔

اس وقت ہمارے گردو پیش عقیدوں کا بگاڑ بھی عام ہے جس نے دین اسلام کا حلیہ ہی بگاڑ دیا ہے اور اس کا روئے آبدار ہی مسخ کر دیا ہے۔ اسی طرح اخلاق وکردار کی پستی بھی عام ہے جس کی وجہ سے لوگوں کی زندگیاں امن وسکون سے محروم ہیں اور ذلت ورسوائی ہم مسلمانوں کا مقدر بنی ہوئی ہے۔

اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں یہ کتاب یقیناً روشنی کی ایک کرن ہے، بادِ صرصر کے مقابلے میں بادِ نسیم کا ایک جھونکا ہے اور شامِ ظلمت میں صبح نور کی نوید جاں فزا ہے۔

اللہ تعالیٰ فاضل مؤلفین کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے گم گشتگانِ بادیۂ ضلالت کے لئے ہدایت کا چراغ بنائے۔

حاجی عبدالقیوم شیخ صاحب (گوجرانوالہ) کو بھی اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے، جن کے تعاون سے یہ کتاب شائع اور تقسیم ہوئی۔

جزاهم الله تعالىٰ احسن الجزاء فى الدنيا و الآخرة

۳۰، جنوری ۲۰۰۵ء

(حافظ) صلاح الدین یوسف

مدیر شعبہ تحقیق وتالیف وترجمہ دارالسلام لاہور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

www.KITABOSUNNAT.com

عقائد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بسم اللہ الرحمن الرحیم

1- اللہ پر ایمان

اسلام کے بنیادی عقائد

عقائد، عقیدہ کی جمع ہے۔ عقیدہ کا لفظ عقد سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں گرہ باندھنا، مضبوط اور پکا کرنا، عہد و پیمان کرنا، دو چیزوں کے بندھن کو مضبوط کرنا۔ جبکہ اصطلاح دین میں عقیدہ سے مراد انسان کے وہ پختہ اور مضبوط نظریات ہیں جو اس کے تمام اعمال وافعال کے محرک ہوتے ہیں۔ قرآن کریم میں عقیدہ کے معنی میں ایمان کی اصطلاح استعمال ہوئی ہے اور ایمان رکھنے والا شخص مومن کہلاتا ہے۔ اسلام کی رو سے مومن ایسے شخص کو کہا جاتا ہے کہ جس کے عقائد واعمال قرآن وسنت کے مطابق ہوں۔ قرآن مجید میں اچھے عقائد اور ایمان کی مثال ایسے شجرہ طیبہ سے دی گئی ہے جس کی شاخیں آسمان کی بلندیوں تک پہنچتی ہیں اور جڑیں بہت گہری اور مضبوط ہیں۔ ایسا درخت ہر موسم میں پھل دیتا ہے۔ (دیکھئے: سورۃ ابراھیم/25)

اسلام کے بنیادی عقائد پانچ ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّيْنَ (سورۃ البقرۃ/177)

اور نیکی یہ ہے کہ انسان اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور انبیاء کرامؑ پر ایمان لائے۔

اس آیت کریمہ کی رو سے اسلام کے عقائد درج ذیل ہیں۔

اللہ پر ایمان، انبیاء ورسل علیہم السلام پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، آسمانی کتابوں پر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ایمان اور آخرت کے دن پر ایمان ۔اور حدیث جبریل سے بھی ان عقائد اسلام کی وضاحت ہوتی ہے ۔کہ جب رسول کریم ﷺ سے جبریل امین علیہ السلام نے کہا تھا: فاخبرنی عن الایمان ،کہ مجھے ایمان کے بارے میں خبر دیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَنْ تؤمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال: صدقت.

ایمان سے مراد ہے: اللہ پر ،اس کے فرشتوں ،اس کی طرف سے نازل کردہ آسمانی کتابوں ،اس کے رسولوں ،آخرت کے دن اور اچھی و بری تقدیر پر ایمان لائیں ۔جبریل امین علیہ السلام نے کہا: آپ نے سچ فرمایا ہے ۔(صحیح مسلم)

اسلام میں عقیدہ (ایمان) کی اہمیت :۔

دین اسلام دو اجزاء پر مشتمل ہے ،ایمان اور عمل صالح ۔لیکن سب سے زیادہ اہمیت اور اوّلیت ایمان کو دی گئی ہے ۔قرآن مجید میں ہر جگہ ایمان کا تذکرہ پہلے اور اعمال کا بیان بعد میں ہے ۔سب سے پہلے ایمان لانے کا مطالبہ کیا گیا ہے ۔اور ایمان کے بغیر انسان کے تمام اعمال اکارت ،ضائع اور باطل ہو جاتے ہیں ۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ نِ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ لَّايَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ذَالِكَ هُوَالضَّلَالُ الْبَعِيْدُ. (سورۃ ابراہیم/18)

''جنہوں نے اپنے پروردگار کا انکار کیا ۔ان کے کاموں کی مثال راکھ کی ہے ۔جس پر آندھی والے دن زور کی ہوا چلی ۔وہ اپنے کاموں سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکیں گے ۔یہی سب سے بڑی گمراہی ہے ۔''

ایک دوسری آیت کریمہ میں ایمان کو ہی نیکی قرار دیا گیا ہے ۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ولکن البر من آمن باللہ والیوم الآخر والملائکۃ والکتاب والنبیین.(سورۃ البقرۃ/177)

’’اور نیکی یہ ہے کہ انسان اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور انبیاء کرامؑ پر ایمان لائے۔‘‘

مرکز ایمان:۔

عقائد ونظریات کا منبع ومرکز انسان کا دل ہوتا ہے۔اسی لئے رسول کریم ﷺ نے دل کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے۔ارشاد نبویؐ ہے:

الا وان فی الجسد مضغۃ اذا صلحت صلح الجسد کلہ واذا فسدت فسد الجسد کلہ الا وھی القلب (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

’’آگاہ رہئے کہ یقیناً انسان کے جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہوگیا، تمام جسم درست ہوگیا اور جب وہ خراب ہوگیا، تمام جسم انسانی بگڑ گیا۔خبردار!اور وہ دل ہے۔‘‘

واضح ہوا کہ جس طرح انسانی جسم کی تندرستی، صحت اور بہتر نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ اس کا دل تندرست وتوانا ہو اور وہ صحیح کام کر رہا ہو۔بعینہ انسان کے تمام تر اعمال وافعال کا دارومدار اس کے عقائد وایمان پر ہے۔انسان کی تمام عبادات اور دیگر شرعی امور کی بجا آوری اللہ تعالی کے ہاں اس وقت تک نیکی قرار نہیں پا سکتی، جب تک کہ عقیدہ وایمان کی درستی اور مضبوطی شامل حال نہ ہو۔

ان عقائد اسلام میں سب سے پہلا بنیادی عقیدہ توحید (یعنی اللہ پر ایمان لانا) ہے۔ عقیدۂ توحید کیا ہے۔ اس کے تقاضے کیا ہیں۔انہیں جاننا اور اس عقیدۂ توحید کی اہمیت اور قدر ومنزلت کو پہچاننا ہر مسلمان کے لئے واجب اور ضروری ہے۔ بلکہ ہر انسان کو معلوم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہونا چاہئے کہ اس کا خالق اور مالک کون ہے۔کون ہے جو اسے رزق اور اولاد عطا کرتا ہے۔ شفا اور تندرستی سے نوازتا ہے۔اور کون ہے جو کائنات کے ذرے ذرے کا مالک اور کائنات کی ہر چیز کو جاننے والا ہے۔ پتھروں میں حشرات کو رزق عطا کرنے والا اور سمندر کی تہوں میں بے شمار جانوروں کیلئے خوراک کا بندوبست کرنے والا ہے۔اور کون ہے کہ جس کے ہاتھ میں ساری کائنات کا نظام ہے۔سورج اس کے حکم کا پابند ہے۔چاند اس کے حکم سے طلوع وغروب ہوتا ہے۔اور ستارے اس کی اجازت سے ہی اپنے اپنے مدار میں گردش کر رہے ہیں۔

ہاں!ہاں! وہی ایک اللہ تو ہے۔جو وحدہ لاشریک ذات ہے۔زمین و آسمان کے خزانے اسی کی دسترس میں ہیں۔اسی کے اختیار میں زندگی وموت کا مسئلہ ہے، وہی نفع ونقصان پر قادر ہے اور وہی عزت وذلت کا مالک ہے۔ وہ جسے چاہے تخت عطا کرے اور جسے چاہے تختہء دار پر لٹکا دے، اسے کوئی پوچھنے والا نہیں۔وہی داتا ہے ،مشکل کشا ہے، حاجت روا ہے۔گنج بخش ،رنج بخش ،غریب نواز اور غوث اعظم بھی وہی ہے۔وہ غنی و بے پرواذات ہے۔وہ کسی کا محتاج نہیں ،ساری کائنات اس کی محتاج ہے۔

رب تعالیٰ کا تعارف

رب تعالیٰ کی پہچان تو ہر مسلمان کو چاہئے۔بلکہ یہ ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔مشرکینِ مکہ نے جناب رسول کریم ﷺ سے کہا تھا کہ اپنے رب کی تعریف بیان کرو اور اس کا تعارف کرواؤ تو رب تعالیٰ نے اپنی ذات اقدس کے تعارف کے طور پر سورۃ اخلاص نازل فرمادی۔(مسند احمد 134,133/5)

تیسویں پارے کی اس مختصر سی سورت میں رب تعالیٰ نے اپنا تعارف خود بیان فرمایا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ o وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا اَحَدٌ o

''کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ)، وہ اللہ یکتا (و بے مثل) ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کوئی پیدا کیا اور نہ ہی وہ کسی سے پیدا ہوا۔ اور اس کا ہمسری کرنے والا کوئی نہیں۔''

ایک لطیف نکتہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنے ذات اقدس کا تعارف کرواتے ہوئے 'احد' کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں اکیلا، یکتا اور بے مثل۔ جبکہ واحد کا معنیٰ ہے، ایک۔ اور اس سے ایک تسلسل جاری ہوتا ہے۔ مثلا واحد سے پہلے صفر آتا ہے۔ اور اس کے بعد اثنان، ثلاثہ، اربع (یعنی دو، تین، چار) وغیرہ کے اعداد کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لیکن لفظ ''احد'' ایک ایسا لفظ ہے کہ اس سے کسی تسلسل کا جاری ہونا بالکل ناممکن اور مستحیل الامر ہے۔ نہ اس سے پہلے اور نہ ہی اس کے بعد کوئی سلسلۂ اعداد شروع ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ''احد'' کے معنی ہیں، یکتا و بے مثل۔ لہذا اپنی شانِ ربوبیت اور شان الوہیت میں اس حقیقت کی مصداق صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔

اللہ الصمد:

اللہ بے نیاز ہے۔ یعنی وہ کسی کا محتاج نہیں، سب اس کے محتاج ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور مرفوعاً دونوں طریق سے مروی ہے۔ الصمد سے مراد وہ ذات ہے کہ جس کی طرف لوگ اپنی حاجتیں لے کر جائیں۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جناب رسول کریم ﷺ سے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہیں۔ اور رسول مکرم ﷺ اپنے رب تعالیٰ سے بیان کرتے ہیں۔ (یعنی یہ حدیث قدسی ہے، اور قدسی اس روایت کو کہتے ہیں کہ جس میں رسول پاک ﷺ اس حدیث کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نسبت رب تعالیٰ کی طرف کرر ہے ہوں۔) کہ اس ذات حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور اسے میں نے تمہارے درمیان بھی حرام رکھا ہے۔تو ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو،مگر جسے میں ہدایت نصیب کر دوں،تم مجھ سے ہدایت مانگو،میں تمہیں ہدایت دوں گا۔اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو،مگر جسے میں کھانا عطا کر دوں۔تم مجھ سے کھانے کا سوال کرو،میں تمہیں کھلاؤں گا۔اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو،مگر جسے میں پہنا دوں۔تم مجھ سے لباس طلب کرو،میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔اے میرے بندو! تم دن رات غلطی کرتے ہو اور میں سب گناہ بخش دیتا ہوں۔تم مجھ سے استغفار کرو،میں تمہیں مغفرت عطا کروں گا۔اے میرے بندو! تم مجھے نقصان پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے ہو کہ تم مجھے کوئی ضرر دے سکو اور نہ ہی تم مجھے نفع رسانی کی طاقت رکھتے ہو کہ تم مجھے کوئی نفع پہنچا سکو۔اے میرے بندو! تمہارے پہلے اور تمہارے آخری،تمہارے انسان اور تمہارے جن یعنی یہ سب کے سب اگر انتہائی متقی شخص کی طرح ہو جائیں،(اس سے) میری بادشاہت میں کچھ بھی اضافہ نہ ہوگا۔اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے آخری،تمہارے انسان اور جن نہایت بدکار شخص کی طرح ہو جائیں،اس سے میری سلطنت میں کوئی کمی ونقص واقع نہیں ہوگا۔اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے اور تمہارے آخری،تمہارے انسان اور تمہارے جن (سبھی) ایک میدان میں جمع ہو جائیں تو وہ مجھ سے سوال کرنا شروع کر دیں۔میں ہر ایک کا سوال پورا کر دوں،(یعنی ہر مانگی ہوئی چیز عطا کر دوں)،اس سے میرے خزانوں میں اس قدر بھی کمی واقع نہ ہوگی،جتنی کہ ایک سوئی کو سمندر میں ڈبو (کر باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں) کمی واقع ہوتی ہے۔(صحیح مسلم)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

لم یلد ولم یولد:

نہ اس نے کوئی جنا اور نہ وہ خود جنا گیا۔ نہ اس سے کوئی چیز نکلی ہے اور نہ وہ کسی سے نکلا ہے۔ یعنی نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ ہی کسی کا بیٹا۔

بہت سی دیگر آیات میں بھی رب تعالیٰ نے اپنے لئے اولاد اور بیوی کی نفی کی ہے اور ایسا غلط عقیدہ ونظریہ رکھنے والوں کی خوب خوب تردید فرمائی ہے۔(تفصیل کے لئے دیکھئے: سورۂ مومنون / 9، سورۂ کہف / 5 , 16، سورۂ بنی اسرائیل / 2، سورۂ حجر / 4، سورۂ نمل /5، سورۂ اعراف /18)

اور حدیث قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''انسان مجھے گالی دیتا ہے، یعنی میرے لئے اولاد ثابت کرتا ہے، حالانکہ میں ایک ہوں، بے نیاز ہوں، نہ میں نے کسی کو جنا ہے اور نہ کسی سے پیدا ہوا ہوں۔ اور نہ کوئی میرا ہمسر ہے۔'' (صحیح بخاری، تفسیر سورۂ قل ھو اللہ احد)

ولم یکن له کفواً احد:

اور اس کا ہمسر کوئی نہیں۔ نہ اس کی ذات میں، نہ صفات میں اور نہ ہی اس کے افعال میں۔ کون ہے جو رب ذوالجلال کی برابری کرنے والا ہو۔ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ (الشوریٰ /11) اس کی مثل کوئی نہیں ہے۔ وہ خالق ہے، باقی سب مخلوق ہیں۔ وہ مالک ہے، باقی سب مملوک ہیں۔ وہ رازق ہے، باقی سب مرزوق ہیں۔ وہ معبود برحق ہے، باقی سب عابد ہیں۔ وہ مسجود ہے، باقی سب ساجد ہیں۔ تو اس ذات حق کی برابری کون کرسکتا ہے!!!

توحید، محبوب ترین:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُوْنَ۔ (سورۃ الانعام/83)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''وہ لوگ، جنہوں نے اپنے ایمان کوظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا۔ انہی لوگوں کے لئے (حقیقی) امن اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔''

حدیث قدسی ہے۔ قال اللہ عزوجل، یابن آدم لو اتیتنی بقراب الارض خطایا ثم لقیتنی لا تشرک بی شیئا لاتیتک بقرابها مغفرةً (جامع ترمذی، وحسنه الترمذی)

یعنی رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، رب تعالیٰ نے فرمایا! ''اے ابن آدم! اگر تو گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے، لیکن اس میں شرک نہ ہوتو ضرور اسی مقدار میں بخشش کی بارش کردوں گا۔''

شرک، مذموم ترین:

رب تعالیٰ فرماتے ہیں، اِنَّ اللّٰہَ لَایَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذَالِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ (النساء/48)

''یقیناً اللہ شرک کو معاف نہیں فرماتا، اس کے سوا جس قدر گناہ ہیں، وہ جس کے لئے چاہتا ہے، معاف کردیتا ہے''

سورۂ زمر آیت نمبر 65 سے واضح ہوتا ہے کہ شرک کا ارتکاب کرنے سے انسان کے اعمال ضائع و برباد ہوجاتے ہیں۔ اور انسان زیاں کاروں سے ہوجاتا ہے۔

لَئِنْ اَشْرَکْتَ لَیَحْبِطَنَّ عَمَلُکَ وَلَتَکُوْنَنَّ مِنَ الصَّاغِرِیْنَ (الزمر/65)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص غیر اللہ کو پکارتے پکارتے مرگیا، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔'' (صحیح بخاری)

توحید کیا ہے؟

1- کائنات کا خالق و مالک ___ صرف ایک اللہ:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

انسان کے لئے لازم ہے، وہ یقین اور ایمان رکھے کہ ساری کائنات کا خالق صرف اور صرف ایک ہے اور وہ اللہ ہے۔ فرمان ربانی ہے۔ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ (الفرقان/2) ''اللہ نے ہی ہر چیز کو پیدا کیا ہے۔'' سورۂ لقمان (آیت 11) میں ہے: هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَأَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهِ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ. ''یہ ہے اللہ کی مخلوق، اس کے سوا کسی دوسرے کی پیدا کردہ کوئی چیز ہو تو دکھاؤ (کچھ بھی نہیں)، بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں۔'' یعنی جب ساری کائنات کا خالق صرف اور صرف اللہ ہے، تو عبادت کا مستحق بھی صرف وہی ہے۔

سورۂ حج (آیت 73/) میں ہے کہ ''جنہیں اللہ کے سوا تم (اولاد و رزق کے لئے، یا مشکل کے وقت) پکارتے ہو، وہ سب مل کر ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے۔۔۔''

اس آیت کریمہ سے واضح ہوا کہ مشرکین مکہ پتھر کی بے جان مورتیوں کے ساتھ ساتھ اللہ کے نیک بندوں کو بھی پوجتے تھے۔ جن کے مرنے کے بعد لوگوں نے انہیں اللہ کا شریک ٹھہرالیا تھا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ یہ سب اکٹھے بھی ہو جائیں تو ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے۔ (دیکھئے: تفسیر احسن البیان، آیت مذکورہ)

عطاء اللہ یا عطاء الرسول؟

جب ساری مخلوقات اللہ کی ہے اور وہی کائنات کے ذرے ذرے کا پیدا کرنے والا ہے تو پھر نام: اللہ دتہ، اللہ رکھا، اللہ بخش کی بجائے پیراں دتہ، عبدالنبی، عطاء الرسول، علی بخش اور پیر بخش کیوں؟ صدقہ، نذر اور قربانی ــــ غیر اللہ کے نام پر کیوں؟:۔

اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری، یہ سب جانور بھی رب تعالیٰ کے ہی پیدا کردہ اور اسی کے عطا کردہ ہیں۔ تو ان کا صدقہ، نذر و نیاز اور قربانی بھی اللہ کے نام پر ہی ہونی چاہئے۔ لیکن صد افسوس کہ یہاں اہل قبور کے نام پر گائے وقف کر دی جاتی ہیں۔ آستانوں اور مزاروں پر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قربانیاں دی جاتی ہیں اور عقیدہ رکھا جاتا ہے کہ اس عمل سے اہل قبور خوش ہوں گے اور رب تعالیٰ کے ہاں سفارش کریں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العالمین ۝ لاشریک لہ وبذالک امرت وانا اول المسلمین.** (الانعام/163,162)

''اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے! میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اللہ رب العالمین کے لئے ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے (اللہ تعالیٰ کے سامنے) سرِ اطاعت جھکانے والا ہوں۔''

جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لعن الله من ذبح لغیر الله (صحیح مسلم)**

''جو شخص غیر اللہ کے لئے جانور ذبح کرے، اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔''

مکھی کا چڑھاوا:

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص صرف مکھی کی وجہ سے جنت میں جا پہنچا اور ایک جہنم میں چلا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ یارسول اللہ (ﷺ) یہ کیسے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: دو شخص چلتے چلتے ایک قبیلہ کے پاس سے گذرے اور اس قبیلے کا ایک بہت بڑا بت تھا۔ وہاں سے کوئی شخص بغیر چڑھاوا چڑھائے، نہ گذر سکتا تھا۔ چنانچہ ان میں سے ایک کو کہا گیا کہ یہاں ہمارے بت پر چڑھاوا چڑھاؤ۔ اس نے معذرت کی کہ میرے پاس کوئی چیز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں یہ عمل ضرور کرنا ہوگا۔ اگرچہ ایک مکھی پکڑ کے ہی چڑھادو۔ اس مسافر نے مکھی پکڑ کر چڑھاوا اس کی بھینٹ کر دیا اور انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ شخص اس مکھی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دوسرے شخص سے وہ لوگ کہنے لگے کہ تم بھی کسی چیز کا چڑھاوا چڑھاؤ۔ تو اللہ کے اس بندے نے جواب دیا کہ میں غیر اللہ کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا۔ یہ جواب سنتے ہی انہوں نے اس مرد موحد کو شہید کر دیا تو یہ سیدھا جنت میں جا پہنچا۔ (مسند احمد)

جہاں غیر اللہ کے نام کی قربانی ہو:

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نذر مانی کہ وہ بوانہ نامی مقام پر جا کر چند اونٹ ذبح کرے گا۔ اس نذر کے ماننے والے نے جناب رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ایسا کرنا جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کیا وہاں کوئی بت تھا۔ جس کی مشرک پوجا کرتے تھے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ دریافت فرمایا کہ کیا وہاں مشرکین کا میلہ لگتا تھا۔؟ صحابہ کرامؓ نے کہا کہ نہیں۔ تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر پوری کر لے اور یاد رکھئے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نذر کو پورا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔" (سنن ابی داؤد)

اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ

1- نذر صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہونی چاہئے، اسی صورت میں رسول پاک ﷺ نے اس کے پورا کرنے کی اجازت دی ہے۔ جبکہ معصیت و نافرمانی کی نذر کے بارے میں آپؐ نے فرمایا کہ یہ باطل ہے اور اسے کسی صورت پورا نہیں کیا جا سکتا۔

2- شرعی رکاوٹ نہ ہو تو نذر کو پورا کرنے کے لئے کسی بھی جگہ اور مقام کو مخصوص کیا جا سکتا ہے۔

3- جس مقام پر بت پرستی کا رواج رہا ہو۔ اگر چہ وہ سلسلہ بت پرستی رک گیا ہو۔ تاہم ایسی جگہ کو نذر کے پورا کرنے کے لیے منتخب نہیں کرنا چاہئے۔

4- مشرکین کی میلہ گاہوں پر بھی نذر کو پورا کرنے سے باز رہنا چاہئے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے: کتاب التوحید، الشیخ محمد بن عبدالوہابؒ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز:

نذر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لئے جائز ہے۔جبکہ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز سراسر شرک ہے۔ارشاد نبوی ﷺ ہے۔من نذر ان يطيع الله فليطعه ومن نذر ان يعص الله فلايعصه. (صحیح بخاری)

''جس نے اللہ کی اطاعت کیلئے نذر مانی ہے تو اسے اپنی یہ نذر پوری کرنی چاہیئے۔اور جو شخص ایسی نذر مانے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر منتج ہو تو اس کو پورا کر کے وہ اللہ کا نافرمان نہ بنے۔''

یعنی نذر صرف اللہ کے لئے ہونی چاہیئے۔سیدہ مریم علیھا السلام کی والدہ ماجدہ نے نذر مانتے ہوئے کہا تھا: رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَافِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّراً (سورۃ آل عمران/35)

''اے میرے پروردگار! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے۔میں نے تیرے نام آزاد کرنے کی نذر مانی ہے۔'' صاحب تفسیر احسن البیان لکھتے ہیں: ''محررا'' __ (تیرے نام آزاد) کا مطلب ہے، تیری عبادت گاہ کی خدمت کے لئے وقف۔

مشرکین مکہ کی نذریں:

مسئلہ کی مزید وضاحت کے لئے قرآن کریم کی روشنی میں مشرکین مکہ کی نذروں کا تذکرہ یہاں بے حد مفید رہے گا؛ ملاحظہ فرمایئے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

مَاجَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَاسَائِبَةٍ وَّلَاوَصِيْلَةٍ وَّلَاحَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَايَعْقِلُوْنَ. (المائدة/103)

''اللہ تعالیٰ نے نہ کوئی بحیرہ مقرر کیا ہے اور نہ سائبہ، نہ وصیلہ اور نہ ہی حام۔مگر یہ کافر اللہ پر جھوٹی تہمت لگاتے ہیں۔اور ان میں سے اکثر بے عقل ہیں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ بحیرہ ،سائبہ ،وصیلہ اور حام ___ نر اور مادہ جانوروں کی مختلف قسموں کے نام ہیں ۔جنہیں مشرکین مکہ اپنے بتوں کے نام پر وقف کر دیا کرتے تھے اور انہیں آزاد چھوڑ دیا جاتا تھا، نہ ان کا دودھ پیا جاتا اور نہ ہی ان پر سواری کی جاتی تھی ۔(ملاحظہ ہو۔صحیح بخاری، کتاب التفسیر وغیرہ)

سورۂ انعام میں ہے:وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا (الانعام/136)

''اور اللہ تعالیٰ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کئے ہیں ۔ان لوگوں نے ان میں سے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کیا ہے اور بزعم خویش کہتے ہیں ۔یہ اللہ کے لئے ہے اور یہ ہمارے شریکوں کے لئے ہے۔''

واضح ہوا کہ مشرکین مکہ اپنے جانور اور غلہ وغیرہ اپنے بتوں کے نام وقف کر دیا کرتے تھے اور ان کے نام کے نذرانے وچڑھاوے چڑھاتے تھے۔آج کے قبوری حضرات مزاروں اور آستانوں پر بکروں اور چھتروں کے نذرانے اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں ۔اور بھینسوں کا دودھ (خالص شکل میں) ان مزاروں پر لے کر جاتے ہیں ۔اسی طرح اپنے جانور اور گائے وغیرہ بھی کسی مزار اور آستانے کے نام پر وقف کر کے آزاد کر دیتے ہیں ۔اور وہ گائے گلے میں سبز کپڑے سمیت آوارہ گھومتی پھرتی دکھائی دیتی ہیں ۔

غیر اللہ کی قسم کھانا:

یہ بھی شرک ہے ۔حدیث نبویؐ ہے۔

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال: من حلف لغير الله فقد كفر او اشرك.(روه الترمذی وحسنه وصححه الحاكم)

''امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فرمایا: جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی قسم کھائی اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔ (امام ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے۔ اور امام حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

ایک اور ارشاد نبویؐ ملاحظہ فرمائیں۔

من کان حالفا فلیحلف بالله او لیصمت (متفق علیه)

''جس کو قسم کھانی ہو، اسے چاہیئے کہ اللہ کی قسم کھائے، ورنہ خاموش رہے۔''

غیر اللہ کے نام کی قربانی حرام ہے:

رب تعالیٰ نبی اقدس ﷺ کو حکماً فرما رہے ہیں۔ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (سورۃ کوثر/2) ''اپنے رب کے لئے نماز پڑھیے اور قربانی کیجئے''

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ. لَاشَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ. (سورۃ انعام/162-163)

''اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے۔ بے شک میری نماز، میری قربانی، میرا مرنا اور میرا جینا اللہ رب العالمین کے لئے ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے تسلیم کرنے والا ہوں۔''

2- عبادت......صرف خالق کائنات کے لئے:

سورۃ حج (آیت نمبر 73) میں یہ واضح طور پر موجود ہے کہ ایک اللہ کو چھوڑ کر جنہیں آپ لوگ پکارتے پھرتے ہیں۔ وہ سب مل کر بھی ایک مکھی پیدا نہیں کر سکتے اور سورۃ فرقان (آیت/3) میں ہے کہ ''وہ خود پیدا کئے گئے ہیں اور وہ اپنی جانوں کے لئے کسی نفع ونقصان کے بھی مالک نہ ہیں۔ اور نہ ہی وہ اپنی موت، زندگی اور دوبارہ اٹھنے پر کوئی دسترس رکھتے ہیں۔'' تو وہ دوسروں کے لئے اولاد، رزق، شفا اور مشکلات کے حل کے لئے پکارے جانے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور دیگر عبادات کے لائق کیسے ہو سکتے ہیں۔ ذیل میں قرآن کریم کی روشنی میں مزید واضح کیا جاتا ہے کہ ہر طرح کی عبادت (مثلاً: قیام، رکوع، سجدہ، قربانی، نذر و نیاز، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ) کے لائق صرف اور صرف رب تعالیٰ کی ذات اقدس ہے۔ جو حق ہے، قیوم ہے، ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے، جسے نہ کبھی موت، نہ نیند اور نہ ہی کبھی اونگھ آ سکتی ہے اور وہ کائنات میں کسی کا بھی محتاج نہیں، ساری کائنات اس کی محتاج ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یاایها الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم و الذین من قبلکم لعلکم تتقون o الذی جعل لکم الارض فراشا و السماء بناء و انزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا لله اندادا و انتم تعلمون o (سورۂ بقرہ/22,21)

''اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو، جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا ہے، تاکہ تم متقی اور پرہیزگار بن جاؤ، وہی ذات ہے کہ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا بنا دیا ہے۔ آسمان کو چھت ٹھہرا دیا ہے۔ اور وہی آسمان سے پانی نازل کرتا ہے۔ تو اس کے ذریعے وہی اللہ تمہارے لیے پھلوں سے رزق پیدا کرتا ہے۔ تو (اس سب کچھ کا نتیجہ و ثمر یہ ہے کہ تم صرف اسی خالق و مالک کی عبادت کرو اور) اللہ کے لئے (دوسروں کو) شریک نہ ٹھہراؤ اور تم جانتے ہو۔''

یعنی تمہیں معلوم ہے کہ کائنات کو پیدا کرنے میں رب ذوالجلال کا کوئی شریک کار، حصہ دار، مشیر اور مددگار ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی کائنات کے ذرے ذرے کی ملکیت میں اس کا کوئی شریک، سہیم اور حصہ دار ہے تو پھر اس ذات حق تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کیوں کیا جاتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی پیر، فقیر یا آستانے و مزار پر ہاتھ باندھ کر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قیام کیوں کیا جاتا ہے۔ رکوع وسجود وہاں کیوں روا رکھے جاتے ہیں؟ اسی طرح رب تعالیٰ کے مقابلہ میں ان درویشوں اور اصحاب قبور سے اولاد، رزق، شفا، مشکل کشائی، حاجت روائی اور کسی کام کی برآری کے لئے دعاو مناجات اور فریادیں کیوں کی جاتی ہیں؟! اسی طرح اللہ کے مقابلہ میں اصحابِ قبور کے نام کی قربانیاں اور دیگیں کیوں دی جاتی ہیں؟ (اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ!!)

ایک مغالطہ، قبوری حضرات کا:

قبوری حضرات اپنے مشرکانہ نظریات وافکار کا دفاع کرتے ہوئے اور اپنے ان اعمال وافعال کی توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جی! ہم اصحاب قبور کو یا بزرگوں کو اس نیت سے کب پکارتے ہیں کہ وہ ہمارے خدا ہیں، یا یہ کہ وہ ازخود عطا کرتے ہیں۔ بلکہ ہم تو اللہ تک پہنچنے کے لئے ان اللہ والوں کا سہارا لیتے ہیں، ان حضرات کا واسطہ ڈھونڈتے ہیں اور وہ ہستیاں ہمیں اللہ کے قریب کر دیتی ہیں یا اللہ تعالیٰ سے لے کر ہمیں کچھ عطا کرنے کا وہ وسیلہ ہیں۔۔

مشرکین مکہّ کا عقیدہ کیا تھا؟

ان مغالطات کی حقیقت کو جاننے کے لئے ضروری ہے کہ ہم پہلے مشرکین مکہ کا عقیدہ سمجھیں۔ سورۂ مومنون کی آیات (84 تا 89) میں رب تعالیٰ نے مشرکین مکہ کا عقیدہ تفصیل سے بیان فرمایا ہے کہ وہ اس حقیقت کو تسلیم کرتے تھے کہ زمین اور جو کچھ بھی اس میں ہے، سب کا خالق و مالک اللہ ہے، وہی سات آسمانوں اور عرش عظیم کا رب ہے۔ اور وہی پناہ دینے والا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی کسی کو پناہ نہیں دے سکتا۔

سورۂ عنکبوت آیت (61-63) میں مشرکین مکہّ کا عقیدہ ونظریہ اس طرح بیان ہوا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ آسمانوں اور زمین کا خالق اللہ ہے، اس نے ہی سورج اور چاند کو مسخر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کیا ہے۔ اور وہی بارشوں کو نازل کرتا ہے کہ اس پانی کے ساتھ مردہ زمین لہلہا جاتی ہیں۔

اور سورۂ یونس آیت (31) میں ہے۔ وہ یہ بھی عقیدہ و نظریہ رکھتے تھے کہ آسمان اور زمین سے تمہیں رزق عطا کرنے والا اللہ ہی ہے۔ وہی کانوں اور آنکھوں کا مالک ہے، وہی مردہ سے زندہ کو اور زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے۔ اور وہی تدبیر امور کرتا ہے۔

جبکہ سورۂ عنکبوت میں مشرکینِ مکہّ کا یہ عقیدہ بھی مذکور ہے کہ

: **فاذا رکبوا فی الفلک دعووا اللہ مخلصین لہ الدین فلما نجّٰھم الی البر اذا ھم یشرکون.** (سورۂ عنکبوت/65)

''وہ جب کشتی میں سوار ہوتے (اور وہ کشتی کسی مصیبت میں یا منجدھار میں پھنس جاتی تو) وہ اللہ کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسی اللہ کو پکارا کرتے تھے۔ پھر جب اللہ انہیں (اس مصیبت سے) خشکی کی طرف نجات عطا کر دیتا (یعنی ان کی کشتی حفاظت اور سلامتی کے ساتھ ساحل تک پہنچا دیتا)۔ وہ اسی وقت شرک کرنے لگ جاتے۔''

یعنی پھر کہنا شروع کر دیتے۔ اللہ بھی ہے اور دوسرے بھی ہیں۔ ان دلائل اور حقائق سے واضح ہوا کہ مشکل اور مصیبت کے وقت مشرکین مکہّ صرف عرش والے رب کو ہی پکارا کرتے تھے۔ لیکن رہائی اور نجات کی صورت میں وہ اپنے بنائے ہوئے دیگر معبودوں کو بھی پکارنا شروع ہو جاتے۔ اور ان کے نام کی بھی نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھانا شروع کر دیتے اور اللہ کے سوا انہیں بھی اپنے قسمتوں اور نفع و نقصان کا مالک سمجھنا ان کا وطیرہ تھا۔

اب آیئے اس طرف کہ وہ اللہ کے مقابلے میں اپنے دیگر معبودوں کو کیوں پکارتے تھے۔ ان کے نام کی نذر و نیاز اور قربانی کیوں کرتے تھے؟ قرآن کریم اس سوال کا جواب دیتے ہوئے واضح کرتا ہے کہ وہ ایسا صرف اس وجہ سے کیا کرتے تھے۔

مَانَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَا اِلَی اللّٰہِ زُلْفیٰ (سورۂ زمر/3)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ پر ہماری رسائی کرا دیں گے۔''

صاحب تفسیر احسن البیان اس آیت کریمہ کی تشریح میں رقمطراز ہیں۔''اس سے واضح ہوا کہ مشرکین مکہ اللہ تعالیٰ ہی کو خالق، مالک، رازق اور مدبر کائنات مانتے تھے۔ پھر وہ دوسروں کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ اس کا جواب وہ یہ دیتے تھے جو قرآن نے یہاں نقل کیا ہے کہ شاید ان کے ذریعے سے ہمیں اللہ کا قرب حاصل ہو جائے یا اللہ کے ہاں یہ ہماری سفارش کر دیں۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا:

هٰؤُلَاءِ شُفَعَاءُ نَا عِنْدَاللّٰهِ (سورۂ یونس/18)

''یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔''

مشرکین مکہ کے اس عقیدہ و نظریہ کو اور آج کے قبوری حضرات کے اس عقیدہ و فکر کو ملاحظہ فرمائیں کہ ان کے درمیان کیا فرق باقی رہ گیا ہے۔ وہ کلمۂ اسلام کا انکار کر کے یہ سب کچھ کرتے رہے اور یہ قبوری حضرات کلمۂ اسلام کے اقرار کے بعد وہی کچھ کئے جا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَمَايُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ (سورۂ یوسف/106)

''اور ان میں سے اکثر اللہ پر ایمان لاتے ہیں، مگر وہ شرک بھی کرتے رہتے ہیں۔''

(العیاذ باللہ)

غیر مسلموں اور کلمہ گو مشرکوں کے شرکیہ اعمال کا باہمی تقابل کرتے ہوئے مولانا الطاف حسین حالیؒ نے کتنے دردمند اور فکر انگیز اشعار کہے ہیں۔ انہیں بار بار پڑھیں اور خوب غور سے پڑھیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر جو ٹھہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبیؐ کو چاہیں خدا کر دکھائیں اماموں کا رتبہ نبیؐ سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے، نہ ایمان جائے

☆☆☆

وہ دین جس سے توحید پھیلی جہاں میں ہوا جلوہ گر حق زمین وزمان میں
رہا شرک باقی نہ وھم وگماں میں وہ بدلا گیا آکے ہندوستاں میں
ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وسیلہ...... جائز و ناجائز:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

يٰـاَيُّهَـا الَّـذِيْـنَ آمَـنُـوا اتَّـقُـوا اللّٰـهَ وَابْـتَـغُـوْا اِلَيْـهِ الْـوَسِـيْـلَةَ لَـعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدة/35)

''اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ چاہو، تا کہ تم نجات پا جاؤ۔''

وسیلہ سے مراد ایسی چیز کہ جو مقصود کے حصول یا اس کے قرب کا ذریعہ ہو۔ اور حدیث مبارکہ میں جنت کے اندر اس بلند مقام ''مقام محمود'' کو بھی وسیلہ کہا گیا ہے۔ جو رسول کریم ﷺ کو عطاء کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ہے کہ جو شخص اذان کے بعد میرے لئے دعائے وسیلہ کرے گا۔ وہ (روز حشر) میری شفاعت کا حقدار ہوگا۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اور وہ دعائے وسیلہ جو اذان کے بعد پڑھنی مسنون ہے، حسب ذیل ہے۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوْدًا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهُ.

اور حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ وسیلہ سے مراد ہے کہ اللہ کا تقرب چاہو، اس کی اطاعت اور ایسے عمل کے ذریعہ سے جو اسے محبوب ہو۔ (تفسیر ابن کثیر 50/2)

جائز اور مطلوب وسیلہ:

(1) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے واسطہ اور وسیلہ سے رب تعالیٰ سے دعا کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف/180)

''رب تعالیٰ کے (بہت سے) اچھے اچھے نام ہیں۔ ان کے ساتھ اس سے دعا کیا کرو۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حدیث نبوی ﷺ ہے۔رسول کریم ﷺ رب تعالیٰ سے اس طرح بھی دعا کیا کرتے تھے۔

اسألک اللھم بکل اسم ھو لک،سمیت به نفسک او انزلته فی کتابک او علمته احدا من خلقک أو استاثرت به فی علم الغیب عندک...(مسند احمدو سنده حسن)

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے ہر نام کے واسطہ سے سوال کرتا ہوں،جس کے ساتھ تو نے اپنے آپ کو موسوم کیا ہے،مخلوق میں سے کسی کو سکھلایا یا تو نے اسے اپنے علم غیب میں محفوظ رکھا ہوا ہے۔''

اسمائے حسنیٰ تعداد میں کتنے ہیں؟

قرآن مجید میں ہے۔

قُلِ ادْعُوااللّٰهَ اَوِ ادعُوا الرَّحْمٰنَ اَيًّامَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنىٰ(الاسراء/110)

''کہہ دیجئے (اے محمد ﷺ)! اللہ (کے نام کے ساتھ اسے) پکارو یا رحمان (کہہ کر) جس نام کے ساتھ بھی (اسے) پکارو،تمام اچھے نام اس کے لئے ہیں۔''

اور حدیث نبوی ﷺ ہے۔

ان لله تسعة وتسعون اسماً،مائة الا واحدا ،من احصاھا دخل الجنة.(متفق علیه)

''اللہ کے ننانوے نام ہیں،جس نے انہیں یاد کیا،وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

معنیٰ ''اَحْصَاھَا'':

اس کا مفہوم یہ ہے کہ ان اسمائے حسنیٰ کو یاد کیا،ان کے معانی کو سمجھا اور ان کے تقاضوں اور احکام کو عملاً ثابت کر کے دکھایا۔مثلاً ''السمیع''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ رب تعالیٰ کی صفت علیا ہے، اس کا مفہوم ہے کہ وہ ذات حق تعالیٰ ہر قسم کی بلند و آہستہ بات، حتی کہ باہمی سرگوشیوں اور زمین کی تہوں میں رینگنے والی چیونٹی کے پاؤں کی آہٹ کو بھی عرش بریں پر برابر سنتا ہے۔

تو ''السمیع'' صفت الہیہ کا تقاضا و مدلول یہ ہے کہ اس ذات حق تعالیٰ سے ہر وقت ڈرا جائے، کیونکہ انسان لحہ لحہ رب تعالیٰ کی نگرانی اور نظروں میں ہے اور اس سے کچھ بھی اوجھل اور دور نہیں ہے اور انسان کی ہر ہر بات، حتی کہ انسان کے دل و دماغ کے باہمی تعلقات اور پیغامات کو بھی برابر سنتا اور جانتا ہے۔

اور رہا اس حقیقت کا بیان، کہ رب تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ اور اس کی صفات علیا تعداد میں کتنی ہیں۔ تو اس کا اندازہ لگانا ہی مخلوق کے لئے ناممکن اور مستحیل ہے۔ اور مسند احمد کے حوالہ سے ابھی ایک حدیث نبوی ﷺ گذری ہے۔ جس میں رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں۔

''.....او استاثرت به فی علم الغیب عندک.''

''اے اللہ! تیرے ان اسماء حسنیٰ کے واسطہ سے بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ جو تو نے اپنے علم غیب میں محفوظ رکھے ہیں'' اور ان پر تو نے کسی مخلوق کو بھی مطلع نہیں فرمایا ہے۔

(2) صالح اعمال کے وسیلہ سے بھی رب تعالیٰ سے دعا کریں، یہ بھی جائز ہے۔

☆ حدیث قدسی ہے''.... لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبه'' (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

اللہ فرماتا ہے کہ ''میرا بندہ (فرض عبادات کے ساتھ ساتھ) نفلی عبادت کر کے مجھ سے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔''

☆ ایک صحابیؓ نے رسول مکرم ﷺ سے جنت میں رفاقت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''اعنی علی نفسک بکثرة السجود'' (صحیح مسلم)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تم اپنے بارے میں کثرت سجود (فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ نفلی نمازوں کی کثرت) کے ساتھ میرا تعاون کرو۔"

☆ نیز ارشاد نبویؐ ہے کہ "بندہ سجدہ کی حالت میں رب تعالیٰ کے قریب ترین ہوتا ہے۔" (صحیح مسلم)

☆ غار والوں سے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

"تین دوست ایک غار میں تھے، غار کا منہ چٹان سے بند ہو گیا۔ ان میں سے ایک نے اپنے والدین کی فرمانبرداری کو وسیلہ بنایا۔ دوسرے نے حرام ترک کرنے کو واسطہ بنایا اور تیسرے نے اضافے سمیت حقدار کو اس کے حق کی ادائیگی کو ذریعہ بنایا۔۔۔ چنانچہ اس طرح انہوں نے رب تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے مذکورہ اعمال کو وسیلہ بنایا تو وہ چٹان بتدریج غار کے منہ سے پرے ہٹ گئی۔ اور وہ صحیح سلامت غار سے باہر آ گئے۔ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

(3) درود شریف کا وسیلہ:

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول کریم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا، اس نے نماز پڑھی، اور فوراً یوں دعا کرنے لگا۔ **اللهم اغفرلي وارحمني.** "اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما" تو آپ ﷺ نے فرمایا: **عجلت ايها المصلىٰ اذا صليت فقعدت فاحمد الله بما هو اهله وصل على ثم ادعه.** "اے نمازی! تو نے جلد بازی سے کام لیا ہے (سن!) جب تو نماز پڑھے اور فارغ ہو کر بیٹھ جائے تو (پہلے) اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کر جو اس کی شان کے لائق ہے۔ پھر مجھ پر درود پاک پڑھ اور پھر اللہ سے دعا کر۔"

پھر ایک اور شخص آیا۔ اس نے نماز ادا کی، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پاک پڑھا۔ حضور ﷺ نے اسے فرمایا: **ايها المصلى ادع تجب.** "اے نمازی!

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دعا مانگ، تیری دعا قبول کی جائے گی۔ (مشکوٰۃ 86/1 بحوالہ ترمذی، نسائی وابوداؤد)

(4) رسول اللہ ﷺ کی دعا کا وسیلہ:

جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں روایت ہے کہ مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ سے قحط سالی کے موقع پر دعا کے لئے کہا گیا، آپ ﷺ نے دعا فرمائی تو ہفتہ بھر خوب بارش ہوئی اور جب مکانات کے منہدم ہونے کا خطرہ لاحق ہوا تو پھر آپ ﷺ سے دعا کے لئے کہا گیا۔ آپ ﷺ نے رب تعالیٰ کے حضور دعا فرمائی تو بارش رک گئی۔

دعا کے الفاظ ملاحظہ فرمایئے۔

اللھم حوالینا ولا علینا، اللھم علی الأکام والظراب وبطون الا ودیۃ ومنابت الشجر، ''اے اللہ ہمارے ادھر ادھر بارش ہو، ہمارے اوپر نہ ہو، اے اللہ! ٹیلوں، پہاڑوں، نالوں اور جنگلوں میں مینہ برسا۔''

(5) زندہ مومن کی دعا کا وسیلہ:

یاد رہے کہ رسول کریم ﷺ سے دعا کا یہ وسیلہ آپ ﷺ کی حیات طیبہ تک ہی محدود تھا۔ آپ کے بعد دوسرے ممتاز صالحین بزرگوں سے دعا کروائی گئی۔ چنانچہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے (18ھ کو) قحط سالی کے موقع پر حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی اور کہا:

اللھم انا کنا نتوسل الیک بنبینا فتسقینا وانا نتوسل الیک بعم نبینا فاسقنا فیسقوا (صحیح بخاری)

''اے اللہ! ہم اپنے نبی ﷺ کی دعا کے ذریعے سے تجھ سے وسیلہ پکڑتے تھے، تو ہم سیراب کر دیئے جاتے تھے، اور اب ہم تیری طرف اپنے نبی ﷺ کے چچا کی دعا کے ذریعے سے وسیلہ پکڑ رہے ہیں۔ تو ہمیں بارش عطا فرما۔ پھر بارش نازل ہو گئی۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی دعا کے الفاظ فتح الباری شرح صحیح البخاری میں اس طرح مذکور ہیں۔

اللھم انہ لم ینزل بلاء الا بذنب ولم یکشف الا بتوبة وقد توجھت بی القوم الیک بمکانی من نبیک وھذہ ایدینا الیک بالذنوب ونواصینا بالتوبة فاسقنا الغیث .(فتح الباری2/239)

''اے اللہ! سختی ہمیشہ گناہوں کی وجہ سے نازل ہوتی ہے اور توبہ کے ساتھ کر دی جاتی ہے۔ بوجہ قرابت تیرے نبی ﷺ کے، اب لوگوں نے نبی ﷺ کی بجائے مجھے تیری طرف متوجہ کیا ہے۔ یہ ہمارے گناہوں سے لبریز ہاتھ اور ہماری پیشانیاں توبہ کے ساتھ تیری طرف متوجہ ہیں۔ ہمیں بارش عطا فرما۔''

واضح ہوا کہ تمام صحابہ کرامؓ کا یہی عقیدہ ونظریہ تھا کہ وفات کے بعد رسول کریم ﷺ کی ذات مبارک، آپ ﷺ کی قبر مبارک یا آپ ﷺ کی روح انور کا وسیلہ پکڑنا جائز نہیں۔ اسی لئے صحابہ کرامؓ نے قبر مبارک پر حاضری دینے کی بجائے نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعا کروائی۔ جو کہ زندہ تھے۔ انہوں نے رب تعالیٰ کے حضور استغفار کیا اور دعا کی تو بارش نازل ہوگئی۔

ممنوع اور ناجائز وسیلے:

(1) وفات کے بعد رسول کریم ﷺ کے واسطہ و وسیلہ سے دعا کرنا، اس کا ثبوت صحابہ کرامؓ سے قطعاً نہیں ملتا۔ بلکہ اس کے خلاف ثابت ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط سالی کے واقعہ مذکورہ سے واضح ہے۔

علامہ محمود آلوسیؒ اپنی تفسیر روح المعانی میں آیۃ الوسیلۃ کے تحت رقمطراز ہیں۔

''اگر توسل بعد وفات رسول ﷺ، آپ ﷺ سے جائز ہوتا تو صحابہؓ کبھی بھی دوسری

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طرف عدول نہ فرماتے۔ اگر وہ نفوس قدسیہ ذرا بھی گنجائش پاتے تو وہ سید الناس (جناب محمد رسول اللہ ﷺ) کو چھوڑ کر آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ سے دعا نہ کرواتے۔ باوجودیکہ وہ سابقون اولون میں سے تھے اور وہ اللہ و رسول ﷺ کے حقوق اور دعا کی مشروعیت و عدم مشروعیت کو ہم سے بہتر جانتے تھے۔

(2) کسی کی جاہ و حشمت کو رب تعالیٰ کے حضور وسیلہ کے طور پر پیش کرنا اور دعا کرنا۔ اس کا بھی ثبوت جناب رسول کریم ﷺ اور حضرات صحابہ کرامؓ سے بالکل نہیں ملتا اور مزید یہ کہ رب تعالیٰ پر کسی کا بھی احسان نہیں ہے۔ کہ اسے کسی کی جاہ و حشمت کا وسیلہ و واسطہ دیا جائے۔ علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں۔ ''غیر مشروع وسیلہ کی ایک قسم یہ ہے کہ کوئی کہے۔ ''الٰہی! میں تجھ سے بجاہ فلاں دعا کرتا ہوں۔ بلاشبہ سلف صالحین میں سے کسی ایک سے بھی ایسا کرنا منقول نہیں۔'' (تفسیر روح المعانی، تحت آیۃ الوسیلۃ)

(3) فوت شدہ بزرگوں کو پکارنا اور ان سے حاجتیں طلب کرنا۔ فرمان الٰہی ہے۔

وَلَاتَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَالَايَنْفَعُكَ وَلَايَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذاً مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ. (یونس/106)

''اور اللہ کے سوا دوسروں کو نہ پکارو۔ جو تمہیں نفع دے سکتے ہیں اور نہ ہی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اگر تم نے ایسا کیا تو تم ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔''

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

2- فرشتوں پر ایمان

فرشتوں کو عربی میں ملائکہ کہا جاتا ہے۔جس کا واحد مَلَکٌ ہے۔فرشتے رب تعالیٰ کی نوری مخلوق ہیں اور یہ سب رب تعالیٰ کے اطاعت گذار اور فرمانبردار بندے ہیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ o لَايَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ o (الانبیاء/27,26)

''(وہ اس کے)عزت والے بندے ہیں۔اس کے سامنے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرنے والے ہیں۔''

ایک اور آیت کریمہ میں ہے۔لَايَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَايُؤْمَرُوْنَ (التحریم/6)

''رب تعالیٰ انہیں جو حکم ارشاد فرماتا ہے،وہ اسکی نافرمانی نہیں کرتے۔اور جو بھی وہ حکم دیئے جاتے ہیں،اسے بجالاتے ہیں۔''

سورۂ انبیاء میں مزید ارشاد ہوتا ہے۔لَايَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسْتَحْسِرُوْنَ o يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَايَفْتُرُوْنَ o (الانبیاء/20,19)

''وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ ہی اکتاتے ہیں۔رات دن (اس کی) تسبیح کرتے رہتے ہیں۔وہ وقفہ ہی نہیں کرتے۔''

فرشتوں کی تعداد

حضرت جبریل امین علیہ السلام انبیاء کرام علیہم السلام کے پاس وحی (رب تعالیٰ کے پیغامات) لے کر آتے رہے۔حضرت میکائیل علیہ السلام بارشوں وغیرہ پر مامور ہیں۔حضرت اسرافیل علیہ السلام قیامت کے وقت صور پھونکیں گے۔جناب ملک الموت علیہ السلام جان قبض

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کرتے ہیں۔کراماً کاتبین انسان کی روزانہ کی ڈائری لکھتے ہیں۔کچھ فرشتے انسانوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔اور بعض ذکرواذکار کی مجلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔اسی طرح رب تعالیٰ کے فرشتے بیت المعمور (جو کہ آسمان پر ہے) کا طواف کرتے ہیں۔اسمیں ایک دفعہ ستر ہزار فرشتے عبادت کرر ہے ہوتے ہیں۔اور جو ایک مرتبہ بیت المعمور میں داخل ہو گئے، قیامت تک دوبارہ ان کی باری نہیں آسکتی۔جبکہ بعض فرشتے رکوع وسجود میں ہیں اور بعض دوسری عبادات میں مصروف ہیں اور وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اِدھر اُدھر نہیں جاتے ہیں۔اس کے علاوہ بھی رب تعالیٰ کے فرشتے ہیں جن کا علم صرف اس ذات اقدس کو ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔وَمَایَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ (المدثر/31)

''اور تمہارے پروردگار کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔''

یہ تمام فرشتے ایک لمحہ کے لئے بھی رب تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی، پہلوتہی یا سرتابی وغیرہ ہرگز نہیں کرتے۔ حالانکہ وہ بے پناہ طاقت کے مالک ہیں۔رسول کریم ﷺ نے حضرت جبریل امین علیہ السلام کو اصلی شکل میں دیکھا تو وہ آسمان کے پورے افق کو ڈھانپے ہوئے تھے۔اور ان کی طاقت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ اپنا ایک پر زمین پر دے ماریں تو زمین الٹ پلٹ ہوسکتی ہے۔اس کے باوجود وہ رب تعالیٰ کے اطاعت گذار اور مکمل فرمانبردار بندے ہیں۔

فرشتوں پر ایمان لانے کا مقصد:

(1) اسلام کا یہ بنیادی عقیدہ ہے کہ فرشتے رب تعالیٰ کے فرمانبردار بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔اس سے مشرکین عرب اور دیگر قوموں کے فرشتوں کے متعلق وہ تمام غلط تصورات مٹ جاتے ہیں۔جو انہیں اللہ کی بیٹیاں سمجھتے رہے۔یا جو فرشتوں کی پرستش کرتے تھے کہ ان کے وسیلے سے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔یا جو لوگ ان فرشتوں کو خدائی میں شریک

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

خیال کرتے رہے ہیں۔ اسلام ان تمام تر توہمات کو یکسر ختم کر دیتا ہے اور فرشتوں کی اصل حیثیت اور حقیقت کو واضح کرتا ہے۔

(2) فرشتوں پر ایمان لانے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب وہ عظیم الجثہ اور بے پناہ قوت و طاقت والی مخلوق رب تعالیٰ کی اس قدر اطاعت گزار ہے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس کے کسی حکم اور ارشاد کی پہلو تہی نہیں کرتے ہیں۔ تو انسان کو بھی تسلیم و رضا اور عبادت کا ایسا ہی انداز اپنانا چاہیے اور بغاوت اور سرکشی کی زندگی اسے کسی بھی صورت زیب نہیں دیتی۔ اگر انسان واقعی ایسا ہو جائے تو یہ اپنی عظمت اور مرتبے میں فرشتوں سے بھی آگے جا سکتا ہے۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا مگر اس میں لگتی ہے محنت زیادہ

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

3- رسولوں پر ایمان

رسالت ونبوت:۔

رسالت کا لغوی معنی ہے پیامبری، پیغام لانا۔ اس سے رسول ہے (پیغام لانے والا) اوراس کی جمع رسل ہے۔ اصطلاح دین میں رسالت کا مفہوم ہے۔ اللہ کا پیغام، اس کے اوامر ونواہی اوراس کی ہدایات کو اللہ کے بندوں تک اپنے قول وفعل کے ذریعے پہنچانا۔ یعنی رسول کا منصب یہی نہیں کہ وہ اللہ کے پیغام کو بندوں تک پہنچادے۔ بلکہ رسول، اللہ کی ہدایات پر عمل کر کے بھی دکھاتا ہے، وہ امت کے لئے ایک قابل اتباع عملی نمونہ پیش فرماتا ہے۔ لوگوں کو اپنی اعلیٰ سیرت وکردار کے ذریعے اس پیغام الٰہی پر ایمان لانے کی ترغیب دیتا ہے۔ وہ ان کی اخلاقی تربیت اور تزکیہ نفس بھی کرتا ہے۔ قرآن حکیم میں نبی کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔ نبی کا معنی ہے خبر دینے والا، آگاہ کرنے والا۔ نبی اور رسول میں یہ فرق کیا جاتا ہے کہ رسول صاحب کتاب وشریعت ہوتا ہے۔ جبکہ نبی کے لئے ضروری نہیں کہ وہ نئی کتاب یا شریعت لائے۔

ہمارا ایمان ہے کہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام سچے، برگزیدہ، رشد وہدایت والے، امین وھادی، نیکوکار اور رب تعالیٰ کے منتخب کردہ تھے۔ ان کی طرف وحی نازل ہوتی رہی اور معجزات کے ذریعے ان کی تقویت فرمائی گئی۔ سب پیغمبر انسانوں میں سے ہی تھے۔ کھاتے، پیتے، آرام کرتے، سوتے اور دوسری بشری ضروریات انہیں درپیش ہوتی تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں علی الاطلاق وہ برتر، اکمل اور بلا استثناء افضل تھے۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام پر ایمان لانا ہم سب کے لئے واجب اور ضروری ہے۔ کسی ایک پیغمبر کا انکار سب کے انکار کے برابر ہے۔ کیونکہ سب انبیاء کرامؑ کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رب تعالیٰ نے ہی منتخب اور مبعوث فرمایا ہے۔اور رسول کی اطاعت دراصل اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (النساء/80)

''جو رسول ﷺ کی اطاعت کرے،تو اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی۔''

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ(النساء/152)

''اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔اور ان میں سے کسی میں فرق نہ کیا (یعنی سب کو مانا اور تسلیم کیا)۔ایسے لوگوں کو اللہ عنقریب ان کی نیکیوں کے صلہ میں بہت اجر عطا فرمائے گا۔''

ارشاد نبویؐ ہے۔

آمنت باللہ ورسلہ.(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی..)

''میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لایا۔''

بعض انبیاء کرامؑ کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے جبکہ بہت سے پیغمبروں کا ذکر نہیں بھی کیا گیا،ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ.(النساء /164)

''اور آپ سے پہلے کے بہت سے پیغمبر ہیں جن کے حالات ہم آپؐ سے بیان کر چکے ہیں اور بہت سے پیغمبر ہیں۔جن کے احوال ہم نے آپ سے بیان نہیں بھی کیئے۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جن نبیوں اور رسولوں کے اسماء گرامی اور ان کے واقعات وحالات قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ان کی تعداد 24 یا 25 ہے۔

(1) حضرت آدمؑ (2) حضرت نوحؑ (3) حضرت ادریسؑ (4) حضرت ھودؑ (5) حضرت صالحؑ (6) حضرت ابراہیمؑ (7) حضرت لوطؑ (8) حضرت اسماعیلؑ (9) حضرت اسحاقؑ (10) حضرت یعقوبؑ (11) حضرت یوسفؑ (12) حضرت ایوبؑ (13) حضرت شعیبؑ (14) حضرت موسیٰؑ (15) حضرت ہارونؑ (16) حضرت یونسؑ (17) حضرت داؤدؑ (18) حضرت سلیمانؑ (19) حضرت الیاسؑ (20) حضرت الیسعؑ (21) حضرت زکریاؑ (22) حضرت یحییٰؑ (23) حضرت عیسیٰؑ (24) حضرت ذوالکفلؑ (اکثر مفسرین کے نزدیک) (25) حضرت محمد رسول اللہ صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیھم اجمعین۔

اور جن انبیاء ورسل علیھم السلام کے نام اور واقعات قرآن مجید میں بیان نہیں کئے گئے۔ان کی تعداد کتنی ہے؟ صحیح تعداد تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ایک حدیث میں جو کہ بہت مشہور ہے ایک لاکھ 24 ہزار، (ایک اور حدیث میں ایک لاکھ 20 ہزار) جبکہ ایک حدیث میں 8 ہزار کی تعداد بتلائی گئی ہے۔یہ روایات سخت ضعیف ہیں۔قرآن وحدیث سے صرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ادوار وحالات میں (ہر امت کے لئے) مبشرین ومُنذرین (انبیاء کرام علیھم السلام) آتے رہے ہیں۔] (جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولٌ (سورۂ یونس/74) ''اور ہر قوم کے لئے ایک رسول ہے۔''

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ (النحل/36)

''اور بلاشبہ ہر امت میں ہم نے ایک رسول کو مبعوث فرمایا ہے۔یہ کہ تم (ایک) اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت کا انکار کرو۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور یہ سلسلۂ نبوت حضرت محمد ﷺ پر ختم کر دیا گیا ہے۔(بحوالہ تفسیر احسن البیان۔ حافظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ)

دین وشریعت:

قرآن مجید میں غور وخوض کریں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا اور وہ توحید پر مبنی تھا۔یعنی توحید ورسالت پر ایمان اور آخرت پر یقین تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی مشترکہ تعلیمات میں سے ہیں۔ ہر پیغمبر نے اپنی اپنی قوم کو اولین یہی پیغام دیا کہ صرف اور صرف ایک رب کی عبادت کی جائے۔اور اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک، حصہ دار یا برابر نہ ٹھہرایا جائے۔ارشاد ربانی ہے۔

وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَیْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ(الانبیاء/25)

''اور ہم نے آپ سے پہلے جو بھی رسول بھیجے ہیں، ان کی طرف ہم نے یہی وحی بھیجی۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں، تو میری ہی عبادت کرو۔''

☆ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔(مؤمنون/23)

☆ حضرت ھود علیہ السلام نے کہا۔''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''(ھود/50)

☆ حضرت صالح علیہ السلام نے کہا۔''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''(الاعراف/73)

☆ حضرت شعیب علیہ السلام نے کہا۔''اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔''(الاعراف/85)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور قوم سے مخاطب ہو کر کہا۔ ''جن چیزوں کو تم پوجتے ہو، میں ان سے بیزار ہوں۔ مگر ہاں جس نے مجھے پیدا کیا۔'' (الزخرف/26,27)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ ''تمہارا معبود اللہ ہی ہے، اس کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ اس کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔'' (طٰہٰ/98)

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے کہا۔ ''اللہ کی عبادت کرو، جو میرا پرودگار ہے اور تمہارا بھی۔ (اور جان رکھو کہ) جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا جہنم ہے۔'' (المائدۃ/72)

☆ رسول مکرم، رحمت دو عالم سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نماز کے تشہد میں کہا کرتے تھے۔

اشهد ان لا الٰه الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله. (صحيح بخارى، كتاب الاذان، باب التشهد فى الآخرة......... وصحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب التشهد)

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

یعنی دین، سب نبیوں اور رسولوں کا ایک ہی تھا۔ اس مضمون کو ایک حدیث مبارکہ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔

نحن معاشر الانبياء اخوة لعلات ،ديننا واحد(صحيح بخارى كتاب الانبياء ......وصحيح مسلم كتاب الفضائل، باب فضائل عيسىٰ عليه السلام).

''ہم انبیاء کی جماعت علاتی بھائی ہیں۔ ہمارا دین ایک ہے۔'' اور علاتی بھائی وہ ہوتے ہیں، جن کی مائیں تو مختلف ہوں اور باپ ایک ہی ہو۔ مطلب یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیھم السلام کا دین ایک ہے اور شریعتیں (یعنی دستور اور طریقے) مختلف ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سورۂ مائدہ میں ہے۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا،وَلَوْشَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْمَا اٰتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوْاالْخَيْرَاتِ(المائدة/48)

''ہم نے تم میں سے ہرایک کے لئے ایک دستوراورطریقہ مقرر کیا ہے۔اوراگراللہ چاہتا تو سب کوایک ہی امت بنادیتا اورلیکن اس نے جو کچھ تمہیں دیا ہے،اس میں وہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے،سو نیک کاموں میں جلدی کرو۔''

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا: ''شرعة و منهاجا'' کا مطلب ہے راستہ اور سنت۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کا دین ایک ہی تھا اوران کی شریعتیں (یعنی دستور اورطریقے) مختلف تھے۔لیکن شریعت محمدیہ کے بعد اب ساری شریعتیں منسوخ ہوچکی ہیں۔لہذا اب دین بھی ایک اورشریعت بھی ایک۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رسالت محمدیہ پر ایمان

ہم سب کا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ رب تعالیٰ نے نوع انسانی کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آنحضور ﷺ کو اپنا آخری نبی ورسول بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ آپ ﷺ پر ہی دین اسلام کی تکمیل فرمائی ہے اور اپنی نعمتوں کا اتمام فرمایا ہے۔ آپ ﷺ افضل البشر، سید الرسل اور مولائے کل ہیں۔ رب العالمین نے رحمۃ للعالمین کا لقب بھی صرف آپ کو ہی عطا فرمایا ہے۔ ختم نبوت کا تاج بھی صرف آپؐ کے سرِ اقدس پر ہی سجایا ہے۔ آپؐ مدینہ کے تاجدار ہیں، تمام نبیوں اور رسولوں کے بھی امام اور سردار ہیں۔ ساری مخلوق سے افضل واعلیٰ ہیں۔ آپ ﷺ محسنِ انسانیت ہیں۔ ساری نوع انسانی کے لئے اور قیامت تک کے لئے آپ ﷺ نبی، رسول، مقتداء، پیشواء اور رہبر ورہنما بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ کائنات کی وہ ہستی عظمیٰ ہیں کہ بقول شاعر ؎

میں نے گلستاں میں جا کے ہر گل کو دیکھا
نہ تیری سی رنگت، نہ تیری سی بُو ہے

اور ایک دوسرا شاعر حضور ختمی مرتبت ﷺ کی بارگاہ عالی میں گلہائے عقیدت اس طرح پیش کرتا ہے ؎

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصۂ مختصر

''اگر کوئی حضور نبی اکرم ﷺ کی تعریف اور ثناء بیان کرنا چاہتا ہے۔ تو یہ ناممکن ہے کہ کوئی آپ ﷺ کی تعریف کا حق ادا کر سکے، سچی اور مختصر بات یہ ہے کہ رب تعالیٰ کے بعد کائنات میں اگر کوئی بڑا ہے تو وہ صرف اور صرف آپ ﷺ ہی ہیں''۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آپ ﷺ کی نبوت و رسالت کی وجہ سے پہلی تمام شریعتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔

اب اگر کوئی نجات، کامیابی اور سرخروئی چاہتا ہے تو اسے یہ گوہر مقصود صرف اور صرف آپ ﷺ کے نقش پا کی اتباع و پیروی سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' (الفتح: 29)۔ ''محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں''۔

نیز رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ''وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ''۔ (الانبیاء: 107)۔ ''ہم نے آپ ﷺ کو جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے''۔

اللہ تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے: ''قُلْ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعاً''۔ (الاعراف/158)۔ ''اے نبی (ﷺ) فرما دیجئے، اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں''۔ اور آپ ﷺ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے۔ ''میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور میری آمد سے نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے''۔ (صحیح مسلم و سنن ترمذی)

اور فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی (تو جان لے) اس نے جنت میں داخل ہونے سے انکار کر دیا ہے''۔ (صحیح بخاری)

مزید ارشاد نبویؐ ہے: ''والذی نفس محمد بیده لا یسمع بی احد من هذه الامة یهودی و لا نصرانی ثم یموت (ولم) یؤمن بالذی ارسلت به الا کان من اصحاب النار''۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

''اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اس امت میں سے جو بھی یہودی اور نصرانی میری بعثت کی خبر پانے کے باوجود اس پر ایمان نہ لایا جو میں لایا ہوں تو وہ یقیناً جہنمی ہے''۔

امت کی دو قسمیں ہیں (ا) امتِ دعوت، اس میں یہود و نصاریٰ وغیرہ سبھی ادیان

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

و مذاہب کے لوگ شامل ہیں۔ جبکہ (۲) امتِ اجابت میں صرف وہی خوش نصیب شامل ہیں جنہوں نے رسول آخر الزماں ﷺ کی نبوت و رسالت کو تسلیم کیا ہے۔

محبت واطاعت لازم وملزوم ہیں:

آج کل مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے کہ محبت رسول ﷺ کے دعوے بہت کرتی ہے، آپ ﷺ کی مدح میں نعتیں اور قصیدے تو بہت کہتی ہے۔ لیکن جب معاملہ عمل، اتباع اور اطاعت کا در پیش ہوتا ہے، اس وقت وہ نام نہاد محبانِ رسولؐ اِدھر اُدھر کے سلسلوں، نسبتوں اور اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں کی تقلید واتباع کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک عربی شاعر نے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں یہ حقیقت افروز اور انتہائی خوبصورت اشعار کہے ہیں ؎

تعصی الرسول و انتَ تظهر حبّه　　"لعمری" هــذا فـــی الـــزمـــان بـــدیـــع

لـو كـان حبّـك صـادقـاً لا طعتَه　　ان الـمـحـبّ لـمـن یـحـبّ مطیع

''تو محبوب کی نافرمانی کرتا ہے اور اس کے باوجود محبت کا دعویٰ بھی کرتا ہے کہ میں محبِ رسول ﷺ ہوں، یہ تو زمانے کی بہت ہی عجیب بات ہے۔ اگر تمہیں محبوب رب العالمین ﷺ سے واقعی سچی محبت ہے تو تجھے ان کی اطاعت وفرمانبرداری بھی کرنی چاہئے تھی۔ کیونکہ سچا محبّ ہمیشہ اپنے محبوب کی ہی اطاعت کرتا ہے''۔

اور جناب رسول کریم ﷺ سے محبت بھی ایسی چاہئے کہ انسان اپنی جان، مال، اپنے والدین، اپنی اولاد، بلکہ ساری کائنات سے بڑھ کر آپ ﷺ سے محبت کرے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے: ''لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین''۔ (صحیح بخاری صحیح مسلم)۔

''تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنی اولاد، اپنے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

والدین اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے محبوب نہ جان لے''۔

اور ایک مسلمان کے اندر اطاعت وفرمانبرداری کا جذبہ ایسا ہونا چاہئے کہ ؎

اُدھر فرمانِ محمد ﷺ ہو، اِدھر گردن جھکائی ہو

ارشادِ باری تعالیٰ بھی ہے: ''**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ**''۔ (سورۂ محمد/33)۔

''اے اہلِ ایمان! اللہ کی اطاعت کرو، رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو اور (ان کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال ضائع اور باطل نہ کرو''۔

جو اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت نہیں کرتا ہے یا قولِ امام کو حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر ترجیح دیتا ہے یا اپنے کسی پیر، مرشد ار بزرگ کی بات کو سنتِ رسولؐ پر فوقیت دیتا ہے تو اس آیت مبارکہ کی روشنی میں اسے اپنے اس رویئے پر نظر ثانی کرتے ہوئے جناب رسول کریم ﷺ سے سچی محبت اور آپ ﷺ کی کامل اطاعت کا مظہر بننا ہوگا ورنہ زندگی بھر کے اعمال کے ضائع اور اکارت ہو جانے کا سخت اندیشہ ہے۔

رب تعالیٰ کا مزید ارشادِ گرامی ہے: ''(اے محمد ﷺ!) آپ کے رب کی قسم ہے، یہ لوگ مومن نہیں ہو سکتے، یہاں تک کہ اپنے باہمی جھگڑوں میں یہ آپ کو جج اور حاکم تسلیم نہیں کر لیتے۔ پھر جو فیصلہ آپ کر دیں اس کے بارے میں یہ اپنے نفسوں میں کسی قسم کی کوئی تنگی اور حرج بھی محسوس نہ کریں۔ اور (یہ کہ آپ ﷺ کے فیصلہ کو) یہ لوگ پوری طرح تسلیم کر لیں''۔ (النساء/65)

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسئلہ ختم نبوت:

ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ سیدنا وحبیبنا محمد رسول اللہ ﷺ پر نبوت ورسالت کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں۔ آپ ﷺ ہی ختم الرسل ہیں اور آپ ﷺ کے بعد اب قیامت تک کے لئے نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی رسول۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ''۔ (الاحزاب: 40)۔

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں (کی نبوت) کے ختم کرنے والے ہیں''۔

ارشاد نبوی ﷺ بھی ہے: ''ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی''۔ (مسند احمد وسنن ترمذی)۔

''سلسلۂ رسالت ونبوت منقطع ہو چکا ہے۔ چنانچہ میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی کوئی نبی''۔

بلکہ فرمایا! ''میرے بعد عنقریب تیس کذاب پیدا ہوں گے۔ سب کے سب نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا''۔ (سنن ابوداؤد، کتاب الفتن)

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

4-آسمانی کتابوں پر ایمان

ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ جملہ کتب اور صحیفوں پر وہ ایمان رکھے۔ کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے یہ الہامی کتابیں اور صحیفے اپنے انبیاء کرام علیہم السلام پر نازل کئے۔ قرآن مجید میں ہے: ''وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ'' (البقرۃ:4)

''اور وہ (اہل ایمان) آپ ﷺ سے پہلے والی آسمانی کتابوں اور آپ ﷺ کی طرف نازل ہونے والی کتابِ ہدایت، (ان سب پر) ایمان لاتے ہیں''۔

ان کتب سماویہ میں سے درج ذیل چار کتابیں مشہور ہیں:

☆ قرآن کریم:...... امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر نال شدہ کتابِ ہدایت

☆ تورات:........... جناب موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتابِ مقدس۔

☆ زبور:........... جناب داؤد علیہ السلام پر نازل شدہ آسمانی کتاب۔

☆ انجیل:........... جناب عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی الہامی کتاب۔

پہلی تمام آسمانی کتابیں محرف ہو چکی ہیں۔ ان میں بہت سی تبدیلیاں کردی گئی ہیں اور ان کے معانی و مفاہیم بدل دیئے گئے ہیں اور اپنی اصلی شکل میں پہلی کوئی بھی آسمانی کتاب اب دنیا میں موجود نہیں ہے...... رب تعالیٰ کی آخری آسمانی کتاب، قرآن مجید، کے نازل ہونے سے سابقہ تمام کتب سماویہ منسوخ (Over Date) ہو چکی ہیں۔ ان کے احکامات پر اب عمل نہیں کیا جائے گا۔ ان پر صرف ایمان لانا ضروری اور واجب ہے۔

قرآن مجید ایسی عظیم المرتبت کتاب ہدایت ہے کہ ''لَا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ، تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ''۔ (فصلت:42)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اس میں نہ آگے سے اور نہ ہی پیچھے سے جھوٹ کا کوئی دخل ہوسکتا ہے۔ دانا خوبیوں والے (خدا کی طرف سے یہ) نازل کردہ ہے؟۔

فرمایا؛''اس قرآن کوہم نے نازل کیا ہےاور ہمیں اس کے محافظ ہیں''۔(سورۂ حجر/9)

سورۂ یوسف میں ہے ''پہلی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرنے والی (یہ کتاب ہدایت ہے)اور (اس میں) ہر چیز کی تفصیل اور اہل ایمان کے لئے ہدایت اور رحمت ہے''۔(سورۂ یوسف:111)

قرآن مجید پر ایمان لانے کے بارے میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں:''وَهٰـــذَا كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ مُبَارَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا''۔(الانعام:155)۔

''اور اس بابرکت کتاب کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اس کی پیروی کرو اور (اللہ سے) ڈرو''۔

عظمت قرآن:

تمام نوع انسانی کی رشد وہدایت اور رہنمائی کے لئے نازل ہونے والی یہ کتاب مقدس ہے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:''بلاشبہ رب تعالیٰ اس قرآن پر عمل کرنے کی وجہ سے قوموں کو سربلند کردیتا ہے اور جو اس قرآن کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انہیں وہ ذلیل ورسوا کردیتا ہے''۔(صحیح مسلم)

علامہ اقبالؒ نے اس حدیث مبارکہ کی ترجمانی اپنے ایک شعر میں اس طرح کی ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قرآن کریم......آسان کتاب ہدایت:۔

قرآن کریم پڑھیئے ،اسے سمجھئے،اس پر غور وخوض کیجئے اور اس سے نصیحت حاصل کیجئے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رب تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (سورہ قمر 17) ''ہم نے قرآن کو یقیناً آسان کر دیا ہے۔ تو ہے کوئی (اس کے ذریعے سے) نصیحت حاصل کرنے والا۔''

اور جو قرآن کریم پر غور وفکر نہیں کرتے۔ رب تعالیٰ ان کے بارے میں فرماتے ہیں۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْآنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (سورۂ محمد 24/)
''تو یہ لوگ قرآن میں غور وفکر کیوں نہیں کرتے، کیا ان کے دلوں پر قفل (تالے) لگے ہوئے ہیں''۔

قرآن کریم کو سمجھنے، اس میں غور وفکر کرنے اور اس سے نصیحت حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم ترجمہء قرآن سیکھیں، پڑھیں، اس کے مطالب ومفاہیم کو جاننے کی کوشش کریں اور قرآنی احکامات پر عمل بھی کریں۔ اگر اس طرح ہو جائے تو دنیا وآخرت کی تمام تر سعادتیں اور سیادتیں ہمارا مقدر ہو جائیں اور ہماری عظمت رفتہ پھر سے لوٹ آئے۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ قرآن سے دوری، محرومی یا اس سے بغاوت میں ہمارے لئے سراسر ہلاکت اور بربادی ہی ہے۔

ایک حرف پڑھنے کا ثواب:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا، اس کے لئے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے۔ میں نہیں کہتا کہ ''الم'' ایک حرف ہے، بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے'' ان تین حرفوں کے پڑھنے سے (30=3x10) تیس نیکیاں ملیں گی۔ (سنن ترمذی، باب ثواب القرآن)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ماہر قرآن کی فضیلت:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص قرآن کریم کو پڑھتا ہے۔ اور وہ قرآن کریم کو (صحت کے ساتھ) پڑھنے میں ماہر ہے تو وہ معزز و پارسا فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جو قرآن اٹک اٹک پڑھتا ہے اور اس کے پڑھنے میں اس کی مشقت ہوتی ہے۔ اس کے لئے دو گنا اجر ہے''۔ (صحیح بخاری، کتاب التوحید)

قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت:۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھے اور (دوسروں کو) سکھائے۔ (صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن)

آداب تلاوت قرآن:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱) **مرفوعة مطهرة** (سورۃ عبس ۔۱۴)۔''بلند و پاک''

سو قرآن مجید کو بلند اور پاکیزہ مقام پر رکھنا چاہیے

(۲) اور باوضو ہو کر اس کی تلاوت کی جائے۔''**لا یمسه الا المطهّرون**''۔ (سورۃ واقعہ :79)۔''اسے پاک اشخاص ہی چھوتے ہیں۔''

(۳) قرآن کریم کی تلاوت شروع کرنے سے پہلے **اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم** پڑھیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے:''**فاذا قرأت القرآن فاستعذ بالله من الشیطان الرجیم** (النحل /98)

(۴) قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھا کریں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے'' جو قرآن کو خوش آوازی سے نہ پڑھے، وہ ہم میں سے نہیں''۔ (سنن ابوداؤد)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(۵) الفاظ کو کھینچ کھینچ کر اور موتیوں کی صورت میں الگ الگ پڑھنا چاہئے۔ بخاری شریف میں الفاظ کو کھینچ کر پڑھنے کا باقاعدہ ایک باب ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خوب کھینچ کر پڑھتے تھے۔

(٦) ترتیل سے یعنی ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا چاہئے۔ ''ورتل القرآن ترتیلا ''۔(سورۃ مزمل۔۴)۔ ''اور خوب ٹھہر ٹھہر کر قرآن پاک کی تلاوت کیجئے''۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ الحمد لله رب العالمین کی تلاوت فرماتے تو رک جاتے، الرحمن الرحیم پڑھ کر پھر رک جاتے اور مالک یوم الدین پڑھتے تو پھر رک جاتے تھے۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ رب تعالیٰ روز حشر قرآن پڑھنے والے سے فرمائیں گے کہ ترتیل سے قرآن پڑھتا جا، جس طرح تو دنیا میں اسے پڑھتا تھا۔ اور جنت کے درجات طے کرتا جا۔ جہاں آیات ختم ہوں گی وہی تیری منزل ہوگی۔ (سنن اربعہ ومسند ابن حبان، باب فضائل القرآن)

(۷) قرآن کریم کے بارے میں غور وفکر بھی ہونا چاہئے۔ حدیث مبارکہ ہے کہ جس نے تین دن سے پہلے قرآن کریم ختم کیا، اس نے گویا قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

5- آخرت پر ایمان

اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ایک آخرت پر ایمان بھی ہے۔''لفظ آخرت'' کے معنی ہیں بعد میں ہونے والی چیز۔اس کے مقابلہ میں لفظ''دنیا'' ہے۔جس کے معنی ہیں قریب کی چیز۔ اصطلاح دین میں آخرت کا معنی ہے کہ انسان مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے فنا نہیں ہو جاتا، بلکہ اس کی روح باقی رہتی ہے۔اور ایک وقت آئے گا کہ جب رب تعالیٰ انسان کو دوبارہ روح اور جسم سمیت اٹھائے گا اور پھر انسان کو اس کے نیک و بد اعمال کا صحیح صحیح بدلہ دیا جائے گا۔ نیک لوگوں کو جنت عطا کی جائے گی اور باغیوں اور مشرکوں کو جہنم میں پھینکا جائے گا۔قرآن وسنت میں آخرت کے بارے میں درج ذیل تعلیمات بیان ہوئی ہیں۔

1- عارضی زندگی

اسلام نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ یہ جہان ہمیشہ کے لئے نہیں۔ بلکہ یہ عارضی اور فانی مقام ہے۔قرآن مجید میں ہے:

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ(الرحمن/27,26)

''یہاں جو بھی ہیں۔سب فنا ہونے والے ہیں۔صرف تیرے رب کی ذات جو عظمت اور عزت والی ہے، باقی رہ جائے گی۔''

2- موت:

یہاں ہمیشہ رہنے کے لئے کوئی بھی نہیں آیا ہے۔ ہر ایک نے اپنے خالق اور مالک کی طرف ہی لوٹنا ہے اور ایک دن اپنے خالق حقیقی کو لبیک کہتے ہوئے یہاں سے کوچ کر جانا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کل نفس ذائقة الموت(الانبیاء /35) کہ ''ہر جان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔''

قیامت اگر اجتماعی موت کا نام ہے۔تو اس سے قبل یہ انفرادی موت کا عمل بھی جاری وساری ہے جوکہ ہمارے روزمرہ کے مشاہدہ میں ہے۔کوئی بھی اس سے انکار کرسکتا ہے اور نہ ہی راہ فرار اختیار کرسکتا ہے۔

3-عالم برزخ:

اسلام نے ہمیں یہ بھی تعلیم دی ہے کہ انسان مرنے کے بعد اور دوبارہ اٹھائے جانے سے قبل عالم برزخ میں رہے گا۔نیکوکاروں کو وہاں بہتر جزا ملے گی اور کافروں ،منافقوں اور سرکشوں کے لئے وہاں طرح طرح کے عذاب ہیں۔فرعونیوں کے بارے میں قرآن مجید واضح کرتا ہے کہ:

اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّاوَّيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْا آلَ فِرْعَوْنَ اِلٰىٓ اَشَدِّالْعَذَابِ. (سورۂ مؤمن /46)

''آگ ہے۔جس کے سامنے یہ صبح وشام لائے جاتے ہیں۔اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ)فرعونیوں کو سخت عذاب میں ڈالو۔''یعنی فرعونیوں کو عالمِ برزخ میں صبح وشام آگ کے سامنے لایا جاتا ہے اور وہ وہاں عذاب سے دوچار ہیں۔رسول پاک ﷺ کا ارشادگرامی بھی ہے۔نعم ،عذاب القبر حق (صحیح بخاری،کتاب الجنائز)''ہاں !عذاب قبر حق اور سچ ہے۔''رسول پاک ﷺ ایک مرتبہ دوقبروں کے پاس سے گذرے تو آپؐ نے فرمایا:''ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے۔اوران کو کسی بڑے گناہ کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جارہا۔ان میں سے ایک پیشاب (کے قطرات سے)پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔۔۔(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اور بہت سی دوسری احادیث مبارکہ میں اہل ایمان اور نیکوکاروں کے لئے نعمہائے برزخ کا تذکرہ بھی واضح طور پر ملتا ہے۔رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ جب نیک آدمی کو دفن کیا جاتا ہے اور وہ فرشتوں کے سوالوں کے صحیح صحیح جواب دیتا ہے تو اسے جنت کا بچھونا عنایت ہو جاتا ہے۔اس کی قبر سے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی پاکیزہ خوشبو اور ہوا اس تک پہنچتی ہے۔پھر اس کی قبر حد نگاہ تک کھول دی جاتی ہے اور اس کے نیک اعمال خوبصورت انسانی شکل میں اس کی دلجوئی کے لئے وہاں آجاتے ہیں۔(دیکھئے مسند احمد 287/4، 296,295-وسنن ابی داؤد 4753/ عن البراء بن عازب رضی اللہ عنہ)

4- صور پھونکنا:

حضرت اسرافیل علیہ السلام ناقوس کو منہ سے لگائے اور کانوں کو رب تعالیٰ کی طرف متوجہ کئے اس انتظار میں ہیں کہ جبھی رب تعالیٰ کی طرف سے انہیں صور پھونکنے کا حکم ملے گا، وہ لمحہ بھر کی تاخیر کئے بغیر ناقوس بجادیں گے اور پھر ساری کائنات کا یہ نظام درہم برہم ہو جائے گا۔اس روز آفتاب اور ستارے بے نور ہو جائیں گے۔زمین چٹیل میدان کی طرح ہو جائے گی۔پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے اور ہر ذی روح فنا ہو جائے گی۔رب تعالیٰ کی ذات اقدس ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔اسے فنا نہیں اور نہ ہی اسے نیند اور نہ ہی کبھی اونگھ آسکتی ہے۔وہ حیّ وقیّوم ذات ہے۔اسے ہی ہمیشہ کے لئے بقا حاصل ہے۔اور باقی سبھی فنا ہونے والے ہیں۔

5- دوبارہ زندگی:

اس اجتماعی فنا کے بعد ایک صور اور پھونکا جائے گا تب تمام اگلے اور پچھلے پھر سے زندہ کئے جائیں گے۔اور سب کو رب تعالیٰ کے دربار میں جمع کیا جائے گا۔میدان محشر سجے گا۔جس میں انسان کی زندگی کا حساب کتاب ہوگا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

وَنُفِخَ فِی الصور فصعق مَنْ فی السموات ومَنْ فی الاَرض اِلَّا من شاء اللّٰہُ ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ o وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّھَا وَوُضِعَ الْکِتَابُ وَجِآیَٔ بِالنَّبِیّٖنَ وَالشُّھَدَاءِ وَقُضِیَ بَیْنَھُمْ بِالْحَقِّ وَھُمْ لَایُظْلَمُوْنَ o وَوُفِّیَتْ کُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَھُوَ اَعْلَمُ بِمَا یَفْعَلُوْنَ o (الزمر 68......70)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے۔ مگر جسے اللہ چاہے گا (وہ اس سے مستثنیٰ ہیں، مثلاً حوریں) پھر دوسری بار صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔ کتاب رکھ دی جائے گی۔ انبیاء علیہم السلام اور گواہوں کو لایا جائے گا اور ان کے مابین حق کا فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا۔ ہر نفس کو اس کا کیا پورا پورا مل جائے گا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں۔ وہ اللہ خوب جانتا ہے۔''

جزاوسزا:

سورۃ الحاقۃ کی آیات (۱۹ تا ۳۲) میں تفصیل کے ساتھ نیکوکار اور ناہنجار دونوں گروہوں کا تذکرہ کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اول الذکر کو جب اس کے دائیں ہاتھ میں اس کے کامیاب ہونے کا نتیجہ (Result Card) عطا کیا جائے گا تو وہ خوشی سے (جھوم کر لوگوں کو) کہے گا کہ آؤ! میرا نامۂ اعمال پڑھو۔ مجھے اپنے حساب کتاب کے ملنے کا کامل یقین تھا تو وہ (وہاں) دل پسند زندگی میں ہوگا۔ بلندوبالا جنّت میں جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائے گا کہ) مزے سے کھاؤ پیو، اپنے اعمال کے بدلے میں جو تم نے گذشتہ زمانے میں کئے تھے۔ لیکن جسے اس کا نامۂ اعمال (اسکی کمر کے پیچھے سے) اس کے بائیں ہاتھ میں تھمایا جائے گا تو وہ کہے گا، کاش! مجھے میرا یہ نامہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اعمال نہ ہی دیا جاتا اور نہ ہی میں اپنے حساب کتاب کو جانتا(کاش!) موت ہی میرا کام تمام کر دیتی۔میرے مال نے مجھے کچھ فائدہ نہ دیا۔میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا(حکم ہوگا کہ)اسے پکڑلو،اسے طوق پہنا دو اور اسے دوزخ (کی آگ میں)ڈال دو۔پھر اسے ایسی زنجیر کہ جس کی پیائش ستر ہاتھ ہے۔(اس کے ساتھ اسے) جکڑ دو۔''

الٰہی ! کامیاب گروہ میں ہمارا شمار فرما،سعادت کی زندگی اور سعادت کی موت نصیب فرما اور دونوں جہاں کی سرفرازیوں اور شادمانیوں سے ہم سب کو بہرہ ور فرما۔آمین یارب العالمین۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

روز حشر

عزت اور نجات کا باعث بننے والے اعمال

1- عقیدۂ توحید کی برکات:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔''اے ابن آدم اگر تو گناہوں سے پوری زمین بھر کر لے آئے۔لیکن اس میں شرک نہ ہو۔میں اسی مقدار میں بخشش کی بارش کردوں گا۔''

2- اتباع سنت کا صلہ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔**ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما.** (الاحزاب/71)

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے تو یقیناً وہ کامیابی سے ہمکنار ہوا۔''(سورۂ آل عمران) میں ہے۔**قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم.** (آیت-31)''اے محمد ﷺ کہہ دیجئے ،اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو۔(میری اتباع و پیروی کرنے کا صلہ تمہیں یہ نصیب ہوگا کہ) اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کردے گا۔اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔**من احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنة**

''جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

3- شہید کی عظمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا

والذی نفسی بیدہ لایکلم احدفی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیامۃ واللون لون الدم والریح ریح المسک (صحیح بخاری، کتاب الجہاد)

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوا (یعنی نیتوں کو اللہ خوب جانتا ہے کہ کون کس نیت سے جہاد کرتا ہے۔) وہ قیامت کے دن اسطرح اٹھایا جائے گا کہ اس کے خون کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہوگی۔''

4- عاجزی وانکساری

حضرت معاذ بن جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا''جس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے تواضع اختیار کی اور ایسا قیمتی لباس نہ پہنا جسے خریدنے کی وہ استطاعت رکھتا ہو۔اسے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے تاکہ وہ اہل ایمان کے لباس میں سے جو چاہے پسند کرے۔''(سنن الترمذی،ابواب صفۃ القیامۃ)

5- موذن کا بلند مرتبہ

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا

المو ذنون اطول الناس اعناقا یوم القیامۃ(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان)

کہ''اذان دینے والے لوگ قیامت کے دن سب سے اونچی گردنوں والے ہوں گے''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

6-سات خوش نصیبوں کا تذکرہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ (روزحشر) سات آدمیوں کواللہ تعالی نے (اپنے عرش کا سایہ نصیب کرے گا اور) اس کے علاوہ کہیں سایہ نہ ہوگا۔(۱) انصاف کرنے والاحکمران۔(۲) وہ نوجوان کے جس نے اپنی جوانی اللہ تعالی کی عبادت میں گزاردی۔(۳) وہ شخص کے جس کا دل ہر وقت مسجد کے ساتھ لگا رہتا ہے۔(۴) وہ دو آدمی جنھوں نے خالص اللہ کی رضا کیلئے ایک دوسرے کیلئے محبت کی اسی محبت پر اکھٹے ہوئے اور اسی محبت پر الگ ہوئے۔(۵) وہ مرد کہ جسے اونچے خاندان سے کسی حسین وجمیل عورت نے دعوت گناہ دی لیکن اس نے یہ کہہ کرانکار کر دیا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ مرد جس نے اس طرح چھپا کر صدقہ دیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ میں دیا ہے اور (۷) وہ مرد کہ جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے (اللہ کے ڈر سے آنسو بہہ نکلے۔(صحیح بخاری، کتاب الاذان)

7-انصاف کرنے والوں کی بلند شان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ انصاف کرنے والے قیامت کے روز اللہ عزوجل کے داہنے ہاتھ نور کے ممبروں پر جلوہ گر ہوں گے۔اور اللہ تعالی کے دونوں ہاتھ ہی داہنے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے فیصلوں میں، اہل وعیال میں اور ہر اس کام میں جس کی انہیں ذمہ داری سونپی گئی ہے۔انصاف سے کام لیتے ہیں۔(صحیح مسلم)

8-قدرت کے باوجود انتقام نہ لینے والے

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو شخص انتقام لینے پر پوری طرح قادر تھا لیکن اس نے انتقام نہ لیا اور غصہ کو پی گیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قیامت کے دن اللہ تعالی اسے ساری مخلوق کے سامنے بلائیں گے اور اسے حور عین منتخب کرنے کا اختیار دیا جائے گا کہ جس سے چاہے نکاح کر لے" (مسند احمد، صحیح الجامع الصغیر للالبانیؒ-6394)

8-چند اور محبوب اعمال کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جس نے کسی مومن سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کسی ایک مصیبت اور مشکل کو دور کیا اللہ تعالی اس کی آخرت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور فرمائے گا۔ جس نے تنگدست کو مہلت دی اللہ تعالی اس کیلئے دنیا و آخرت میں آسانی پیدا کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالا اللہ تعالی دنیا و آخرت میں اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا"

(صحیح مسلم۔کتاب الذکر والدعاء)

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

روز حشر

رسوائی کا باعث بننے والے اعمال

1- شرک:

جو شخص شرک کی حالت میں ہی فوت ہو گیا اور توبہ نہ کر سکا وہ شخص روز محشر ذلیل ورسوا ہوگا۔رب تعالیٰ اس کے بارے میں فرماتے ہیں۔ انّ اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء. (النساء/48)

''بے شک اللہ تعالیٰ مشرک کو معاف نہیں فرمائے گا اور اس کے سوا جسے چاہے وہ معاف فرمادے۔''

2- سنت رسول ﷺ کی نافرمانی:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کل امتی یدخلون الجنۃ الا من ابی قیل و من ابی قال من اطاعنی دخل الجنۃ و من عصانی فقد ابی. (صحیح بخاری)

''میری تمام امت بہشت میں داخل ہوگی۔مگر جس نے انکار کر دیا۔ پوچھا گیا حضورؐ! وہ کون ہے جو جنت میں جانے سے انکار کر دے، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ بہشت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کر دیا۔''

3- نمازوں سے غفلت:

رب تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔فویل للمصلین، الذین ھم عن صلوتھم ساھون (الماعون/2,1)''ہلاکت ہے ان نمازیوں کے لئے، جو اپنی نمازوں کو بھلا بیٹھتے ہیں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سورۂ قلم میں ہے۔ یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلا یستطیعون ٥ خاشعة ابصارھم ترھقھم ذلة وقد کانوا یدعون الی السجود وھم سالمون. (آیات 42,43)

''جس روز پنڈلی کھولی جائے گی اور لوگ سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت اور رسوائی ان پر چھا رہی ہوگی۔ (دنیا میں) یہ لوگ سجدہ کے لئے بلائے جاتے تھے۔ جبکہ صحیح سالم تھے۔ (تو یہ انکار کر دیتے تھے۔)

4- ادائیگی زکوٰۃ میں کوتاہی:

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔'' جو شخص سونے اور چاندی کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا۔ قیامت کے روز اس سونے اور چاندی کی تختیاں بنائیں جائیں گی۔ پھر انہیں جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا اور ان کے ساتھ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والوں کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا۔ پچاس ہزار سال تک انہیں یہی سزا ملتی رہے گی۔ اور جو شخص اونٹ، گائے اور بکری کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے، اسے میدان محشر میں اوندھے منہ لٹا دیا جائے گا۔ وہ اونٹ (گائے اور بکریاں) خوب موٹے ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں تلے روندیں گے اور منہ سے کاٹیں گے۔ اور یہ سلوک پچاس ہزار سال تک یونہی ہوتا رہے گا۔ (صحیح مسلم)

5- سود خوری:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ الذین یاکلون الربوا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطان من المس (البقرۃ/275)

''جو لوگ سود کھاتے ہیں۔ وہ (قبروں سے) اس حال میں اٹھیں گے جیسے کسی شیطان نے انہیں چھو کر باؤلا کر دیا ہے۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

6- متکبروں کا حشر:

حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تکبر کرنے والے قیامت کے روز چیونٹیوں کی مانند اٹھائے جائیں گے۔ اور ان کی شکلیں انسانوں کی ہی ہوں گی۔ ذلت اور رسوائی ہر طرف سے ان پر چھائی ہوگی اور وہ جہنم کے قید خانہ میں لائے جائیں گے۔ جس کا نام ''بولس'' ہے۔ وہاں سخت ترین آگ انہیں گھیر لے گی اور انہیں جہنمیوں کا خون اور پیپ پلایا جائے گا۔ جسے ''طینۃ الخبال'' کہا جاتا ہے۔'' (سنن الترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ)

7- پیشہ ور بھکاری:

حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ'' آدمی ہمیشہ لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی تک نہ ہوگی۔ (صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

8- عہد شکنی کرنے والا:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **لكل غادر لواء عند استه يوم القيامة** (صحیح مسلم، کتاب الجہاد) کہ ''قیامت کے روز ہر عہد شکنی کرنے والے کی سرین پر ایک جھنڈا ہوگا۔''

9- حوض کوثر سے محروم رہنے والے بدنصیب:

(ا) مرتد: دین اسلام کو قبول کرنے کے بعد اس سے پھر جانے والے اور اعراض کرنے والے روز حشر حوض کوثر پر پانی پینے کے لئے آئیں گے۔ لیکن فرشتے انہیں وہاں سے ہٹا دیں گے۔ رسول اکرم ﷺ کے استفسار پر فرشتے جواب دیں گے۔ **انهم ارتدوا بعدك**

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

علی ادبارھم القھقری. کہ ''یہ لوگ آپ ﷺ کی وفات کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔'' (صحیح بخاری)

(۲) کفار: رسول اللہ ﷺ کا ارشادگرامی ہے۔انی لأزود عنه الرجال کمایزود الرجل الابل الغریبة عن حوضه. کہ ''میں اجنبی لوگوں کوحوض کوثر سے اس طرح ہٹاؤں گا جس طرح اونٹوں والا اپنے حوض سے اجنبی اونٹوں کو ہٹا دیتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ)

(۳) بدعتی: یہ بھی حوض کوثر پر پانی پینے کے لئے آئیں گے۔لیکن فرشتے انہیں حوض کوثر سے دور کر دیں گے۔رسول پاک ﷺ کے استفسار پر یہ جواب دیں گے۔انک لاتدری ما احدثوا بعدک. کہ ''آپ نہیں جانتے کہ آپ ﷺ کے (دنیا سے چلے آنے کے) بعد انہوں نے دین میں کیسی کیسی نئی باتیں ایجاد کر لی تھیں۔(صحیح بخاری)

(۱۰) چنداور بدنصیبوں کا تذکرہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ تین آدمی ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظرکرم فرمائے گا اور نہ ہی انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا۔ اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

''(1) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانیوالا۔ (2) احسان کرکے جتلانے والا (3) اور جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی حدیث مبارکہ میں رسول کریم ﷺ نے تین اور آدمیوں کیلئے یہی سنگین سزا بیان فرمائی ہے۔

(1) بوڑھا بدکار (2) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (3) تکبر کرنے والا فقیر

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فرمایا؛ قیامت کے دن رب تعالیٰ تین آدمیوں کی طرف نظر کرم نہیں فرمائے گا۔

(1) والدین کا نافرمان (2) مردوں کی مشابہت کرنیوالی عورت اور

(3) دیوث

دیوث: وہ شخص کہ جس کی بیوی غیر محرموں کے سامنے بے پردہ آئے اور اسے غیرت نہ آئے۔

(۱۱) میت پر نوحہ کرنے کی سزا:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ سے روایت ہے ،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛

النائحة اذا لم تتب قبل موتها تقام يوم القيامة وعليها سربال من قطران ودرع من جرب(صحيح مسلم، كتاب الجنائز)

کہ ''(میت پر)نوحہ و بین کرنے والی عورت اگر مرنے سے پہلے توبہ نہ کرے تو (اپنی قبر سے)اس حال میں اٹھائی جائے گی کہ اس کے بدن پر گندھک کا لباس اور کھجلی کی اوڑھنی ہوگی۔''

اللّٰهم لاتجعلنا منهم

نوٹ: قیامت کے احوال سے متعلق ایک نہایت اہم اور پر تاثیر کتاب ''قیامت کا بیان'' مصنفہ فضیلۃ الشیخ مولانا محمد اقبال کیلانی حفظ اللہ ہے۔اس کا ضرور مطالعہ کیجئے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جنت اور اس کی نعمتوں کا بیان

رب تعالیٰ نے متقیوں کے لئے جنت تیار کر کے رکھی ہے اور وہ جنت اس قدر حسین وجمیل اور وسیع وعریض ہے کہ رب تعالیٰ کے فرمان کے مطابق عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ. (آل عمران/133) ''اور آسمانوں اور زمین کے برابر اس جنت کی چوڑائی ہے (جو کہ) متقی اور پرہیزگار لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے''۔

اجنت کے آٹھ دروازے ہیں اور ہر دو دروازوں کے درمیان اس قدر فاصلہ ہے کہ جیسے ۷۰ سال تک سواری پر کوئی سوار چلتا رہے اور اسی طرح جنت کے بہت سے درجات ہیں اور سب سے اعلیٰ درجے کی جنت، جنت الفردوس ہے۔ عرش عظیم اس کی چھت ہے، اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبھی سوال کرو تو رب تعالیٰ سے جنت الفردوس کا سوال کیا کرو۔

الغرض وہ باغات بہشت ایسے ہیں کہ ان میں ہر نعمت بدرجہ اتم موجود ہے۔ وہاں خالص دودھ کی نہریں جاری ہیں۔ پاکیزہ شراب اور عمدہ شہد ہے۔ سرخ یاقوت کے گھوڑے سواری کے لئے حاضر ہوں گے۔ نہ کہیں جنت میں بیماری وتکلیف ہوگی اور نہ ہی قضائے حاجت کی کوئی صورت۔ بس ایک ڈکار آئے گا اور سب کچھ ھضم ہو جائے گا۔

جنتی تکیوں پر ٹیک لگائے بیٹھے ہوں گے۔ حور وغلمان خدمت کیلئے حاضر ہوں گے اور ساٹھ میل کے رقبے پر ہیرے کو تراش کر بنایا ہوا نہایت حسین وجمیل محل ہوگا جس میں مومن حوروں کے ساتھ جلوہ افروز ہوگا۔ (صحیح بخاری تفسیر سورۂ واقعہ)۔ اہل جنت ۳۳ سال کی عمر، ۶۰ ھاتھ لمبی قد وقامت، ۷ ہاتھ چوڑا سینہ، بھرپور جوانی اور بے مثال حسن سے لبریز جنت میں داخل ہوں گے تو انہیں رب تعالیٰ کے فرشتے سلام کہیں گے اور پھر جسے ایک دفعہ جنت میں داخلہ نصیب ہوگیا، اسے کبھی بھی اس سے محروم نہیں کیا جائے گا۔ نہ اہل جنت کو نیند

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ستائے گی اور نہ پھر کبھی موت آئے گی۔

رب تعالیٰ کی رضامندی کا اعلان

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے ''اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائیں گے اے جنت والو! وہ جواب دیں گے مولا کریم ہم حاضر ہیں اور ہر قسم کی بھلائی آپ ہی کے پاس ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرمائیں گے کیا تم راضی ہو۔ وہ جواب دیں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں اے رب رحیم! آپ نے ہمیں اسقدر نعمتوں سے نواز رکھا ہے کہ کسی اور کو وہ نعمتیں نصیب نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میں اپنی رضامندی تمہیں عطا کرتا ہوں اور آج کے بعد تم سے کبھی بھی ناراض نہ ہوں گا۔'' (صحیح بخاری، کتاب التوحید)

رب تعالیٰ کی زیارت کا شرف:

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اہل جنت جب جنت میں پہنچ جائیں گے تو رب تعالیٰ ان سے دریافت فرمائیں گے۔ کیا تمہیں کچھ اور بھی چاہئے۔ جنتی جواب دیں گے۔ کیا آپ نے ہمیں سرخرو نہیں فرمادیا اور کیا آپ نے ہمیں دوزخ کی آگ سے محفوظ نہیں فرمادیا اور باغات بہشت میں داخلہ نصیب نہیں فرمادیا! اس موقع پر رب تعالیٰ اپنے رخ اقدس سے نور کے پردے پرے سرکا دیں گے۔ (اور جنتی بغیر کسی رکاوٹ کے رب تعالیٰ کا دیدار کریں گے) تو اس دیدار الٰہی سے بڑھ کر اہل جنت کے لئے کوئی اور چیز محبوب ہرگز نہ ہو گی۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان)

چنانچہ جنت کی ایسی ہی نعمتوں، اس کے حسن و جمال، زیب و زیبائش اور رب تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے جلووں کو دیکھنے کے لئے سید الملائکہ حضرت جبریل امین علیہ السلام کو جنت میں بھیجا گیا تو انہوں نے جنت کے ان نظاروں کو دیکھنے کے بعد عرض کیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فبعزّتِک لایسمع بھا احداِلاّ دخلھا.(سنن الترمذی)

''تیری عزت وتکریم کی قسم ہے کہ اس جنت کا حسین وجمیل تذکرہ جو بھی سن لے گا، وہ اس میں آنے کی ضرور کوشش کرے گا۔''

اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان جنت کے حصول اور جہنم سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے ایمان کو مضبوط، عقیدہ کو درست اور اعمال کو صحیح رکھنے کی انتہائی کوشش کرے۔ رسول کریم ﷺ کا دامن محبت واطاعت ہرگز اس سے چھوٹنے نہ پائے۔

اللھم انا نسئلک الجنۃ الفردوس

''الٰہی! ہم سب کو جنت الفردوس نصیب فرما۔'' آمین یارب العالمین

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جہنم اور اس کی سختیوں کا تذکرہ

کافروں، مشرکوں اور باغیوں کے لئے رب تعالیٰ نے جہنم تیار کر رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہنم سے مخاطب ہو کر فرمایا:

انت عذابی اعذب بک من اشاء. (صحیح مسلم)

''تو میرا عذاب ہے، جسے چاہوں گا میں تجھ سے عذاب دوں گا۔'' ایک دوسری حدیث میں ہے۔ کہ ''اس دن (یعنی روز قیامت) جہنم لائی جائے گی۔ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے کھینچتے ہوں گے۔'' (صحیح مسلم)

جہنم (دوزخ) کے اوپر مامور فرشتوں کے بارے میں قرآن مجید میں ہے۔ **عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ** (سورة التحریم/6) ''اس پر سخت دل مضبوط فرشتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جو بھی حکم دیتے ہیں۔ وہ (اسی وقت) بجالاتے ہیں اور اس کی نافرمانی (ہرگز) نہیں کرتے ہیں۔'' اور جہنم کی گہرائی اس قدر ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے دھماکے کی ایک آواز سنی تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرمایا۔ یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو ستر برس قبل جہنم میں پھینکا گیا تھا۔ اور وہ اب اس کی تہہ تک پہنچا ہے۔'' (صحیح مسلم) دوزخ کی آگ کو ہزار سال تک بھڑکایا گیا تو وہ سفید ہوگئی۔ پھر وہ آگ ہزار سال تک مزید بھڑکائی گئی تو سیاہ ہوگئی۔ سو اب وہ نہایت سیاہ ہے (سنن الترمذی)

رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جب ایک دفعہ (وہاں) ان جہنمیوں کی کھال جل جائے گی تو ہم اس کی پہلی کھال کی جگہ فوراً دوسری کھال پیدا کر دیں گے۔ تاکہ وہ عذاب ہی عذاب بھگتتے رہیں۔ (سورۂ نساء/56)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دوزخیوں کا کھانا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دوزخیوں پر بھوک کی مصیبت ڈالی جائے گی۔ اس بھوک کی تکلیف اس قدر ہوگی کہ جن (طرح طرح کے) عذابوں میں وہاں وہ مبتلا ہوں گے، یہ ایک تکلیف ان سب کے برابر ہو جائے گی۔ چنانچہ وہ فریاد کریں گے تو جواب میں انہیں ضریع (کانٹے دار درختوں) کا کھانا دیا جائے گا۔ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ ہی بھوک کو دور کرے گا۔ وہ اور سوال کریں گے تو انہیں گلے میں اٹک جانے والا کھانا ہی دیا جائے گا۔'' (سنن ترمذی)

صاحب تفسیر احسن البیان لکھتے ہیں۔ ضریع......ایک کانٹے دار درخت ہوتا ہے۔ جسے خشک ہونے پر جانور بھی کھانا پسند نہیں کرتے۔ زقوم کی طرح یہ بھی ایک نہایت تلخ، بدمزہ اور ناپاک ترین کھانا ہوگا۔ جو جزو بدن بنے گا اور نہ ہی اس سے بھوک مٹے گی۔'' (تفسیر سورۃ الغاشیۃ۔ تحت آیۃ 6/)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جہنمیوں کو ایسا کھولتا ہوا پانی پینے کے لئے دیا جائے گا کہ اسے ہونٹوں کے قریب کرتے ہی نیچے والا ہونٹ سوج کر ناف تک اور اوپر والا ہونٹ سوج کر اوپر جا لگے گا۔ اور تھور کا درخت کھانے کو ملے گا۔ جو کھاتے ہی اہل جہنم کے گلے میں اٹک جائے گا۔

اہل جہنم دہائی دیتے ہوئے پکاریں گے۔ تو رب تعالیٰ جواب میں فرمائیں گے۔

اِخۡسَـُٔوۡا فِیۡهَا وَلَا تُكَلِّمُوۡنِ (المؤمنون/108) ''یہیں ذلیل و رسوا ہو کر رہو اور مجھ سے ہرگز کلام بھی نہ کرو۔'' اس طرح انہیں دھتکار دیا جائے گا اور فریاد کرنے کی بھی اجازت نہ ہوگی۔

اللھم اجر نا من النار

الٰہی! ہمیں جہنم سے پناہ نصیب فرما۔ آمین یارب العالمین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

WWW.KITABOSUNNAT.COM

عبادات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طہارت کے مسائل

کتاب وسنت کی رو سے طہارت واجب اور ضروری ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُباً فَاطَّهَّرُوْا.(المائدة/6)

''اور اگر تم جنبی ہو تو طہارت حاصل کرو۔''

نیز ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ(البقرة/222).

''بلاشبہ اللہ توبہ کرنیوالوں اور پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو محبوب جانتا ہے۔''

ارشاد نبوی ﷺ بھی ہے۔''وضو کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی۔''(صحیح مسلم)

محتلم، جنبی، مستحاضہ اور نفساء کے لئے وضو سے پہلے غسل کرنا لازم ہے:

☆ محتلم سے مراد نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑے پر نشان منی دیکھنے والا مرد یا عورت۔

☆ جنبی سے مراد مرد وزن کی شرمگاہوں کا باہمی ملاپ اور دخول۔اگر چہ انزال نہ بھی ہو۔

☆ حائضہ: خون حیض والی عورت۔

☆ مستحاضہ۔خون حیض کے بعد خاکی یا زرد رنگ کا جاری ہونے والا خون استحاضہ کہلاتا ہے۔اور ایسی عورت مستحاضہ کہلاتی ہے۔

مستحاضہ عورت کو حائضہ کی طرح نمازوں کی رعایت نہیں بلکہ مستحاضہ عورت اگر ہر نماز کے لئے غسل کر سکتی ہے تو ایسا کرے یا ایک غسل کے ساتھ دو نمازیں اکٹھی ادا کرے اور اگر مشکل ہو تو پھر ہر نماز کے لئے صرف وضو ہی کر لے۔

☆ نفساء: بچے کی پیدائش پر زیادہ سے زیادہ چالیس روز تک جاری رہنے والا خون نفاس ہے۔اور وہ عورت نفساء کہلاتی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

غسل کا طریقہ:

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے غسلِ جنابت کے لئے میں نے پانی رکھا۔آپ ؐ نے (پہلے) دو یا تین مرتبہ اپنے ہاتھ دھوئے۔پھر (دایاں) ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے دھویا۔پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر پھیرا اور زور سے رگڑا۔پھر آپ ؐ نے نماز والا وضو کیا۔پھر اپنے سر پر تین چلو بھر کر ڈالے (اور پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچایا)۔پھر سارے بدن کو دھویا۔پھر اس جگہ سے (قدرے) ہٹ کر پاؤں دھوئے......(صحیح مسلم)

نوٹ: مرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ غسلِ جنابت میں سر کے بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچائے، جبکہ عورت غسل جنابت و استحاضہ میں سر کے بال (جوڑا) نہ بھی کھولے بلکہ اس طرح وہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال کر ہاتھوں سے مل کر پانی کو بالوں کی جڑوں تک پہنچانے کی کوشش کرے......اور غسلِ حیض ونفاس میں ضروری ہے کہ عورت اپنے بالوں کو کھولے اور اچھی طرح پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچائے۔

وضو کا طریقہ:

نماز کے لئے وضو کا ہونا ضروری ہے۔اور وضو کا نبوی ؐ طریقہ حسب ذیل ہے۔

''بسم اللہ کہہ کر وضو شروع کریں، وضو کی نیت کے ساتھ پانی دونوں ہتھیلیوں پر ڈالیں اور انہیں تین بار دھوئیں۔پھر تین بار کلی کریں۔تین بار ناک میں پانی ڈالیں اور اسے صاف کریں۔پھر سر کے بالوں سے لے کر داڑھی کے اختتام تک لمبائی میں اور ایک کان سے دوسرے کان تک عرض میں چہرہ دھوئیں۔تین بار ایسا کریں۔داڑھی کا خلال بھی کریں۔اس کے بعد دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔اسی طرح بایاں ہاتھ بھی کہنی سمیت تین بار دھوئیں اور انگلیوں کا خلال کریں۔پھر ایک بار سر کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسح کریں۔وہ اس طرح کہ مسح کیلئے دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصہ سے شروع کر کے انہیں گدی تک لے جائیں اور پھر دونوں کانوں کے اندر اور باہر کا مسح کریں،اس تری کے ساتھ ہی جو سر کے مسح کے بعد ہاتھوں میں ہے۔اور یہ بھی جائز ہے کہ اگر ہاتھ خشک ہو گئے ہیں تو نیا پانی لے لیں۔پھر دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھوئیں اور پھر بایاں پاؤں بھی اسی طرح دھوئیں۔آخر میں یہ دعا پڑھیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ(صحیح مسلم و سنن الترمذی)

نوٹ: وضو میں جو بھائی الگ طور پر گردن کا مسح کرتے ہیں وہ جان لیں کہ رسول کریم ﷺ سے اس کا ثبوت ہرگز نہیں ملتا۔

وضو......مسواک کے ساتھ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''(دوران وضو) مسواک کر کے پڑھی جانے والی نماز بغیر مسواک کے پڑھی جانے والی نماز سے (ثواب میں) ستر گنا بڑھ جاتی ہے۔(صحیح ابن خزیمہ:137)

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں رسول پاک ﷺ نے فرمایا:السواک مطهرة للفم مرضاة للرب. (سنن النسائی)۔''مسواک منہ کے لئے طہارت،رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔''

تیمّم کا طریقہ:

اگر پانی نہ مل سکے یا بیماری کے بڑھنے کا خدشہ ہو تو تیمّم کر لیں۔یہ تیمّم وضو اور غسل دونوں کا قائم مقام ہے۔تیمّم کرنے کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"نبی ﷺ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہارے لئے (تیمم کرتے وقت) صرف یہی کافی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے۔ پھر ان پر پھونک مارتے۔ پھر ان دونوں کے ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں کی کلائیوں تک مسح کرتے۔" (صحیح مسلم)

نواقض وضو:

حسب ذیل اعمال وضو کے ٹوٹنے کا باعث ہیں۔

1- پیشاب، پاخانہ، ہوا اور منی وغیرہ کے اخراج سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

2- لیٹ کر گہری نیند سو جانے سے۔

3- بے ہوشی، نشہ یا جنون کی وجہ سے۔ کہ اس حالت میں ہوا کے خارج ہونے کا پتہ نہیں چل سکتا۔

4- ہاتھ اور انگلیوں کے ساتھ شرمگاہ کو چھو لینے سے۔

5- مجامعت سے۔

6- اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد بھی دوبارہ وضو کرنے کا حکم ہے۔

نیل پالش: نیل پالش کی وجہ سے چونکہ وضو کا پانی ناخنوں کی تہہ تک نہیں جاتا۔ لہذا نیل پالش کی وجہ سے وضو ہوتا ہی نہیں۔ ہماری بہنوں کو اس سے اجتناب کرنا چاہیے۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نماز

فرضیت، اہمیت اور فضیلت :-

رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں سات سو مرتبہ نماز کا تذکرہ کیا ہے۔ رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ زندگی بھر نمازوں کا اہتمام کرتے رہے۔ قرآن مجید میں ہے: ''اقیموا الصلوٰة ولا تکونوا من المشرکین ٥'' (الروم: 31)۔ ''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے مت بنو''۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے نماز چھوڑی، اس نے کفر کا ارتکاب کیا''۔ (سنن الترمذی، کتاب الایمان)

صحابہ کرامؓ کے نزدیک ترکِ نماز کفر ہے۔ (حوالہ مذکورہ)

مزید ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ ''روز حشر سب سے پہلے جس چیز کا حساب ہوگا وہ نماز ہے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة)

رسول کریم ﷺ نے مسلمانوں کو حکم دیا کہ ''جب بچہ سات برس کا ہو جائے، اسے نماز کا حکم دیں اور جب وہ دس برس کا ہو جائے (اور نماز میں سستی کرے) تو اس کو اس پر سزا دو۔ اور اس عمر میں اس کا بستر بھی دوسروں سے جدا کر دیں۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰة)

سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ستر اونٹوں کی قطار میں سے آخری اونٹ پر بے نماز سوار ہو تو میں سب سے پہلے اونٹ کی مہار تھامنے کے لئے کبھی تیار نہیں ہو سکتا۔ مبادا بے نماز کی نحوست کا اثر مجھ پر پڑھ جائے۔ (دیکھئے: غنیۃ الطالبین)

نماز با جماعت کی تاکید:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کِتَـابـاً مَّوْقُوْتاً. (النساء/103)۔ ''بے شک نماز اہل ایمان پر مقررہ اوقات میں ادا کرنا فرض ہے۔''

اور جناب رسول اللہ ﷺ نے نابینا صحابیؓ کو بھی گھر میں نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں دی۔(دیکھئے صحیح مسلم، کتاب المساجد باب یجب اتیان المسجد علی من سمع النداء)
اور جو مسلمان اپنی نمازوں کو بھلا دیتے ہیں۔(یعنی بے وقت ادا کرتے ہیں اور نمازوں سے غفلت برتتے ہیں)ایسے نمازیوں کیلئے قرآن مجید ہلاکت کی خبر دیتا ہے۔(سورۃ ماعون/2,1)

بعض ضروری احکام و مسائل:

(1) باوضو ہوکر نماز کے لئے قبلہ رخ کھڑے ہوں۔

(2) جسم کے وہ حصے چھپے ہوں جن کا چھپانا مرد کے لئے اور عورت کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔مرد کے لئے یہ حصہ کم ازکم ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور کندھوں کا بھی ڈھانپنا ضروری ہے جبکہ عورت سوائے منہ کے اپنا سارا جسم ڈھانپ کر نماز ادا کرے۔

(3) نماز کے لئے سترہ کا اہتمام ہونا چاہئے اور نمازی کے سامنے سے گذرنا بہت بڑے جرم اور گناہ کا کام ہے۔

(4) صف بندی: نماز کے لئے صفوں کا درست ہونا، پاؤں کے ساتھ پاؤں اور کندھے کے ساتھ کندھا ملاکر نماز باجماعت کا اہتمام کرنا حکمِ رسول ﷺ اور عمل صحابہؓ ہے۔

(5) نیت: نماز کی نیت دل سے کریں۔زبان سے اس نیت کے کلمات ادا کرنا رسول اللہ ﷺ سے قطعاً ثابت نہیں۔

(6) تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہتے ہوئے نماز شروع کردیں۔ہاتھوں کو سینے پر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

باندھیں (ابوداؤد-759) اور یہ دعائے استفتاح پڑھیں: اللھم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللھم نقنی من الخطایا کماینقی الثوب الابیض من الدنس اللھم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد (صحیح بخاری) یا کوئی اور مسنون دعائے استفتاح پڑھیں۔ پھر اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اوربسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر سورۂ فاتحہ ضرور پڑھیں۔ مقتدی اورامام دونوں ہی سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ (ابن خزیمہ - 490، ابن حبان-1780، مسلم-395,878، ابوداؤد-821) کیونکہ سورۂ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ جہری نمازوں میں امام کے ساتھ جہراً آمین کہیں اور سرّی نمازوں میں آہستہ (آواز نکالے بغیر منہ میں ہی) آمین کہیں۔ اور پھر قرآن کریم سے کوئی ایک سورت یا چند آیات کی تلاوت کریں اور رکوع میں چلے جائیں۔ رکوع میں کم ازکم تین بار سبحان ربی العظیم پڑھیں اور رکوع سے سر اٹھا کر سیدھے کھڑے ہو جائیں۔ پھر اس قومہ کی حالت میں یہ دعا پڑھیں۔ سمع اللہ لمن حمدہ. ربنا ولک الحمد. حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ. (شروع نماز، رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع الیدین کرنا مسنون عمل ہے اسی طرح تیسری رکعت کے لئے اٹھتے ہوئے بھی رفع الیدین کرنا سنت رسول ﷺ ہے۔ بخاری ومسلم، ابوداؤد۔743، ترمذی-304) قومہ کے بعد سجدہ کریں اور کم ازکم تین بار یہ پڑھیں، سبحان ربی الاعلیٰ اور سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ کر یہ دعا پڑھیں۔ رب اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی. (سنن الترمذی) اور پھر دوسرا سجدہ کریں۔

تشہد کی دعائیں:

التحیات للہ والصلوٰت والطیبات السلام علیک ایھاالنبی ورحمة

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین. اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمدا عبده ورسوله.(صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اس کے بعد درود ابراہیمی پڑھیں۔ اللھم صل علی محمدوعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید. اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید. (صحیح بخاری وصحیح مسلم) اور پھر یہ دعائیں پڑھیں۔

(1) اللھم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیراً ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور الرحیم۔(بخاری ومسلم)

(2) اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر واعوذبک من فتنة المسیح الدجال واعوذبک من فتنة المحیا والممات ، اللھم انی اعوذبک من المأثم والمغرم۔(بخاری ومسلم)

سلام:- تشہد اور دعاؤں سے فراغت کے بعد پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں "السلام علیکم ورحمة اللہ"۔

سلام کے بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہیں، تین بار استغفر اللہ اور دوسرے ذکر اذکار کریں جو کہ نماز یا اذکار کی کتابوں میں درج ہیں۔ فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والے کے لئے رسول پاک ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے (ابن السنی/124 رواہ البیہقی فی شعب الایمان/5/330)

فرائض اور مؤکدہ سنتوں کی تعداد:- نماز پنجگانہ کے فرائض کی تعداد 17 ہے۔ فجر کے دو، ظہر کے چار، عصر کے چار، مغرب کے تین اور عشاء کے چار فرض۔

☆ سنن مؤکدہ:- کہ جنہیں رسول اللہ ﷺ نے خاص اہتمام اور نہایت پابندی سے ادا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فرمایا۔ان کی تعداد 12 ہے۔

فجر سے پہلے دو سنتیں، ظہر سے پہلے چار اور بعد کی دو سنتیں، مغرب کے بعد دو سنتیں اور عشاء کے بعد دو سنتیں۔

ان بارہ رکعتوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ان کے پڑھنے والے کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔(سنن الترمذی، کتاب الصلوٰۃ)

☆ عصر سے پہلے چار سنتیں اور مغرب سے پہلے کی دو سنتیں غیر مؤکدہ ہیں۔

☆ وتر کی نماز۔ایک، تین، پانچ، سات اور نو بھی پڑھ سکتے ہیں۔

تین وتر پڑھنے کا طریقہ:۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ تین وتر پڑھتے تو صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے۔(المستدرک الحاکم)

نماز وتر کی پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ ۔دوسری میں قل یاایھا الکافرون اور تیسری میں قل ھو اللہ احد پڑھنا رسول کریم ﷺ سے ثابت ہے۔(مسند احمد 227/6، الترمذی 463/)

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

زکوٰۃ

زکوٰۃ کے لغوی معنیٰ ہیں۔ پاک ہونا، بڑھنا، زیادہ ہونا، کیونکہ زکوٰۃ ادا کرنے سے مال پاک ہوتا ہے اور دل بھی ہوس پرستی سے پاک ہوجاتا ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ مال کو بڑھاتا اور اس میں برکات نازل فرماتا ہے۔ اس کی بہت سی مثالیں قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ اور اصطلاح دین میں زکوٰۃ سے مراد وہ مال ہے جو کہ خاص مدت میں خاص نصاب پر امراء سے لیا جاتا ہے اور قرآنی احکامات کے مطابق غرباء میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں صدقہ، انفاق فی سبیل اللہ اور قرضِ حسنہ کے الفاظ بھی زکوٰۃ کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

فرضیت، اہمیت اور فضیلت:

قرآن کریم میں نماز کی ادائیگی اور زکوٰۃ ادا کرنے کا تذکرہ ساتھ ساتھ آیا ہے۔ گویا نماز بدنی زکوٰۃ ہے تو یہ مالی زکوٰۃ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''**اقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ**''۔ (سورۃ البقرۃ/43) ''نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔'' اور قرآن کریم میں اہل ایمان کی یہ صفت بیان ہوئی ہے کہ وہ باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ ''**ومما رزقناھم ینفقون**''۔ (البقرہ/2)۔ ''(متقی) وہ لوگ ہیں جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے، اس میں سے وہ خرچ کرتے ہیں''۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ ''زکوٰۃ مالداروں سے لے کر ان کے فقراء ومساکین پر لوٹادی جاتی ہے''۔ (صحیح بخاری)۔

زکوٰۃ کی اس اہمیت اور فرضیت کی بنا پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہ اعلان کیا تھا: ''اللہ کی قسم! میں نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرنے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

والوں کے خلاف جنگ کروں گا۔" (مشکوٰۃ، الزکوٰۃ)

زکوٰۃ کے مصارف:

یہ آٹھ ہیں۔سورۂ توبہ میں ہے۔انما الصدقات للفقراء والمساکین والعاملین علیها والمؤلفة قلوبهم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل الله وابن السبیل،فریضة من الله، والله علیم حکیم. "زکوٰۃ صرف فقراء،مساکین اورکارکنان (کی تنخواہوں کے لئے) جوکہ زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر ہیں۔اوران لوگوں کے لئے جن کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کرنا ہے۔(یعنی تالیف قلوب کے لئے) اورغلاموں کو آزاد کرانے،مقروض،اللہ کی راہ میں اورمسافروں کے لئے ہے۔یہ اللہ کی طرف سے ضروری ٹھہرایا گیا ہے۔ اوراللہ جاننے والا اورحکمت والا ہے۔" (التوبۃ/60)

نصابِ زکوٰۃ:

زکوٰۃ ان لوگوں پر فرض ہے جن کے پاس ایک خاص مقدار میں سونا، چاندی، روپیہ یا سامان تجارت ہے۔اس خاص مقدار کا نام نصاب ہے۔مختلف اشیاء کا نصاب یہ ہے:

(الف) سونا......ساڑھے سات تولے

(ب) چاندی......ساڑھے باون تولے (ج) روپیہ پیسہ اورسامان تجارت......سونے اورچاندی میں سے کسی ایک کی قیمت کے برابر۔(زکوٰۃ کی شرح: اڑھائی فیصد کے اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرنا ہوگی)۔

(د) غلہ واناج......بارانی سے عشر (یعنی 1/10) اورنہری سے نصف عشر (یعنی 1/20) ہے۔

(ھ) **اونٹ** 5 سے 9 تک......ایک بکری،

10 سے 14 تک......2 بکریاں،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

15 سے 19 تک...... 3 بکریاں،

20 سے 24 تک...... 4 بکریاں،

25 سے 35 تک......ایک بنت مخاض - سال کی اونٹنی،

36 سے 45 تک......ایک بنت لبون - دو سال کی اونٹنی،

46 سے 60 تک......ایک حقہ - تین سال کی اونٹنی،

61 سے 75 تک......ایک جذعہ - چار سال کی اونٹنی،

76 سے 90 تک...... 2 بنت لبون،

91 سے 120 تک...... 2 حقہ۔

120 سے اگر اونٹوں کی تعداد بڑھ جائے تو ہر چالیس پر ایک بنت لبون یا ہر پچاس پر ایک حقہ۔

گائے: 30 سے 39 تک......ایک تبیع یا ایک تبیعہ - یعنی ایک سال کا نر یا مادہ بچہ

40 سے 59 تک......ایک مسن یا ایک مسنہ - یعنی دو دندا نر یا مادہ

60 سے 70 تک......ایک مسنہ اور ایک تبیعہ

اس کے بعد ہر دس کے اضافہ سے کل مال 30 یا 40 کے ہندسوں پر تقسیم ہو جائے۔

نوٹ: بھینس کی زکوٰۃ گائے کے مثل ہے۔

بکریوں کی زکوٰۃ:

40 سے 120 تک......ایک بکری

121 سے 200 تک...... 2 بکریاں

201 سے 300 تک...... 3 بکریاں،

اس کے بعد ہر سو پر ایک بکری۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

چند اور مسائل زکوۃ:

(1) زکوۃ صاحب نصاب پر اس وقت واجب ہوتی ہے۔ جبکہ اسے جمع کئے ہوئے پورا سال گذر چکا ہو۔

(2) زکوۃ صرف مسلمانوں سے لے کر مسلمانوں میں ہی تقسیم کی جاسکتی ہے۔

(3) وہ عزیز و اقارب جن کی کفالت شرعاً فرض ہے۔ مثلاً: ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، شوہر اور بیوی۔ انہیں زکوۃ ادا نہیں کی جاسکتی۔

(4) زکوۃ کی رقم سے ضرورت کی اشیاء خرید کر بھی دی جاسکتی ہیں۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

روزہ

عربی زبان میں روزہ کو صوم کہا جاتا ہے۔جس کے معنی ہیں رکنا۔ کیونکہ روزہ دار صبح صادق سے غروب آفتاب تک ارادةً کھانے پینے اور مباشرت وغیرہ سے رکا رہتا ہے۔اس لئے اسے صوم کہتے ہیں۔

فرضیت، اہمیت اور فضیلت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. ''اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض قرار دیئے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر بھی فرض قرار دیئے گئے تھے۔تاکہ تم متقی و پرہیزگار بن جاؤ۔''(البقرۃ/183)

رمضان المبارک میں قرآن مجید نازل ہوا۔اس ماہ مقدس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔جہنم کے دروازے بند اور شیاطین کو پابند سلاسل کردیا جاتا ہے۔ یہ حدیث قدسی ہے،رب تعالیٰ فرماتے ہیں:الصوم لی و انا اجزی به. ''روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے کہ''جس نے بغیر کسی عذر شرعی کے رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑ دیا, اگر وہ زندگی بھر روزے رکھتا رہے،تب بھی اس کا معاوضہ ادا نہ ہوگا۔''(سنن الترمذی)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا: جس نے رمضان المبارک کے روزے ایمان کی سلامتی اور رضائے الٰہی کے ساتھ رکھے،اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

نیز فرمایا:''جس نے رمضان المبارک کی راتوں کا قیام ایمان کی سلامتی اور رضائے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

الٰہی کے لئے کیا تو اسکے سابقہ گناہ بھی بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

اور اس ماہ مقدس کے آخری عشرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے ایک شب قدر ہوتی ہے۔ جس ایک رات کی عبادت دیگر 83 سال، 4 ماہ کی مسلسل عبادت سے افضل ہے۔ (سورۃ القدر/3)

اور اس ماہ مقدس میں رسول اللہ ﷺ دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ فرمایا۔ ''جس نے رب تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک دن کا اعتکاف کیا تو اللہ تعالیٰ اس سے جہنم کو تین خندقیں دور فرما دیتے ہیں۔ ایک خندق کے کناروں کا باہمی فاصلہ مشرق سے مغرب تک کا ہے۔'' (الطبرانی)

ممنوعات:

روزہ کے احترام اور ادب کا تقاضا ہے کہ انسان ہر اس کام سے پرہیز کرے جو روزہ میں رخنہ کا باعث ہو۔ بعض امور روزے دار کو روزے کے اجر و ثواب سے محروم کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔

(1) حدیث میں ہے: روزے دار کو چاہئے کہ وہ فحش گوئی، بدزبانی اور جہالت و نادانی سے اجتناب کرے۔ (صحیح بخاری)

(2) ولا یصخب (صحیح بخاری) کہ وہ فضول شور و غل بھی نہ کرے۔

(3) ولا یجادل (بحوالہ فتح الباری 140/4) کہ لڑائی جھگڑا بھی نہ کرے۔

(4) اور اگر کوئی دوسرا آدمی اسے گالی دے کر جہالت کا ثبوت دے تو روزے دار کو چاہئے کہ وہ خاموش رہے۔ اسے گالی نہ دے۔ اور اتنا کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔

(5) جس نے روزہ رکھ کر جھوٹ اور جھوٹے کام نہ چھوڑے۔ تو رب تعالیٰ کو اس کے بھوکا و پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ (صحیح بخاری)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(6) چاہئے کہ روزہ رکھ کر وہ غیبت وعیب جوئی نہ کرے۔حدیث میں ہے۔''روزہ ڈھال کا کام دیتا ہے۔لیکن غیبت اس ڈھال میں شگاف ڈال دیتی ہے۔(مسند دارمی 347/2)

مستحبات:

روزہ رکھ کر جن آداب کو ملحوظ رکھنا ہے۔یعنی روزے کی وجہ سے کون سے کام سرانجام دینا مستحب ہو جاتا ہے۔

(1) سحری کھانا.....حدیث مبارکہ ہے: ''سحری کھاؤ، اس میں برکت ہوتی ہے۔''(بخاری) اور''فرشتے سحری کرنے والوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔(مسند امام احمد 44/3)

(2) مسواک کرنا.....حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ''میں نے رسول اللہ ﷺ کو کئی مرتبہ بحالت روزہ مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔''(سنن الترمذی)

(3) تلاوتِ قرآن.....قرآن کریم اور روزہ روز حشر سفارش کریں گے۔(ایسے خوش نصیب کے لئے جو روزے رکھے اور تلاوت قرآن میں مصروف رہے)(مسند احمد 174/2)

رسول کریم ﷺ حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ مل کر رمضان المبارک میں قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔(بخاری)

(4) صدقہ وخیرات:.....نبی اکرم ﷺ ماہ رمضان المبارک میں تیز آندھی کی طرح صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے۔(بخاری)

(5) افطاری کرانا.....کہ افطاری کروانے والے کو روزہ دار کے برابر اجر وثواب حاصل ہو جاتا ہے۔اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہوتی ہے۔(مسند احمد 116/4)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حج

حج کے لغوی معنی ہیں قصد وارادہ کرنا ۔اور اصطلاحِ دین میں ذی الحجہ کے مہینہ میں مقررہ تاریخوں میں خانہ کعبہ کی زیارت اور دیگر مناسک کا ادا کرنا حج کہلاتا ہے۔ اس عبادت کا اہم جز 9 ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں قیام ہے۔

فرضیت ، اہمیت اور فضیلت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً. ''اور لوگوں پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔ جو بھی اس کی استطاعت رکھتا ہو۔'' (آل عمران/97)۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے،تم حج کرو۔'' نیز فرمایا: ''حج مبرور کی جزا جنت ہے۔'' (صحیح مسلم)

اور فرمایا: ''جس نے بیت اللہ کا حج کیا۔ نہ کسی فحش اور نہ ہی فسق و فجور کا ارتکاب کیا۔ وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہوگیا۔ جس دن اسے اس کی ماں نے جنم دیا تھا۔'' (صحیح مسلم)

اور فرمایا: ''جو شخص کسی غلبہء حاجت، روک رکھنے والی بیماری یا ظالم حکومت کی رکاوٹ کے بغیر (اور استطاعت کے باوجود) حج کا فریضہ ادا نہیں کرتا ہے تو وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی۔'' (مسند احمد، مسند ابو یعلیٰ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قربانی......سنت ابراہیم علیہ السلام

قربانی کی اسلام کے اندر بہت زیادہ فضیلت ثابت ہے۔ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کی یاد میں ہر سال لاکھوں جانور ذبح کیے جاتے ہیں۔کہ جب وہ اللہ کے حکم کو سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے فرزند ارجمند جناب اسماعیل علیہ السلام کی گردن مبارک پر چھری چلانے کے لئے تیار و کمربستہ ہو جاتے ہیں۔بلکہ حقیقۃً وہ انہیں لٹا کر چھری چلانے لگتے ہیں تو رب تعالیٰ کی قدرت عظیمہ چھری تلے سے جناب اسماعیل علیہ السلام کو صحیح سلامت باہر نکال لاتی ہے اوران کی جگہ جنت سے ایک خوبصورت مینڈھا لاکر رکھ دیا جاتا ہے۔اس عظیم واقعہ کو رب تعالیٰ ہمیشہ کے لئے یادگار اور قیامت تک کے لئے ایک محبوب سنت اور اجروثواب کا بہت بڑا ذریعہ بنادیتا ہے۔محبوب رب العالمین ، رحمۃ للعالمین، ختم المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے ہمیں واضح ہوتا ہے کہ آپ ؐ نے مدینہ منورہ میں دس سال تک قیام فرمایا تو ہر سال آپ ﷺ قربانی کرتے رہے۔اور دنیا بھر کے مسلمان جو بیت اللہ شریف کے حج کے لئے جاتے ہیں۔وہ منیٰ میں اس محبوب سنت پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ہزاروں اور لاکھوں قربانیاں اللہ کی راہ میں پیش کرتے ہیں۔ اسی طرح دنیا بھر کے مسلمان عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر اس سنت کو زندہ رکھتے ہوئے اوراس سے والہانہ عقیدت ومحبت کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔اوراسی طرح مسلمان رب تعالیٰ کی رضا،قربتوں اوررحمتوں کے حصول کے لئے اللہ کی راہ میں ہر وقت قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔جیسا کہ نذر کی قربانی ہے۔

قربانی کے جانور اور قربانی کی حقیقت کے بارے میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔لن ینال اللہ لحومھا و لادماؤھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم.(الحج 37/) کہ ’’اللہ تعالیٰ کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ان قربانیوں کا نہ گوشت پہنچتا ہے اور نہ ہی خون۔ اور لیکن اسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔"

ایک دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے۔

قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لاشریک له وبذالک امرت وانا اول المسلمین. (الانعام/163,162)

"(اے محبوب پیغمبر ﷺ!) کہہ دیجئے۔ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو جہانوں کا پرودگار ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے تسلیم کرنے والا ہوں۔"

یعنی قربانی صرف اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ اسی کے نام پر "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر جانور ذبح کیا جاتا ہے اور غیر اللہ کے نام پر یا غیر اللہ کی رضا اور قربت کے لئے پیش کی جانے والی قربانی شرک ہے۔ اسلام میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

مسجد نبوی ﷺ کی زیارت:

مناسکِ حج کی ادائیگی کے بعد حاجی کو چاہئے کہ وہ مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ کی طرف زیارت کا قصد کرے اور اس کی زیارت کا اہتمام کرے۔ نبی کریم ﷺ نے نہ صرف اس کی اجازت دی ہے بلکہ بہت بڑے اجر وثواب کی بھی خوش خبری دی ہے۔ مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے سے ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔ مسجد نبویؐ میں ایک نماز ادا کرنے سے ایک ہزار جبکہ مسجد اقصیٰ میں پانچ صد نماز کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ (مسند احمد وصحیح ابن حبان) رب تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا واستغفار ہے کہ اللہ رب العزت مسجد اقصیٰ کو یہود کے ظالم پنجوں سے آزاد فرمائے، فلسطینی بھائیوں کو آزادی کی نعمت عطا فرمائے اور ظالم وغاصب یہود کو جلد ان کے کیفر کردار تک پہنچائے۔ تاکہ مسلمان مسجد حرام اور مسجد نبویؐ کی طرح مسجد اقصیٰ کی زیارت، سے بھی فیض یاب ہوسکیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(اللھم وفقنا لما تحب و ترضی و اجعلنا من الزائرین للمسجد الاقصیٰ)

مسجد نبویؐ میں ہی ایک مقام ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔''میرے حجرے اور منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک ہے۔'' (بخاری و مسلم)

مسجد نبویؐ کے ایک طرف حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں جناب رسول کریم ﷺ آرام فرما ہیں۔اور آپؐ کے ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کی قبور مبارکہ ہیں۔تو چاہئے کہ مسجد نبویؐ کی زیارت کا قصد کرنے والا رسول کریم ﷺ پر بکثرت درود وسلام پڑھے رسول پاک ﷺ سے انتہائی مخلصانہ محبت اور سنت مطہرہ سے والہانہ عملی پیار کو زندگی کا لازمہ بنائے۔کیونکہ سچی محبت وعقیدت کا یہی تقاضا ہے۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

www.KitaboSunnat.com

حقوق وآداب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

1- حقوق

والدین کی خدمت

والدین کی خدمت صرف ان کی زندگی تک ہی محدود نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ جب وہ وفات پا جائیں تب بھی ان سے وفا کی جاسکتی ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے لئے مغفرت کی دعا کی جائے۔ چنانچہ اولاد پر والدین کا پہلا حق یہ ہے کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ان کے جائز احکام بجالائے جائیں۔

والدین کا دوسرا حق یہ ہے کہ ان کا ادب واحترام کیا جائے۔رسول پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ والدین کو گالی دینا بہت بڑا گناہ ہے۔ جب آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو اس کے جواب میں وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے۔والدین کا تیسرا حق یہ ہے کہ ان کے آرام وآسائش کا خیال رکھا جائے۔ ان کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی جائے۔ جب والدین پر بڑھاپا آجائے تو وہ زیادہ خدمت کے محتاج ہو جاتے ہیں۔قرآن مجید کا حکم ہے کہ والدین کو اُف تک نہ کہواور نہ جھڑکواوران کے ساتھ شائستگی سے بات کرواور ان کے سامنے سرِ تسلیم خم کئے رکھو۔مرحوم والدین کے لئے صدقہ جاریہ کے کام بھی کئے جاسکتے ہیں۔نیک اولاد بھی ان کا صدقہ جاریہ ہے جوان کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہے۔

اولاد کی تربیت میں خاندان کی اہمیت

جدید معاشرے نے ایک بڑی غلطی یہ بھی کی ہے کہ تربیت کا کام خاندان سے لے کر اسکول کو دے دیا ہے۔ چنانچہ مائیں اپنے بچوں کو پرورش گاہوں میں چھوڑ کر اپنے کاموں اوراجتماعی دلچسپیوں کے لئے چل دیتی ہیں۔یابازار چلی جاتی ہیں اوراپنے ادبی اور

14279

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فنی ذوق پورے کرتی ہیں۔کھیلتی پھرتی ہیں اور سینما جاتی ہیں۔غرض یونہی اپنے اوقات ضائع کرتی ہیں۔ دراصل عورتیں ہی خاندان کے کٹھن مسائل کی ذمہ دار ہیں اور ان خاندانی اجتماعات کی بھی، جن میں بچے بڑوں کے ساتھ بیٹھ کر بہت کچھ سیکھ لیتے ہیں۔اگر چھوٹے جانور ایک جگہ بند کر دیئے جائیں تو وہ اس قدر نشو ونما نہیں پا سکتے جس قدر وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ آزادانہ گھومنے میں بڑھتے ہیں۔ یہی فرق انسانوں کے ان بچوں کا بھی ہے جو اپنے ہم عمروں میں گھرے رہتے ہیں اور اپنے بڑوں سے بہت کچھ سیکھنے سے محروم رہتے ہیں۔ بچہ عضویاتی، عقلی اور نفسیاتی لحاظ سے اپنے گردوپیش سے بڑا متاثر ہوتا ہے۔ وہ اپنے ہم عمر بچوں سے بہت ہی کم سیکھ پاتا ہے اگر وہ اسکول میں صرف اپنے ہم عمروں میں رہے تو وہ نامکمل رہے گا۔فرد کو مکمل طور پر قوت حاصل کرنے کے لئے کسی قدر عزلت اور کسی قدر اجتماعیت کی ضرورت ہے جو خاندان فراہم کرتا ہے۔اسی لئے اسلام نے اہل ایمان کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچائیں، یعنی ان کی ایسی صحتمندانہ اور دینی تربیت کریں کہ وہ آخرت میں آگ سے بچ کر جنت میں داخل ہو جائے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔حقیقی بات یہ ہے کہ والدین جس خلوص اور محبت سے اولاد کی تربیت کرتے ہیں اور کر سکتے ہیں کسی اور شخص سے ایسی توقع نہیں کی جاسکتی۔ بچہ سب سے پہلے ہر بات گھر میں والدین سے سیکھتا ہے جیسا اخلاص وکردار والدین رکھتے ہیں ویسا ان کے بچے بھی سیکھیں گے۔

بیٹیوں کی بہتر پرورش کرنے والا

اسلام بیٹوں کے ساتھ ساتھ بیٹیوں کی بہتر پرورش اور ان کی اچھی تعلیم وتربیت پر بھی بے حد زور دیتا ہے۔اور اسے جنت کے حصول کا ذریعہ بتاتا ہے۔حضرت انسؓ سے مروی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو بچیوں کی پرورش اور تربیت کی۔حتی کہ وہ بالغ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوگئیں، قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دوانگلیوں کی طرح (قریب قریب) ہوں گے۔ اور آپؐ نے اپنی انگلیاں ملائیں۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ)

ایک دوسری حدیث مبارکہ میں ہے۔ رسول پاک ﷺ نے فرمایا: ''جس کو بیٹیوں میں سے کسی معاملے کے ساتھ آزمایا جائے۔ تو وہ ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔ وہ بیٹیاں اس کے لئے جہنم کی آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

مسند احمد اور طبرانی کی روایت میں ہے کہ جس مسلمان نے اپنی دو بیٹیوں، دو بہنوں یا اپنی دو رشتہ داروں پر مال خرچ کیا یہاں تک وہ اللہ کے فضل سے مستغنی ہوگئیں اور انہیں امداد کی حاجت نہ رہی تو وہ خرچ کرنے والے اور جہنم کے درمیان پردہ بن جائیں گی۔

حقوق زوجین

والدین اور اولاد کے بعد قوی ترین رشتہ زوجین کا ہے۔ ایک اعتبار سے اس رشتہ کو سب رشتوں پر فوقیت حاصل ہے کیونکہ یہ رشتہ باقی رشتوں کی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ مین ازواج کو اپنی رحمت کی نشانی کہا ہے۔ وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجاً ۔''اور یہ اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہیں میں سے ازواج کو پیدا کیا۔'' اسی سورت میں یہ بھی ارشاد فرمایا هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ'' تمہاری بیویاں تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے۔'' اس آیت سے میاں بیوی کے قریبی تعلق کا پتہ چلتا ہے۔

شریعت نے زن وشوہر کے فرائض کا تعین کیا ہے۔ خاوند بیوی کا محافظ اور پشتیبان ہے۔ اس بارے میں اس سے پرسش ہوگی۔ بیوی اپنے گھر کی نگران ہے اور اس امر میں وہ جواب دہ ہوگی۔ مرد کا کام خانہ داری کے جملہ ساز وسامان فراہم کرنا اور بیوی کا کام ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسے ایک سلیقہ کے ساتھ استعمال میں لانا۔میاں بیوی دونوں پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک دوسرے سے مکمل تعاون کریں۔ایک دوسرے کی عزت وآبرو کے پاسبان ہوں۔اسلام، بیوی سے کامل وفاداری کا تقاضا کرتا ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ عورت، شوہر کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزے نہیں رکھ سکتی اور نہ اسے حق پہنچتا ہے کہ خاوند کے بدون اجازت کسی کو اس کے گھر میں آنے دے۔

اسلام سے قبل عورت بے حد مظلوم تھی، اسلام نے اسے وہ حقوق دیئے اور اس عزت سے نوازا جو کسی دوسرے مذہب میں اسے نصیب نہیں۔ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کہ عورتوں کے بارے میں خدا کا خوف رکھو کیونکہ تم نے انہیں امان الٰہی کی شرط سے عقد میں لیا ہے۔یہ بھی فرمایا کہ تم میں سے بہترین وہ ہیں جو اپنی بیویوں کے حق میں بہتر ہیں۔شوہر کا فرض ہے کہ جو خود کھائے اسے بھی کھلائے، جو خود پہنے تو اسے بھی لباس دے۔اس کے چہرے پر نہ مارو۔گھر کے تمام اخراجات کا بوجھ مرد پر ہے۔بیوی اس سے استفادہ کرے۔ایک مسلمان صالح بیوی کا کامل طور پر اطاعت گذار اور وفا شعار ہونا اس کی سب سے بڑی خوبی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔(ترجمہ) ''مرد عورتوں پر حاکم وسربراہ ہیں۔(سورۃ النساء)۔'' خاوند کا جائز حق ہے کہ بیوی اطاعت شعار بن کر رہے جیسا کہ نیک بیبیوں کی تعریف اللہ رب العزت نے ان الفاظ میں کی ہے۔فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ . نیک بیبیاں مردوں کے حکم پر چلتی ہیں۔(سورۃ النساء)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طلاق کا شرعی طریقہ

رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

الطلاق مرتان فامساک بمعروف اور تسریح باحسان (البقرۃ/229)

''طلاق دو مرتبہ ہے، اچھے انداز سے انہیں پاس رکھیں یا احسان و نیکی کے ساتھ انہیں نکاح کے بندھن سے آزاد کر دیا جائے۔'' اور واقعہ رکانہؓ سے واضح ہے کہ ایک مرتبہ یا ایک مجلس میں دی ہوئی تین طلاق ایک ہی شمار ہوتی ہیں۔ (دیکھئے بلوغ المرام)

اور ویسے بھی انسان غصہ کے ہاتھوں مفلوج اور مغلوب ہو کر طلاق دیتا ہے تو اس موقع پر وہ کہیں تین کی بجائے ''ہزار طلاق'' کے الفاظ بھی کہہ جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ میں ایک مجلس یا ایک وقت میں دی ہوئی ان تمام طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی آیت مذکورہ سے بھی واضح ہے کہ طلاق رجعی دو مرتبہ ہے۔ طلاق کا شرعی طریقہ حسب ذیل ہے۔

آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے کہ جس میں مقاربت نہ ہوئی ہو اور پھر اس کے بعد زمانہ عدت (تین طہر) گذر جائے۔ اس طرح طلاق کا یہ عمل از خود مکمل ہو جاتا ہے۔ اور طلاق کے اس طریقہ کا آدمی کو یہ فائدہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اگر بعد میں جانبین کی طرف سے صلح صفائی کی خوشگوار ہوائیں چل پڑتی ہیں تو نکاحِ جدید کے ساتھ دونوں میاں بیوی اپنا گھر پھر سے آباد کر سکتے ہیں۔

رشتہ داروں کے حقوق

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہیں۔ اسلام جہاں حقوق اللہ پر زور دیتا ہے وہاں حقوق العباد کو نظر انداز نہیں کرتا۔ اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تعالیٰ تو اپنے حقوق توبہ واستغفار یا کفارہ سے معاف فرما دیتا ہے۔لیکن اپنے بندوں کے حقوق اس وقت تک نہیں بخشتا جب تک کہ وہ ادا ہو جائیں۔یا بندہ دوسرے بندہ کو معاف کر دے۔اس سے حقوق العباد کی اہمیت بخوبی واضح ہو جاتی ہے۔حقوق، اللہ کے ہوں یا بندوں کے، وہ فرض ہیں۔اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔معاف کرنے والا ہے۔ بڑا مہربان اور رحیم ہے۔لیکن انسان چھوٹے ظرف کا مالک ہے۔مشکل سے کسی کو معاف کرتا ہے۔

قرآن مجید کا ارشاد ہے۔"وات ذاالقربی حقه"یعنی قرابت داروں کا حق ادا کرو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (ترجمہ) "جو شخص یہ محبوب رکھتا ہے کہ اس کے رزق میں فراخی اور اس کی عمر میں درازی ہو جائے اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔" اللہ تعالیٰ ان بندوں سے بہت خوش ہوتا ہے جو اپنے رشتہ کو ٹوٹنے نہیں دیتے۔وہ ان پر اپنی رحمتوں کا نزول کرتا ہے۔ان کے ٹوٹے ہوئے دل جوڑ دیتا ہے۔شریعت نے صلہ رحمی کا معیار بھی بڑا بلند رکھا ہے۔صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ میں صلہ رحمی کرتا ہے۔بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ عزیز قطع تعلق کریں مگر وہ صلہ رحمی کرے۔ایک صحابی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ کس سے بھلائی کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا اپنی ماں سے، اور باپ سے اور بہن سے اور بھائی سے اور پھر اس کے بعد درجہ بدرجہ دیگر رشتہ داروں سے۔

حقوق ہمسایہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل امین علیہ السلام مجھے حقوق ہمسایہ کی اس قدر مسلسل وصیت فرماتے رہے۔ میں نے گمان کیا کہ وہ جلد ہمسایوں کو وراثت میں شریک کر دیں گے۔(بخاری ومسلم)

ایک اور حدیث میں آیا کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کیسے معلوم ہو کہ میں نے اچھے کام کئے ہیں یا برے۔ فرمایا! جب تم سنو کہ تمہارے ہمسائے تمہیں اچھا کہتے ہیں تو سمجھ لو کہ تم نے اچھے عمل کئے ہیں اور جب تم سنو کہ ہمسائے تمہیں برا کہتے ہیں تو (اس کا مطلب یہ ہے) کہ تم نے برے عمل کئے ہیں۔ (ابن ماجہ) گویا ہر شخص کے درست کردار اور غلط کردار ہونے کا معیار اس کے اپنے ہمسائے میں اچھی اور بری شہرت ہے۔

ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں، اللہ کی وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں۔ عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کون ہے؟ فرمایا جس کی ایذا رسانی سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہے۔ (صحیحین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ایک حدیث بیان کرتے ہیں۔

''ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کی نمازوں، رزوں اور صدقہ وخیرات کی کثرت کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی بدزبانی سے اپنے پڑوسیوں کو ستاتی تھی''۔ فرمایا: وہ جہنم میں ہے۔ (احمد، بیہقی)

اسلام میں یتیم کے حقوق

اسلام ہر شخص کے حقوق کا تحفظ اور دفاع کرتا ہے۔ کسی کو محروم رکھنا اسلام اور اہل اسلام کا شیوہ نہیں، بلکہ اسلام مکمل خیر خواہی کا دین ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، کس کے لئے اے اللہ کے رسول ﷺ تو آپؐ نے فرمایا۔ (خیر خواہی) اللہ کے لئے، اس کے رسول ﷺ کے لئے، اہل ایمان، مسلم حکمرانوں اور مسلم عوام کے لئے۔'' (صحیح مسلم) یعنی اسلام سراپا خیر خواہی کا نام ہے اور یتیم کے بارے میں رسول پاک ﷺ نے خاص تاکید فرمائی اور کہا: انا و کافل الیتیم فی الجنة ھکذا و اشار بالسبابة و الوسطیٰ و فرج

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بیــنـھـمـا (صحیح بخاری کتاب الادب)"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا، جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے اپنی انگشت شہادت اور اپنی درمیان والی انگلی میں کشادگی فرمائی۔(یعنی قریب ہونے کے باوجود، درجات میں فرق و تفاوت ہوگا۔)

اور جو شخص یتیم کا مال ناجائز کھاتا ہو، اس کے لئے رب تعالیٰ توبیخ و سرزنش فرماتے ہوئے کہتے ہیں۔

انالذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلما انما یاکلون فی بطونھم نارا.(النساء/10)

"بلاشبہ جولوگ یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔وہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ ڈالتے ہیں۔"

بیواؤں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیواؤں اور مسکین کی خبر گیری کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے (راوی کہتا ہے کہ) میرا گمان ہے کہ آپؐ نے یہ بھی فرمایا: کہ وہ اس عبادت کرنے والے کی طرح ہے جو سست نہیں ہوتا اور اس روزے دار کی طرح ہے جو ناغہ نہیں کرتا۔(صحیح بخاری، کتاب الادب و صحیح مسلم، کتاب الزہد)

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ نماز، روزہ کی پابندی کے ساتھ ساتھ ضعفاء، مساکین، بیوگان اور معاشرہ کے محروم افراد کا خیال رکھنا اور ان کی دیکھ بھال کرنا یہ بھی عبادت ہے اور رضائے الٰہی کے حصول کا اہم ذریعہ ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

2۔ آداب

مجلس میں بیٹھنے کے آداب

آداب مجلس میں سب سے اول یہ ضروری ہے کہ جس کو جس جگہ ملے بیٹھ جائے۔ دوسروں کے سروں پر پھلانگ کر آگے بڑھنا اسلامی آداب کے خلاف ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (ترجمہ) تم میں سے کوئی کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ ہرگز نہ بیٹھے۔ اگر کوئی شخص اپنی کسی ضرورت کے تحت مجلس سے اٹھ کر جائے اور پھر لوٹ آئے تو ''هو احق بمجلسه'' وہ اپنی جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دو اشخاص کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر گھس کر بیٹھ جائے''۔

مجلس کے شرکاء میں سے کسی کو اس امر کا حق نہیں کہ وہ دوسروں کو چھوڑ کر کسی کے ساتھ سرگوشی شروع کر دے اور اس طرح دوسروں کو شکوک وشبہات میں ڈالے اور ان کی دل شکنی کا سبب بنے۔ شرکائے مجلس کا ایک اہم ترین فرض مجلس کے رازوں کی حفاظت ہے کسی پوشیدہ اور راز کی بات کا افشاں کرنا دیانت کے خلاف ہوگا۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے ''المجالس بالامانة'' مجالس امانت سے ہیں۔

کھانے پینے کے آداب

ہر مسلمان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ حلال وحرام کیا ہے۔ جن چیزوں کو اللہ پاک نے حرام قرار دیا ہے وہ کسی صورت حلال نہیں ہو سکتیں۔ سوائے اس کے کہ بھوک کے ہاتھوں جان جانے کا خطرہ ہو۔ ایسی صورت میں بھی صرف ضرورت بھر کھانے کی اجازت ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کھانے پینے کی اجازت ہے مگر اسراف سے بچنا بھی ضروری ہے۔ کھانا پینا زندگی کو قائم رکھنے کا ایک ذریعہ ہے۔ مقصود بالذات نہیں۔ زیادہ کھانا آدمی کو نہ صرف سست کر دیتا ہے بلکہ کئی بیماریوں کو دعوت بھی دیتا ہے۔

جس طرح بسیار خوری اچھی عادت نہیں اسی طرح لذیذ اور چٹ پٹے کھانوں کے پیچھے بھاگنا بھی کوئی اچھا ذوق نہیں۔ نبی اکرم ﷺ کو سادہ کھانوں سے بہت رغبت تھی۔ آپ کو سرکہ بہت پسند تھا۔ آپ کھانے میں عیب چینی نہیں کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: مل کر کھانا کھاؤ اور اللہ کا نام لو۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔

کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے چاہئیں اور بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر کھانا شروع کریں۔ اگر ابتداء میں بھول ہو جائے اور درمیان میں یاد آ جائے تو کہے ''بسم اللہ فی اوّلہ و آخرہ'' کھانا تکیہ لگا کر نہ کھایئے۔ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھانا چاہیئے۔ بائیں ہاتھ سے کھانا شیطان کا کام ہے۔

آپ ﷺ کا معمول تھا کہ پینے کے دوران برتن سے منہ ہٹا کر تین بار سانس لیتے تھے۔ پانی میں پھونکیں مارنے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب دسترخوان بچھ جائے تو کوئی شخص اس وقت تک دسترخوان سے نہ اٹھے جب تک دسترخوان نہ اٹھ جائے، یعنی سب شکم سیر نہ ہو جائیں۔

راستہ کے آداب

بخاری اور مسلم میں حدیث آتی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) کہ راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے عرض کیا اے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اللہ کے رسول ﷺ یہ مجلس تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ ہم وہاں بیٹھ کر باہمی گفتگو کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم نہیں چاہتے اور تمہارے لئے بیٹھنا ضروری ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔''

افسوس کی بات ہے کہ آجکل نوجوان چوراہوں اور گلیوں میں اکٹھے بیٹھتے ہیں مگر راستے کا حق ادا نہیں کرتے۔ بلکہ نظر بازی، مذاق اور فحش گفتگو کرتے ہیں۔ جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ شب برأت کے موقع پر تو راستے میں پٹاخے چھوڑے جاتے ہیں۔ جس سے گزرنے والے خوفزدہ ہو جاتے ہیں۔ اور بعض جسمانی نقصان سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی کہ ارشاد رسول ﷺ کو دلیل راہ بنایا جائے یاد رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دے اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی ذمہ داریاں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

1- محاسن اخلاق

اخلاق حسنہ

معاشرتی زندگی میں حقوق العباد ادا کرنے کے سلسلہ میں انسان جو طرز عمل اختیار کرتا ہے اسے اخلاق کہتے ہیں۔ پسندیدہ طریقے کو اخلاق حسنہ یا مکارم اخلاق اور فضائل اخلاق کہا جاتا ہے۔اور ناپسندیدہ طور طریقوں کو رزائل اخلاق کا نام دیا جاتا ہے۔

اسلامی ضابطہء حیات کی بنیاد اخلاق حسنہ پر ہے۔ اسلامی عبادت کا اہم مقصد اخلاق حسنہ کی تربیت و تکمیل ہے۔ مثلاً نماز، بری باتوں سے روکتی ہے، روزہ تقویٰ پیدا کرتا ہے۔ زکوٰۃ انسانی ہمدردی اور غمخواری کا عملی سبق ہے۔ حج عالمگیر انسانی اخوت کا ذریعہ ہے۔ دنیا کی ساری خوشی، خوشحالی، امن وامان اخلاق حسنہ کی بدولت حاصل ہوتے ہیں اور ساری خرابیاں اخلاقِ حسنہ سے اعراض کا نتیجہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''**انما بعثت لاتمم مکارم الاخلاق**'' (مسند احمد)۔ مجھے تو اخلاق حسنہ کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے کہ تم میں سے سب سے اچھا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (بخاری)۔

شرعی احکام کی پابندی، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا حصول ان سب کا شمار مکارم اخلاق میں ہوتا ہے۔

اخلاق حسنہ کا تقاضا:۔ حسن اخلاق کا تقاضا یہ ہے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرے۔ عدل، احسان، صلہ رحمی، صبر، شکر اور والدین سے حسن سلوک، سب اخلاق حسنہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ عدل کا، احسان کا، قرابت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

داروں کو کچھ دیتے رہنے کا، روکتا ہے بے حیائی سے، برائی اور سرکشی سے، تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا ''کان خلقه القرآن '' (مشکوٰۃ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآن ہی کا عملی پیکر تھا۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن پاک کی تعلیمات اور ہدایات کے پیکر میں آپؐ کا اخلاق ڈھلا ہوا تھا۔

پاکیزگیٔ نفس

ہم مسلمان، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں۔ ہم خیر الامم ہیں۔ لیکن ہمارے احساس میں اگر ذرا سی جان باقی ہے تو ہم خود اپنے آپ سے شرم محسوس کریں گے۔ اس لئے کہ ہمارے نام اور ہمارے کام میں کوئی مطابقت نہیں۔ ہمارے نام جتنے اچھے ہیں، ہمارے کام اتنے اچھے نہیں۔ ہماری روزمرّہ کی زندگی اچھائی اور برائی میں تمیز کی کوئی مثال پیش نہیں کرتی۔ ہم صبح سے شام تک ذاتی اغراض اور اخلاقی امراض کا شکار رہتے ہیں۔ رات خود پرستی کی گھات میں بسر ہو جاتی ہے۔ صبح کی پہلی کرن سے رات کے آخری لمحے تک ہمارے ذہن اپنے نفع اور دوسروں کے نقصان کی تدبیریں سوچتے رہتے ہیں۔ ہمارا نفس آلودہ اور ہمارا کردار بے ہودہ ہے۔ اس کے باوجود ہم مسلمان ہیں۔ دل وزبان میں مطابقت نہیں۔ کیا ہم کو یاد نہیں رہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اوروں کو نیکی کی بات بتاتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھول جاتے ہو۔ کیا جب ہم اسلام کا نام لیتے ہیں اس وقت ہم اپنے آپ کو یاد رکھتے ہیں۔ واقعات اور حالات اس کی یکسر نفی کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم کو تنبیہ کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بڑی بیزاری ہے کہ کہو وہ، جو خود نہ کرو۔ ''لم تقولون مالا تفعلون '' ہم جب اپنے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

آپ سے انصاف نہیں کرتے تو پھر اپنے نفس کے غلام ہیں۔ نفس کی غلامی دراصل زندگی کی ناکامی ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ''قد افلح من زکھا'' جس نے نفس کو پاکیزہ بنایا وہ کامیاب ہوا۔ یاد رکھیئے کوئی ضابطہ، کوئی رابطہ ہمارے سر پر کامیابی کا سہرا نہیں باندھے گا۔ ہماری ذات اور نجات اس میں ہے کہ قرآن مجید کی تعلیم اور داعئ اسلام کے اسوۂ حسنہ کو اپنائیں اور نہ صرف اپنے وطن عزیز میں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ساری زمین پر کتاب و سنت کا نور پھیلائیں ؎

شب گریزاں ہوگی جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

ایفائے عہد

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق کی چار خصلتیں ہیں۔

اولاً:۔ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے۔

ثانیاً:۔ جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے۔

ثالثاً:۔ جب عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

رابعاً:۔ جب کسی سے جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔

اس حدیث سے واضح ہوا کہ نفاق کی خصلتوں میں عہد شکنی بھی ایک خصلت ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو اپنے عہد پورا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ عہد کو پورا کرو کہ عہد کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عہد کا مفہوم بڑا وسیع ہے۔ اس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد سبھی شامل ہیں، البتہ ایسا عہد شامل نہیں جو شریعت کے منافی ہو۔ اگر کسی نے کسی غلط چیز پر عہد کر رکھا ہو تو اسے ختم کرنے میں کوئی ممانعت نہیں۔ البتہ جائز امور میں آدمی جو بھی وعدہ کرے اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہ ''لادین لمن لاعهد له''جوایفائے عہد نہیں کرتا اس میں دین نہیں۔ پھر اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ معاشرہ میں ایسے شخص کی کوئی عزت نہیں جو اپنا وعدہ پورا نہیں کرتا۔ اس سے کوئی کاروبار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ لہذا جہاں شرعی طور پر ایفائے عہد ضروری ہے وہاں دنیاوی طور پر بھی یہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

امانت و دیانت

لفظ امانت کا مادہ امن ہے اور لغوی اعتبار سے امان کا ہم معنی ہے۔ امانت اور ایمان کے الفاظ نہ صرف لغوی لحاظ سے ہم مادہ ہیں بلکہ دینی نقطہ نظر سے بھی ہم اصل ہیں۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے ''لاایمان لمن لاامانة له'' جس میں امانت نہیں، اس میں ایمان نہیں۔ حقیقی بات یہ ہے کہ امانت و دیانت انسان کا زیور ہے۔ مشرکین مکہ، رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان نہ لائے مگر آپ کو امین و صادق، دل و جان سے تسلیم کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے سوال کیا کہ مومن کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، مومن وہ شخص ہے جس کے دست امانت میں لوگ اپنی زندگیاں اور اپنے اموال سونپ دیں۔ منافق کی علامتوں میں سے ایک علامت یہ بھی بتائی ہے کہ وہ خیانت کار ہوتا ہے۔ قرآن حکیم نے جنت کے وارثوں کی ایک خوبی یہ بتلائی ہے کہ وہ امانت گزار ہوتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات میں ادائے امانت کی بڑی تاکید اور اہمیت آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ'' میری امت اس وقت تک فطری صلاحیت پر قائم رہے گی جب تک وہ امانت کو غنیمت کا مال اور زکوٰۃ کو جرمانہ نہیں سمجھے گی۔''

آجکل اخبارات میں ایسی بہت سی خبریں شائع ہوتی ہیں کہ فلاں مقام پر لین دین کے مسئلہ میں جھگڑا ہوا اور کسی کی جان چلی گئی۔ امانت و دیانت پر عدم عمل کی وجہ سے بہت سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کاروباری تنازعے پیدا ہو جاتے ہیں۔نوبت مقدمات تک جا پہنچتی ہے۔ اگر امانت ودیانت کو اپنا شعار بنایا جائے تو انسان بہت سی مشکلات سے بچ جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بڑے اجر کا وہ مستحق ہو جاتا ہے۔

احسان

احسان کا مادہ حُسن ہے۔احسان اپنے وسیع معنی میں عمل کی خوبی اور رعنائی کا نام ہے۔احسان وہ عمل ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کو پسند آ جائے۔اللہ تعالیٰ کے حضور ہماری طرف سے جو تحفہ پیش ہوتا ہے وہ ہمارے اعمال میں ظاہر ہے۔اور جو ہدیہ ہمیں رب العالمین کے حضور پیش کرنا ہے وہ انتہائی درجے کا جمیل اور دل پذیر ہو۔اسلام کے نزدیک یہ ہدیہ احسان ہے۔

احسان کے کام کے لئے قرآن حکیم میں حَسَنَہ کا لفظ آیا ہے۔جس کے معنی بھلائی کے ہے۔مگر حقیقت یہ ہے کہ جو گہرائی اور نکھار حَسَنَہ میں ہے وہ بھلائی کے لفظ میں نہیں ہے۔ اس کا ہم معنی لفظ ''خیر'' ہو سکتا ہے۔جس کی جمع خیرات ہے۔

اسلام جہاں نیکی کا حکم دیتا ہے وہاں نیکی کو خوب سے خوب تر طریقہ سے انجام دینے کی ہدایت کرتا ہے۔نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ انسان ہر عمل یہ سمجھ کر کرے کہ یہ اس کا آخری عمل ہے۔احسان یہ ہے کہ جب تو کوئی عمل کرے تو یہ سمجھتے ہوئے کر کہ خدا تجھے دیکھ رہا ہے۔قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:''**ان اللہ یامر بالعدل والاحسان** ''اللہ تعالیٰ عدل اور احسان کا حکم دیتا ہے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ نے عدل اور احسان کا ایک ہی مقام پر ذکر کیا ہے۔کیونکہ یہ ایک دوسرے سے اٹوٹ رشتہ رکھتے ہیں۔قرآن کریم نے یہ زریں اصول بتایا ہے کہ احسان کا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

بدلہ فقط احسان ہے۔ جو شخص احسان کا بدلہ چکانے کی کوشش نہیں کرتا وہ ناشکرا ہے۔ احسان کا تقاضا تو یہ ہے کہ احسان کرنے والے سے بھی آدمی بڑھ کر نکلنے کی کوشش کرے۔ والدین کے اولاد پر بے پناہ احسانات ہوتے ہیں۔ اس لئے قرآن حکیم نے والدین کے ساتھ احسان کا خصوصی ذکر کیا ہے۔

عدل و احسان

معاشرے میں صحتمند روایات قائم کرنے اور اسے امن و امان سے ہمکنار رکھنے کے لئے عدل و احسان ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد ہے:

"**ان الله يامركم بالعدل والاحسان**" کہ اللہ تعالیٰ تمہیں عدل و احسان کا حکم دیتا ہے۔ عدل سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ کسی دوسرے کا حق بنتا ہے وہ اسے دیا جائے۔ لیکن احسان یہ ہے کہ جس نے ظلم کیا ہو اسے معاف کر دیا جائے تا کہ وہ شرمندہ ہو کر برائی سے باز آ جائے اور توبہ کرے۔ اسلامی تاریخ عدل و احسان کی شاندار روایات سے بھری پڑی ہے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ دنیا کے امن اور ترقی کا راز اسی حقیقت میں مضمر ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل سے کیا کرو"۔

رسول پاک ﷺ جب بھی کوئی فیصلہ فرماتے تو کبھی یہ خیال نہ کرتے کہ جس کے حق میں وہ فیصلہ کر رہے ہیں وہ مسلمان ہے یا یہودی بلکہ بلا امتیاز انصاف کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنا فیصلہ جاری فرماتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ کفار آپ کو برا بھلا کہنے کے باوجود آپ ﷺ کو عادل، امین اور صادق سمجھتے تھے۔ آپ کا دیا ہوا کوئی بھی فیصلہ ان کے نزدیک قابلِ قبول ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی آپ ﷺ کو عدل کا حکم دیا تھا۔ "اے نبی ﷺ! آپ فیصلہ دیں تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ صادر فرمائیں"۔ (سورۃ المائدہ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

عدل کا مطلب یہ نہیں کہ صرف غیر مسلموں یا اپنے فیصلوں میں انصاف سے کام لیا جائے بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اس کی بہت ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ دشمنوں، کمزوروں، رشتہ داروں اور یتیموں کے ساتھ بھی برابری کا سلوک کیا جائے اور عدل ہی ایک مسلمان کی نمایاں خوبی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے قیامِ عدل پر بہت زور دیا ہے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن امام عادل پر عرش خدا کا سایہ ہوگا۔

صبر و استقلال

قرآن کی اصطلاح میں صبر کا تانا بانا استقامت اور استقلال سے مکمل ہوتا ہے۔ ہر شخص میں تحمل کا ملکہ فطری طور پر موجود ہوتا ہے۔ اس ملکہ کو زندہ رکھنا اور صحیح اور حسبِ موقع استعمال کرنا ہی صبر ہے۔ اللہ تعالیٰ، اپنے بندوں کی مالوں اور جانوں میں آزمائش بھی کرتا ہے اور مقصود اس سے صبر ہوتا ہے۔ اس کی تربیت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر سال رمضان کے روزے مومنوں پر فرض کر دیئے ہیں۔ غور فرمائیں کہ اعلان نبوت کے بعد مکہ مکرمہ میں نبی اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر کس قدر مشکلات آئیں مگر انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا۔

پے در پے مشکلات کی وجہ سے ہجرت حبشہ اور ہجرت مدینہ کرنا پڑی۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو آزمائشیں آتی ہیں ان پر صبر و رضا کا اظہار کرنا چاہئے۔ اس لئے اسلام نے میت پر چیخنے چلانے اور اپنے آپ کو زدوکوب کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے جان کنی کی حالت میں تھے آپ ﷺ نے انہیں اٹھایا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے اور زبان سے یہ الفاظ نکلے (ترجمہ) آنکھیں اشکبار ہیں اور دل محزون ہے لیکن زبان سے ہم وہی کہیں گے جو اللہ کو منظور ہے"۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قرآن مجید میں آیا ہے کہ صبر اور نماز کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد طلب کرو۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔ نیز صبر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے پاس بے حساب اجر ہیں۔ الغرض مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ ہر مشکل اور ہر آزمائش میں صبر و استقلال سے کام لے یقیناً اللہ تعالیٰ اسے بے شمار ثمرات سے نوازیں گے۔

اکلِ حلال

طلوع اسلام سے قبل لوگوں میں حلال وحرام کی تمیز بالکل نہ تھی۔ اس کی بڑی وجہ جہالت کے علاوہ غربت وافلاس بھی تھی۔ جس کام میں انہیں زیادہ نفع نظر آتا وہ اسی طرف راغب ہو جاتے تھے۔ اور جائز وناجائز کو بھول جاتے۔ مگر جب اسلام کا نورِ ہدایت پھیلا تو انہیں رزقِ حلال کی ترغیب دی گئی۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے: ''اے لوگو! زمین سے حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ''۔ (البقرۃ:168)

رزقِ حلال کو اسلام میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ انسانی جسم کی پرورش جس رزق سے ہوتی ہے وہ اپنے اثرات چھوڑتا ہے۔ حرام خوری انسان کو سنگدل اور جذبات سے عاری بنا دیتی ہے۔ چنانچہ اسلامی ریاست کا یہ فرض ہے کہ وہ باشندوں کو حلال کسبِ معاش کی ترغیب دے۔ لوگوں میں محنت کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔ گداگری سے نفرت پیدا ہو۔ ایک مرتبہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میری ہر دعا قبول ہو جایا کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر حلال روزی کھاتے ہو تو تمہاری دعا قبول ہوگی'' انسان نے جن حرام طریقوں کو اپنی زندگی میں شامل کر لیا ہے وہ آج بھی سود، رشوت، جوا، چوری، ذخیرہ اندوزی، ملاوٹ، ماپ تول میں کمی، اسمگلنگ اور غبن کی صورت میں موجود ہیں۔ اسلامی ریاست کا فرض ہے کہ وہ ان برائیوں پر قابو پائے اور مجرموں کو کڑی سزا دے۔ اگر معاشرے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

میں پھیلی ہوئی ان برائیوں پر قابو پا لیا جائے تو معاشرہ بھلائیوں کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانوں کو واضح طور پر بتلا دیا جائے کہ ایک اسلامی ریاست میں پھیلی ہوئی بدامنی اور بددیانتی ختم ہو سکتی ہے بشرطیکہ اسلام کے سیاسی نظام کو مکمل طور پر رائج کیا جائے اور ان عقائد کی روشنی میں زندگی بسر کی جائے۔ جن کا حکم آسمان کی وسعتوں سے جاری کیا گیا ہے۔ اور جو ہمارا مقصد حیات بھی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

2- رذائل اخلاق

بدگمانی سے بچو!

بدگمانی سے دل میں خواہ مخواہ نفرت وعداوت پیدا ہوتی ہے۔اور انسان شک وشبہ کا شکار ہو جاتا ہے۔دل میں کدورت پیدا ہوتی ہے۔جو دل کے حسن ونور کو گدلا کر دیتی ہے اگر بدگمانی زیادہ ہو جائے۔تو قلب کے صدق وصفا کو برباد کر دیتی ہے۔کتاب وسنت میں بدگمانی سے ممانعت آئی ہے۔اور دوسروں کے بارے میں حسن ظن رکھنے کا حکم آیا ہے۔بدگمانی کا معاشرتی نقصان یہ ہے کہ اس سے معاشرے میں تشتت وافتراق اور تضاد وتخالف پیدا ہو جاتا ہے۔جس سے قومی اتحاد کو نقصان پہنچتا ہے۔

ہم یہ حقیقت بھول جاتے ہیں کہ ہم سب بھائی بھائی ہیں۔ہمارا دین،قرآن،رسول،قبلہ اور تاریخ ایک ہے۔ہمارا نفع ونقصان بھی ایک ہے۔ہم سب ملت بیضا کے فرد ہیں۔مگر افسوس کی بات ہے کہ خاندانوں اور برادریوں میں بھی بدگمانی کے مضرت رساں اثرات موجود ہیں جس کی بنا پر محبت،خلوص،مہر ووفا،لطف وکرم کی نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ظاہر ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق ﷺ کے احکامات نہیں مانیں گے،محرومی ونامرادی ان کا مقدر بن جائے گی۔

دروغ گوئی

اسلام ایک ایسا دین ہے جو ہر معاملے میں صحیح بات کہنے اور جھوٹ سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔اسلام ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا چاہتا ہے جس میں رہنے والے ہر دروغ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

گوئی سے پاک صاف ہوں اور سچ بولنے والوں ہوں۔ وہ ہر معاملہ میں صاف نظر آئیں اور جو بات کریں وہ حق پر مبنی ہو اور پھر ایک مومن کی شان ہی یہی ہے کہ وہ ہر معاملے میں ہمیشہ سچ بولتا ہو اور سچے لوگوں کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ جھوٹ بولنے والے کی دنیا میں کوئی عزت نہیں ہوتی۔ اور کوئی بھی اس کی بات پر اعتبار نہیں کرتا۔ ہر آدمی اس سے نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اس کی کوئی قدر نہیں۔ دروغ گو اور جھوٹ بولنے والا شخص آخرت میں بھی بدنصیب ہوتا ہے۔ ہمیشہ غضب الٰہی کی زد میں ہوتا ہے۔ جبکہ سچ بولنے والے آدمی کی ہر کوئی عزت بھی کرتا ہے اور اس کا معاشرہ میں ایک مقام بھی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے لئے بڑا اجر ہے۔

عام طور پر جھوٹ بولنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ بولتے ہیں اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کی قرآن مجید میں مذمت کرتا ہے۔ (ترجمہ): قیامت کے دن تم دیکھو گے جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی نسبت جھوٹ باندھا، ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں نہ ہوگا۔ (الزمر: 60)

ایک دوسرے مقام پر فرمایا ''انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بایٰت اللہ و اولئک ھم الکاذبون''۔ (النحل: 105)

جھوٹ کا افتراء تو وہی لوگ کیا کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں''۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو راہ نہیں دکھاتا جو اسراف کرنے والے اور جھوٹے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ سچائی نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور یقیناً جو آدمی سچ بولتا ہے رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے ہاں صادق (راست باز) لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ بلاشبہ نا فرمانی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نا فرمانی جہنم کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اور یقیناً جو آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

لہٰذا ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ جھوٹ سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے اور سچ کو اپنا شعار بنائے۔

غیبت کرنا

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ): اور نہ تم میں سے کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتا ہے۔ تم اس کو ناپسند کرو گے''۔ (الحجرات:12)

نبی اکرم ﷺ نے غیبت کی تعریف اس طرح فرمائی ہے۔ (ترجمہ) جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، غیبت یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی کا اس طرح تذکرہ کرو جس کو وہ ناپسند کرتا ہو۔ کسی نے عرض کیا کہ اگر جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تب بھی غیبت ہوگی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر وہ چیز اس میں پائی جائے تو پھر ہی تو نے اس کی غیبت کی ہے اگر وہ چیز اس میں موجود نہیں تو پھر تو تم نے اس پر بہتان بازی کی ہے''۔ (صحیح مسلم)

اگر کسی محفل میں مسلمان بھائی کی غیبت ہو رہی ہو تو نہی عن المنکر پر عمل کرتے ہوئے اس کو روکنا اور جس کی غیبت ہو رہی ہو اس کی طرف دفاع کرنا حاضرین مجلس پر واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من رد عن عرض اخیه رد الله عن وجهه

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

النار يوم القيامة''۔ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی عزت کا دفاع کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جہنم کی آگ سے اس کے چہرے کا دفاع کرے گا''۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو غیبت ایسے گناہ سے محفوظ رکھے اور دین کے احکام پر عمل کی توفیق بخشے۔

چغل خوری

چغل خوری کرنا لوگوں کی باتوں کو فساد کی نیت سے اور حسد، بغض اور عداوت کی آگ بھڑکانے کی غرض سے ایک دوسرے تک پہنچانا بھی حرام ہے۔ شریعت میں اس کی بڑی مذمت آئی ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے۔ (ترجمہ) اے محمد ﷺ! آپ ہر (اس) شخص کی بات نہ مانیں جو زیادہ قسمیں کھانے والا، بے وقار، کمینہ، عیب گو اور چغل خور ہے۔ (القلم: 10-11)۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ چغل خوری کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے پاس سے گزرے۔ آپ ﷺ نے دو مردوں کی آواز سنی جنہیں قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کو کسی بڑی برائی کے سبب عذاب نہیں ہو رہا پھر فرمایا کیوں نہیں وہ گناہ بہت بڑا ہے۔ ان میں سے ایک اپنے پیشاب کے چھینٹوں سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل خوری کرتا تھا۔

چغل خوری کی بدترین صورت یہ ہے کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف مختلف باتیں کر کے ابھارا جائے تا کہ دونوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو۔ اسی طرح بعض ملازمین کا دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے اپنے مدیر یا مالک حضرات تک مختلف باتیں پہنچانا بھی چغلی کی ایک قسم ہے۔ بہر حال چغل خوری کے تمام حربے حرام ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شراب نوشی

سورۃ المائدہ (90-91) میں ہے۔ (ترجمہ) اے لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ یہ شراب، جوا، یہ آستانے اور پانسے یہ سب گندے شیطانی کام ہیں۔ ان سے پرہیز کرو۔ امید ہے کہ تمہیں فلاح نصیب ہوگی۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے۔ پھر کیا تم ان چیزوں سے باز رہو گے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات مان لو اور باز آ جاؤ۔ لیکن اگر تم نے حکم عدولی کی تو جان لو کہ تمہارے رسول ﷺ پر بس حکم پہنچا دینے کی ذمہ داری تھی"۔

اس ارشاد خداوندی نے چاروں چیزوں کو قطعاً حرام کر دیا۔ ان میں ایک شراب بھی ہے جسے شریعت نے ام الخبائث قرار دیا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ ہر نشہ حرام ہے۔ اور جس طرح شراب نوشی حرام ہے۔ اسی طرح شراب نوش سے بچنا چاہئے۔ جو شراب پیتا ہے وہ ایمان کی حالت میں نہیں ہوتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سن لو! اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے۔ شراب پر، اس کے پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، بنانے والے پر، ڈھونے والے پر، اور جس کے لئے ڈھو کر لائی جائے اس پر۔ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

آجکل شراب نوشی نام نہاد اعلیٰ سوسائٹی میں عام ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانوں کا فرض ہے کہ وہ شراب کی ساخت، فروخت اور استعمال یکسر بند کر دیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

موسیقی اور رقص وسرود

علامہ اقبال کے بقول۔

آ میں تجھ کو بتاؤں تقدیرِ امم کیا ہے ‏ شمشیر وسناں اول طاؤس ورباب آخر

موسیقی اور رقص وسرود بربادی اور تباہی کی علامت ہے۔معاشرتی اور ملکی تباہی وہلاکت کا یہ پیش خیمہ ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ یہ انسان کے ایمان کو دیمک کی طرح چاٹ جانے والی اور نفاق کے بیج بونے والی ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے بڑی سختی کے ساتھ ان کاموں سے منع فرمایا ہے۔ارشاد گرامی ہے۔''میری امت میں ایسے لوگ ہونگے۔ جوزنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کے آلات کو حلال کرلیں گے۔(صحیح بخاری، باب الاشربۃ)

رسول پاک ﷺ نے فرمایا؛''میری امت جب پندرہ کاموں کی عادی ہوجائے گی تو اس پر مصائب نازل ہوں گے۔آپؐ نے ان پندرہ چیزوں میں ایک یہ بھی بتائی کہ جب گانے بجانے والیاں اور آلات موسیقی عام ہوجائیں گے۔(رواہ الترمذی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص گانے بجانے والی کی مجلس میں بیٹھ کر اس کے گانے سنے گا، روز حشر اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔(الجامع الصغیر 163/2)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''گانا دل میں اس طرح نفاق پیدا کرتا ہے۔جس طرح پانی کھیتی کو اگاتا ہے۔(البیہقی 223/15)

فضول خرچی

اسراف یا فضول خرچی انسان کی ایک ایسی عادت ہے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی ناپسندیدہ ہے۔یہ عادت کبھی انسان کو مقروض بنادیتی ہے۔اس کو فقر وفاقہ اور محتاجی میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مبتلا کردیتی ہے، معاشرہ میں اس کی بے عزتی اور بدنامی کا سبب بن جاتی ہے۔اسی لئے قرآن مجید میں اس عادت قبیحہ سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور بچنے کی بہت تاکید کی گئی ہے۔اس مذموم عادت میں مبتلا لوگوں کو شیطان کا بھائی قرار دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''ولاتبذر تبذیرا ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین''(بنی اسرائیل 26-27)فضول خرچی نہ کر،فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔''

مفسرین کے مطابق کسی جائز کام میں ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے کو اسراف کہتے ہیں۔پھر مال کو ایسی جگہ خرچ کرنا جہاں ضرورت ہی نہ ہو یا ناجائز ہو،اسے تبذیر کہتے ہیں۔مال ودولت اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم اور بیش بہا نعمت ہے۔اس کا بے جا استعمال آدمی کو حقوق کی ادائیگی کی طرف سے بے پروا کردیتا ہے۔جن لوگوں کو مال فراوانی کے ساتھ ملتا ہے وہ اس کو اپنی ملکیت سمجھنے لگتے ہیں اور پھر ناجائز کاموں میں اپنا شوق پورا کرنے کے لئے بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔حالانکہ مال اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہے جس کو جائز راہوں میں خرچ کرنے کا آدمی ذمہ دار ہے۔اسی طرح اس میں جو دوسروں کے حقوق ہیں ان کو ادا کرنے کی ذمہ داری بھی اس پر عائد ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین (الانعام-141)اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

جس طرح اسراف اور فضول خرچی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اسی طرح بخل بھی اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے''والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذالک قواما۔''(فرقان-67)وہ لوگ جو خرچ کرنے میں نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ بخل بلکہ ان کا خرچ اس کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔''

یہاں نیک بندوں کی صفت بیان کی گئی ہے کہ وہ اعتدال کی راہ اختیار کرتے ہیں۔نہ تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بطور خاص میانہ روی کا حکم دیا ہے۔ "**ولا تجعل یدک مغلولة الی عنقک ولاتبسطها کل البسط فتقعد ملوما محسورا.**" (بنی اسرائیل/25)

"آپ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھئے اور نہ بالکل اسے کھول دیجئے کہ پھر آپ ملامت کئے ہوئے درماندہ بیٹھ جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ بھی حکم ہے کہ کھاؤ پیو لیکن اسراف نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قرآن وحدیث میں اسراف اور فضول خرچی کی اس قدر مذمت اور اس کی مخالفت کے باوجود آج ہم نے اس قبیح عادت کو اپنی امارت اور شان وشوکت کے اظہار کا ذریعہ بنالیا ہے۔ ہمارے اندر معیار زندگی کو بلند کرنے کا ایسا شوق پیدا ہوگیا ہے کہ ہم نے قرآن وسنت کے تمام احکامات کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ المختصر کہ فضول خرچی ایک مذموم عادت ہے۔ اس سے بچنا ضروری ہے۔

انجام کیا ہوگا؟

بے شک اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو ہمیں آخرت کی کامیابی کے علاوہ اس دنیا میں بھی سربلندی کی بشارت دیتا ہے۔ اسلام انسان سے ایمان اور عمل صالح کا تقاضا کرتا ہے...... اور ہمارے لئے ہر عمل اگر وہ خدا کی رضا جوئی کے لئے کیا جائے تو عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔

صبر، سچائی، راستبازی، عدل وانصاف، امانت، عفو، درگزر، احسان، مساوات اخوت اور تقویٰ اسلام کی پسندیدہ اقدار ہیں۔ اور حرص وآز، دروغ گوئی، غیبت، حق تلفی اوصاف مذمومہ ہیں۔ جن سے بچنے کی اسلام تلقین کرتا ہے۔ لیکن اسلام کے نزدیک ہمارا نصب العین

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یہ ہے کہ ایسا معاشرہ تشکیل دیا جائے جس میں نیکیوں کو فروغ ہو اور برائیوں کا سد باب۔ اور اس معاشرے کو قائم کرنے کے بعد پوری دنیا کے لئے مسلمانوں کو امت شاہد، امت وسط اور خیر امت قرار دیتا ہے۔ یہ پیغام کتنا سادہ اور عام فہم ہے کہ جس سے ہم روز بروز غافل اور مغربی تہذیب کے دلدادہ ہوتے جا رہے ہیں۔...... حالانکہ مغربی تہذیب کی ظاہری چمک دمک کے پیچھے مغربی مفکرین کی ایک بہت بڑی جماعت نوحہ کناں ہے۔ لیکن ہم ان سے بھی کچھ سبق نہیں لیتے۔ دلدادگانِ تہذیبِ مغرب کم از کم اس بات پر غور کریں کہ ہماری حقیقی تہذیب اور تمدن کو مٹا کر جس غیر ملکی تہذیب و ثقافت کو اس ملک پر مسلط کر دینا چاہتے ہیں۔ آخر اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔؟

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قرآن

و

حدیث

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قرآن کریم کیوں ضروری ہے؟

انسان، روح اور جسم کے مجموعے کا نام ہے۔جس طرح انسانی جسم کی بہتر نشو ونما اور پرورش کے لئے مناسب خوراک اور پرہیز کی ضرورت ہوتی ہے۔بعینہ انسانی روح کی بہتری و بالیدگی کے لئے اسے مناسب غذا اور عمدہ رہنمائی کی ضرورت ہے اور یہ مناسب روحانی غذا اور بہتر رھنمائی خالق کائنات کے کلام مقدس ''قرآن مجید'' کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے!!............اور وہ لوگ جو روح کی تسکین و غذا اور اس کی بہتری و بالیدگی کے لئے قرآن مقدس کو چھوڑ کر ادھر ادھر ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں، انہیں جان لینا چاہئے کہ وہ الٰہی طریق سے ہٹے ہوئے ہیں۔

اور ویسے بھی ہمارے مشاہدے کی بات ہے کہ جب ہم کوئی بھی مشین وغیرہ خریدتے ہیں تو کمپنی کی طرف سے اس مشین کے ساتھ ایک کتابچہ یعنی Guide Book بھی ہمیں دی جاتی ہے اور تقاضا ہوتا ہے کہ اس گائیڈ بک میں دیئے ہوئے راہنما اصولوں کے مطابق اس مشین کو آپریٹ کیا جائے اور اس کی روشنی میں ہی اسے چلایا جائے، ورنہ معاملہ تلپٹ اور نتائج برعکس ہو سکتے ہیں۔اسی طرح رب تعالیٰ نے حضرت انسان کو پیدا کر کے اسے بے یارو مددگار اور بالکل آزاد ہی نہیں چھوڑ دیا۔بلکہ ہدایت اور راہنمائی کے لئے اسے ایک رہنما کتاب ''قرآن مجید'' بھی عطا فرمائی ہے اور تقاضا کیا ہے کہ اس میں موجود رہنما اصولوں کی پیروی (Follow) کی جائے اور ان کے مطابق ہی زندگی گزاری جائے، ورنہ معاملہ یہاں بھی الٹ ہونے کا سخت اندیشہ ہے۔

قرآن کریم اس قدر آسان کتابِ ہدایت ہے کہ رب تعالیٰ خود ارشاد فرماتے ہیں:

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ (سورۂ قمر/22) اور تحقیق ہم نے قرآن کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نصیحت کے لئے آسان کردیا ہے تو کیا ہے کوئی (اس سے) نصیحت حاصل کرنے والا!!......اور قرآن مقدس اس قدر واضح اور جامع ہدایت نامہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے؛ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورۃ النحل:89) اور ہم نے آپ پر کتاب اتاری ہے (اس میں) ہر چیز کی وضاحت اور بیان ہے۔'' بہر حال یہ ایک کامل واکمل کتاب ہدایت ہے۔ ہر طرح کے نقص وعیب اور ہر طرح کی تحریف وتبدیلی سے مبرا، منزہ اور پاک ہے۔ اس کی حفاظت کا ذمہ بھی خود رب ذوالجلال نے لیا ہے۔ وَنَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (سورۂ حجر:9) اور ساتھ ہی رب تعالیٰ نے سورۂ طٰہٰ میں وارننگ اور سرزنش کے انداز میں فرمایا ہے کہ جس نے بھی ہمارے ذکر (قرآن مقدس) سے اعراض برتا اور وہ اس سے پہلوتہی کرتا رہا تو اس کے لئے معیشت وگزران تنگ کردی جائے گی اور ہم اسے روز حشر نابینا کرکے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! تو نے (آج) مجھے نابینا کیوں اٹھایا ہے اور میں تو اچھا بھلا بینا ہوا کرتا تھا۔ رب تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے اسی طرح (دنیا میں) تیرے پاس میری آیات آئی تھیں، تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے بھلا دیا جائے گا۔ (سورۂ طٰہٰ 124 تا 126)

دنیوی واخروی فلاح کے لئے قرآن کریم کو پڑھنا، اسے سیکھنا، اس پر غور کرنا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنا ہر مسلمان کے لئے از حد ضروری اور ناگزیر ہے۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ بیان کرتے ہیں۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛ ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواما ويضع به آخرين. (صحیح مسلم)

کہ رب تعالیٰ اس کتابِ مقدس پر عمل کرنے کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سربلندی وعظمت عطا کردیتا ہے اور اس کتابِ ہدایت سے منہ موڑنے اور اس کو چھوڑ دینے والوں کو ذلیل ورسوا کردیتا ہے۔'' علامہ اقبالؒ نے اسی حدیث مبارکہ کی ترجمانی اپنے اس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

شعر میں کی ہے۔

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

لہذا ہر مسلمان، مرد و عورت، کے لئے واجب اور ضروری ہے کہ وہ قرآن کریم کو ضرور پڑھے، اسے سمجھے اور اس پر غور وخوض کرے اور اس کتاب ہدایت میں رب تعالیٰ کے عطا کردہ رہنما اصولوں کے مطابق اپنی زندگی ڈھالنے کی کوشش اور محنت کرے۔ دنیا میں سربلندی وعظمت حاصل کرنے اور آخرت میں انعام واعزاز کا حق دار بننے کے لئے یہ ضروری ہے اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ قرآن کریم کا ایک حرف پڑھنے سے صاحب ایمان کو دس نیکیاں ملتی ہیں، اس کتاب مقدس پر غور کرنے سے انسان کو رہنمائی وہدایت اور رحمت ایزدی نصیب ہوتی ہے اور اس کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنے سے دنیوی سعادت اور اخروی نجات کی ضمانت ہمقدم ہوتی ہے۔ دعا ہے کہ رب تعالیٰ قرآن کریم کی تلاوت کرنے، اس پر غور وتدبر کرنے اور اس کے رہنما اصولوں کی روشنی میں اپنی زندگیوں کا تانا بانا بننے کی ہم سب کو توفیق وسعادت بخشے۔ آمین یارب العالمین

حدیث کیوں ضروری ہے؟

رشاد باری تعالیٰ ہے: يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ (سورۂ محمد/33)

''اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو، اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور (ان کی مخالفت کرکے) اپنے اعمال ضائع اور باطل نہ کرو۔''

دوسری آیت کریمہ میں ہے، وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر/7)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''اور جو کچھ تمہیں رسولؐ دیں تو اسے پکڑ لو، اور جس سے وہ تمہیں منع کریں تو اس سے باز آجاؤ۔''

بلکہ رب تعالیٰ یہ بھی فرماتے ہیں۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (سورة النساء/80)

''اور جس نے رسولؐ کی اطاعت، (دراصل) اسی نے اللہ کی اطاعت کی۔''

مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب/21)

''تحقیق تمہارے لئے اللہ کے رسول ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

ان تمام قرآنی آیات کا مفہوم ونتیجہ یہی نکلتا ہے کہ اللہ کی اطاعت فرض ہے تو رسول کریم ﷺ کی اطاعت بھی فرض ہے۔ کیونکہ وہ اللہ کے حکم سے ہی گفتگو فرماتے، امت تک پیغام الٰہی کو پہنچاتے اور اپنے عمل کے ذریعے سے دین کی بہترین تصویر امت کے سامنے رکھتے رہے ہیں۔ رسول پاک ﷺ کے فرمودات، ارشادات اور آپؐ کے اعمال وافعال احادیث مبارکہ کی صورت میں ہمارے پاس ہیں۔ جس طرح قرآن مجید قیامت تک کے لئے محفوظ ہے۔ اس طرح احادیث مبارکہ بھی محفوظ وموجود رہیں گی۔ رسول کریم ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ الا انی اوتیت القرآن و مثله معه. ''بلاشبہ میں قرآن اور اس کی مثل (حدیث) دیا گیا ہوں۔'' آپؐ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے۔ ''رب تعالیٰ اس آدمی کے چہرے کو تروتازہ رکھے، جس نے میری حدیث سنی، اسے یاد کیا اور بعینہ امت تک اسے پہنچا دیا۔''

حدیث کے بغیر قرآن کریم کے احکام پر بھی صحیح طور پر عمل نہیں ہوسکتا۔ مثلاً قرآن کریم میں ہے واقیموا الصلوٰة واتوا الزکوٰة (البقرة/43) کہ ''نماز قائم کرو اور زکوٰة

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ادا کرو۔''اب نماز کس طرح ادا کرنی ہے۔قیام،رکوع،سجود اورتشہد کی کیفیات کیا ہیں،فجر،ظہر،عصر،مغرب اورعشاء کی رکعتیں کتنی ہیں اوران رکعتوں میں کون کون سی دعائیں اوراذکار پڑھنے ہیں۔یہ تمام وضاحتیں ہمیں حدیث مصطفیٰ ﷺ (یعنی آپؐ کے اقوال وافعال) سے ملتی ہیں۔

اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے کی شرح کیا ہے،نقدی،گائے،اور بھیڑ بکری کا نصابِ زکوٰۃ کیا ہے اورکتنی مدت بعد زکوٰۃ کی ادائیگی ہوگی تو ان تمام امور کی تفصیل بھی صاحبِ قرآن (رسول کریم ﷺ) سے حاصل ہوتی ہے۔اوراسی طرح دوسرے قرآنی احکام کا بیان ہے۔بلکہ صحابہ کرامؓ جو اہل عرب تھے اورزمانہ نزول قرآن کو اچھی طرح جاننے اورسمجھنے والے بھی تھے،انہیں بھی بسا اوقات کسی قرآنی آیت کے اصل مفہوم کا پتہ نہیں چلتا تھا۔جیسا کہ یہ آیت کریمہ ہے:الذین آمنوا ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الامن وھم مھتدون. (الانعام/82)''جن لوگوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا ہے،وہی امن اور ہدایت والے لوگ ہیں۔''اس آیت کریمہ کے نزول پر صحابہ کرامؓ پریشان ہوگئے اورعرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم میں سے کون ہے کہ ایمان لانے کے بعد اس سے تھوڑا بہت ظلم نہ سرزد ہو جاتا ہو۔پھر ہم تو ہدایت یافتہ اورامن والے نہ ہوئے۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا!یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔جیسا کہ سورۃ لقمان کی آیت کریمہ میں ہے۔ان الشرک لظلم عظیم.''بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔

مذکورہ بحث سے یہ حقیقت پوری طرح اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ قرآن کریم کے ساتھ ساتھ حدیث مصطفیٰ ﷺ بھی لازم اورضروری ہے۔بلکہ فرمان نبویؐ ہے؛ولوترکتم سنۃ نبیکم لضللتم (صحیح مسلم)۔''اوراگر تم نے اپنے نبیؐ کی سنت کو چھوڑ دیا تو گمراہ ہو جاؤ گے۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

حدیث اور سنت کا باہمی تعلق:

حدیث اور سنت ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔جس طرح تیغ اور تلوار ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں۔اور اس لئے بھی کہ حدیث اور سنت دونوں کی نسبت رسول کریم ﷺ سے ہے۔بعض حضرات نے ان دونوں کے درمیان فنّی فرق کو واضح کیا ہے کہ حدیث سے مراد ہے،رسول اللہ ﷺ کا ہر قول،فعل تقریر اور آپؐ کی صفات ،عادات اور خصائل وفضائل۔جبکہ سنت سے مراد فقط رسول اللہ ﷺ کا عملی طریقہ ہے کہ جسے اسوۂ حسنہ بھی کہتے ہیں۔اس لحاظ سے حدیث کا لفظ عام ہے اور اس کے مقابلہ میں سنت کا لفظ خاص۔لیکن دونوں کی نسبت رسول پاک ﷺ کی طرف ہی ہے۔اور یہ بھی حقیقت ہے کہ آپؐ کے افعال کی تائید،آپؐ کے اقوال سے ہے اور اسی طرح آپؐ کے اقوال کی وضاحت آپ ﷺ کے افعال سے ہوتی ہے۔یعنی آپ ﷺ کے قول اور فعل میں موزونیت، یکسانیت اور یکسوئی ہے۔اور ان میں کوئی بھی اختلاف نہیں ہے۔

کتب احادیث

کتبِ احادیث رسول کریم ﷺ کے فرامین اور افعال وتقاریر،نیز آپؐ کے پاکیزہ خصال،ستودہ صفات اور عمدہ عادات کے حسین تذکروں سے لبریز ہیں۔ذیل میں انؔ کی قدرے تفصیل دی جاتی ہے۔

(1) صحیح بخاری: اسے امیر المؤمنین فی الحدیث حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے جمع وترتیب دیا ہے۔یہ حدیث کا سب سے زیادہ مستند مجموعہ ہے اور اس میں جتنی احادیث درج ہیں،ان سب پر امت کا اتفاق ہے کہ وہ صحیح احادیث ہیں۔مکررات،معلقات،متابعات اور موقوفات کو شامل کر کے کل تعداد روایات 7397 ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(2) صحیح مسلم: اسے امام مسلم بن حجاج قشیریؒ نے جمع وترتیب دیا ہے۔احادیث کی صحت کے حوالے سے اس کا درجہ صحیح بخاری کے بعد آتا ہے۔اور حسنِ ترتیب میں یہ صحیح بخاری سے بھی ممتاز ہے۔ان دونوں کو صحیحین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔اور جو روایت ان دونوں مجموعوں میں پائی جاتی ہے، اسے متفق علیہ روایت کہا جاتا ہے۔مکرر روایات سمیت اس میں کل احادیث کی تعداد 7275 ہے۔

(3) سنن ابی داؤد: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ کی یہ ایک اہم تالیف ہے اس میں زیادہ تر روایات احکام پر مشتمل ہیں۔فقہی اور قانونی مسائل کا یہ بہترین ماخذ ہیں۔محدث العصر علامہ البانیؒ (جزاہ اللہ عنّا وعن جمیع المسلمین جزاءً حسنا) نے اس مجموعہ میں سے صحیح اور ضعیف احادیث کو جدا جدا کر دیا ہے۔

(4) سنن ترمذی: امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذیؒ کی یہ مایہ ناز تالیف ہے۔اس مجموعہ میں روایات، ان کی درجہ بندی اور فقہی مسالک کا بھی تذکرہ ہے۔یعنی سنن ترمذی صرف احادیث کا مجموعہ نہیں بلکہ فقہ کی بھی کتاب ہے۔علامہ البانیؒ نے اس میں موجود صحیح اور ضعیف روایات کو الگ الگ کر دیا ہے۔

(5) سنن نسائی: امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائیؒ کی یہ بہترین تالیف ہے۔امام نسائیؒ نے پہلے ایک بہت بڑی کتاب تالیف فرمائی۔ بعدازاں اس میں سے صحیح حدیثیں منتخب کر کے آپ نے موجودہ سنن کو ترتیب دیا۔علامہ البانیؒ نے اس سنن سے بھی صحیح اور ضعیف روایات کو جدا جدا کر دیا ہے۔جزاہ اللہ خیرالجزاء

(6) سنن ابن ماجہ: امام ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینیؒ نے احادیث کا یہ مجموعہ ترتیب دیا ہے۔اس میں 4000 احادیث ہیں۔علامہ البانیؒ نے اس میں سے بھی صحیح اور ضعیف روایات کو الگ الگ مجموعوں میں ترتیب دے دیا ہے۔جس بنا پر ان سنن اربعہ سے استفادہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نہایت آسان اور سہل ہو گیا ہے۔

ان کتب احادیث کے علاوہ بھی حدیث کے مجموعے ہیں۔ جیسے مسند احمد، سنن دارمی، سنن دارقطنی، سنن بیہقی، مصنف عبدالرزاق اور مسند ابویعلیٰ وغیرہ۔ صحیح احادیث سے مراد وہ احادیث مبارکہ ہیں کہ جو درجہ صحت تک پہنچتی ہیں اور ان کی اسناد اور راویوں میں صحت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ جبکہ صحیح سے کم تر درجہ حسن روایات کا ہے۔ ان دونوں قسم کی روایات کو درجہ مقبولیت حاصل ہے۔ جبکہ وہ روایات کہ جن کی اسناد اور راویوں میں صحت اور حسن کی شرائط نہ پائی جاتی ہوں انہیں ضعیف کہا جاتا ہے۔ اور اس روایت کو درجہ قبولیت حاصل نہیں ہوتا ہے۔

دین......صرف قرآن وحدیث

دین ہماری عقل اور رائے کا نام نہیں۔ اسلام میں ہماری مرضی تو کجا، رسول اللہ ﷺ بھی اپنی مرضی سے نہیں، بلکہ وحی الٰہی سے کلام فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ بھی ہے۔ وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم/4,3) ''اور وہ (پیغمبر ﷺ) خواہش سے نہیں بولتے، مگر وہ وحی ہوتی ہے۔ جو (ان کی طرف) کی جاتی ہے (وہ اس کے ساتھ کلام فرماتے ہیں۔)'' رسول پاک ﷺ نے مدینہ منورہ میں 17 ماہ تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نمازیں ادا فرمائیں۔ آپؐ کے دل کی یہ خواہش تھی کہ ہمارا قبلہ بیت اللہ ہونا چاہئے کہ جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے تعمیر فرمایا تھا۔ اور اس لئے بھی کہ ہم ملت ابراہیمؑ پر ہیں۔

رب تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ (البقرۃ/144)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

"تحقیق ہم آسمان کی طرف اٹھتے اور پھرتے ہوئے آپؐ کے چہرۂ انور کو دیکھ رہے تھے۔" اور آپؐ اسی انتظار میں تھے کہ کب حضرت جبریل امین علیہ السلام رب تعالیٰ کی طرف سے وحی لے کر آتے ہیں اور ہمارا قبلہ بیت اللہ بنا دیا جاتا ہے۔ اس انتظار، امید بلکہ تڑپ میں سترہ ماہ کا عرصہ گذر گیا لیکن ان تمام تر خواہشات، امیدوں اور دلی جذبات کے باوجود رسول کریم ﷺ نے اپنی مرضی نہیں۔ بلکہ وحی الٰہی کا انتظار فرمایا اور رب تعالیٰ کی مرضی ومنشاء اور اذن واجازت کے بعد ہی قبلہ تبدیل کیا اور بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نمازیں شروع فرمائیں۔ تو اس سے یہ بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ جب دین میں پیغمبر اسلام ﷺ بھی وحی الٰہی اور رب تعالیٰ کی رضا، مرضی اور منشا کو بائی پاس نہیں کر سکتے تو ہمیں دین میں اپنی خواہشات کی پیروی کی اجازت اور گنجائش کس نے دے دی ہے۔

الغرض دین قرآن وحدیث کا نام ہے۔ قرآن کریم اگر وحی جلی ہے تو حدیث وسنت وحی خفی ہے اور ان دونوں طرح کی وحی کو تسلیم کرنا اور انہیں مان لینا دین کہلاتا ہے۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی بھی ہے۔ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بھما کتاب اللہ وسنتی (المؤطا) "میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، تم ہرگز گمراہ نہیں ہو سکتے جب تک تم ان دو پر ڈٹے رہو گے۔ (اور وہ دو چیزیں) کتاب اللہ (قرآن مجید) اور میری سنت (احادیث مبارکہ) ہیں۔" اور رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی بھی یہی ہے۔ یاایھا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول ولاتبطلوا اعمالکم (سورۂ محمد 33/) کہ "اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور (ان کی مخالفت کر کے) اپنے اعمال ضائع اور برباد نہ کرو۔" یعنی اعمال کی درستی اور حقانیت یہی ہے کہ انسان کا ہر عمل اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہدایت وتعلیم کے مطابق ہو۔ اگر ہمارا کوئی عمل اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت میں ہوا تو وہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ائع اور برباد ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی
لله والرسول ان کنتم تؤمنون بالله والیوم الآخر (النساء/59) ''اگر کسی مسئلہ
ں تمہارے درمیان جھگڑا پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول ؐ کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ
ر آخرت کے دن کو تسلیم کرتے ہو۔''یعنی جس طرح ہمارے اعمال کی درستی کے لئے
روری ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ہدایت، تعلیم اور آپ ؐ کے اسوہ کے مطابق
ں، اسی طرح ہمارے باہمی جھگڑے بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی عدالت میں ہی
انے چاہئیں اور جو فیصلہ وہاں سے مل جائے، تو چاہئے کہ ہم سب اسے تسلیم کر لیں۔ اس
رح امت ایک بھی رہے گی اور نیک بھی ہو گی۔ متحد بھی رہے گی اور صراط مستقیم پر گامزن بھی
ہے گی اور ہر طرح کی گمراہی، کجروی اور جہالت وضلالت سے بھی محفوظ رہے گی۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

(آمین یارب العالمین)

رسومات سے چھٹکارا!

مثلاً: قل، تیجہ، ساتہ، چالیسواں اور قرآن خوانی کی محافل کا انعقاد، یہ سب کام بدعات
ں۔ بعض امتیوں نے یہ کام ایجاد کر کے دین میں داخل کر دیئے ہیں اور لطف یہ کہ ان امور
بہت بڑے اجر و ثواب کی امیدیں باندھ لی گئی ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ ان لوگوں نے ان خود
اختہ کاموں کو ہی اپنا دین، اپنا تشخص اور شعار بنالیا ہے۔ حالانکہ یہ وہ امور ہیں۔ جنہیں نہ
سول کریم ؐ نے اپنی حیات مقدسہ میں سرانجام دیا اور نہ ہی آپ ؐ نے اپنے صحابہ کرام ؓ کو یہ
ام کرنے کی تعلیم دی، اور نہ ہی صحابہ کرام ؓ نے اپنی مقدس زندگیوں میں یہ کام کئے تو پھر
یں بھی یہ کام ہرگز نہیں کرنے چاہئیں۔ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ من احدث

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فی امرنا هذا مالیس منه فهو رد (بخاری شریف) کہ ''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نیا کام نکالا، جو اس میں سے نہیں تو وہ (اللہ کے ہاں) نامقبول اور مردود ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے۔ کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی، قیل من ابی یارسول الله! قال من اطاعنی فدخل الجنة ومن عصانی فقدابی.

''میری ساری امت جنت میں جائے گی، مگر جس نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کر دیا، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول ﷺ! جنت میں داخل ہونے سے کون انکار کرسکتا ہے آپؐ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی، وہ جنت میں داخل ہوگا۔ اور جس نے میری مخالفت کی تو اس نے جنت میں داخل ہونے سے خود ہی انکار کر دیا ہے۔''

قارئین کرام! آپ ٹھنڈے دل سے اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے اور اپنے ذہنی تحفظات کو ایک طرف کر کے ذرا کھلے ذہن و دماغ سے سوچئے اور غور کیجئے گا کہ اگر یہ قل اور قرآن خوانی وغیرہ کی محفلیں منعقد کرنا یا پڑھے ہوئے قرآن پاک خرید لینا دین اور ثواب کا کام ہوتا تو رسول اللہ ﷺ امت کو اس کی تعلیم نہ فرماتے، کیا (نعوذ باللہ، ثم نعوذ باللہ!) رسول اللہ ﷺ نے دین کا یہ حصہ چھپا لیا تھا۔ اور ان مولویوں کو پتہ چل گیا کہ یہ اتنے ثواب کے کام ہیں۔ اور یہ بھی دین کا حصہ ہونے چاہئیں تھے...... اور پھر ان مولوی حضرات نے یہ کام بڑے شدومد سے جاری کر دیئے اور افسوس کہ مسلسل کئے جا رہے ہیں۔ اور صد افسوس کہ وہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ رسول پاک ﷺ نے یہ کام نہیں کئے، اور نہ ہی صحابہ کرامؓ سے ان کاموں کا ثبوت ملتا ہے تو پھر ان حضرات کو یہ کام کرنے کی اجازت کس نے دی، کس نے انہیں بتایا کہ یہ ثواب کے کام ہیں اور کس نے انہیں آگاہ کیا کہ یہ دین کا حصہ ہیں۔۔۔؟؟؟

یاللأسف! خود ہی یہ لوگ ایک بات بناتے ہیں اور کوئی کام ایجاد کرتے ہیں اور پھر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسے ثواب سمجھنے اور دین کا حصہ قرار دینا شروع کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ دین میں اپنی مرضی کرتے ہیں اور اپنی خواہشات کو دین کا حصہ بنا دیتے ہیں۔ رب تعالیٰ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے علماء اور عوام کا حال احوال کچھ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

ومنهم اميون لايعلمون الكتاب الا اماني وان هم الا يظنون،فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عندالله ليشتروا به ثمنا قليلا فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون. (البقرة/79,78)

''اور ان میں ان پڑھ ہیں جو کتاب کا علم نہیں رکھتے، وہ صرف اپنی خواہشات کو جانتے ہیں اور محض گمان کرتے رہتے ہیں۔ (یہ بنی اسرائیل کے عوام کا حال ہے اور ان کے علماء کا معاملہ کچھ اس طرح کا ہے کہ) ھلاکت اور بربادی ہے ان کے لئے، (کیونکہ) وہ اپنے ہاتھوں سے کتاب لکھتے ہیں۔ اور پھر کہہ دیتے ہیں کہ یہ بھی اللہ کی طرف سے ہے۔ تا کہ وہ اس کے بدلے میں تھوڑی قیمت لیں۔ (اور حق کے مقابلہ میں اگر انہیں ساری دنیا بھی مل جائے، وہ تھوڑی قیمت ہے۔) تو ہلاکت اور بربادی ہے ان کے لئے اس وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے لکھا اور بربادی ہے ان کے لئے اس وجہ سے بھی جو وہ کماتے ہیں۔''

تقلید کی تباہ کاریاں

قرآن وسنت کی اتباع امت کو ایک کرنے والی اور نیک بنانے والی ہے۔ اور جب تک امت مسلمہ قرآن وسنت کی پیروی کرتی رہی اور اس نے امتیوں کے نام پر اپنے نئے سلسلے، نئے راستے اور الگ الگ مسالک نہیں بنائے۔ امت واقعی باہم متحد ومتفق رہی اور اس کا وقار وعظمت بھی قائم رہی لیکن جب سے یہ امت الگ الگ حصوں، مسلکوں، فرقوں اور گروہوں میں تقسیم ہوگئی، اس کا شیرازہ بھی بکھر گیا اور اس کی عظمتوں کا چاند بھی گہنا گیا۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تقلید کی تباہ کاریاں بے شمار اور بے حد وحساب ہیں اور افسوس! کہ امت کا ایک حصہ اسے چھوڑنے اور اسے خیر باد کہنے کے لئے تیار ہی نہیں۔

(1) تقلید کی وجہ سے یہ امت جو کالجسد الواحد تھی، کئی فرقوں میں منقسم ہوگئی اور **تذهب ريحكم** (کہ ان کا وقار ختم ہوگیا۔) کا مصداق بن گئی۔

(2) اس تقلید نے امت کو قرآن وسنت کے صراط مستقیم سے ہٹایا اور تقلیدی بندھنوں میں جکڑ دیا۔ اقوال آئمہ متبوع کا درجہ اختیار کر گئے جبکہ کتاب وسنت کی حیثیت محض تابع کی ہو کر رہ گئی۔ احناف کی فقہی کتابوں اور فتاوٰی جات کو دیکھ لیں۔ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی۔

(3) تقلید کی حمایت میں من گھڑت روایات کا سلسلہ رواج پا گیا۔ اپنے مسلک کی تائید وحمایت میں بعض مقلدین آخری حدود سے تجاوز کر گئے۔ معروف حنفی عالم دین امام عبدالحیٔ لکھنویؒ لکھتے ہیں۔ ایک جماعت اور گروہ ایسا بھی تھا کہ جسے احادیث وضع کرنے میں تعصب مذہبی اور تقلید جامد نے ابھارا۔ جیسا کہ مامون ہروی نے یہ حدیث گھڑی کہ جس نے رکوع میں رفع یدین کیا اس کی نماز نہیں اور یہ حدیث بھی گھڑی کہ جس نے امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھی، اس کی نماز نہیں۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) حالانکہ رسول کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم رفع یدین اور سورۂ فاتحہ کے ساتھ زندگی بھر نمازیں ادا کرتے رہے۔ (دیکھئے: بخاری، مسلم اور دوسری کتب احادیث)۔

(4) تقلید کی وجہ سے ہی اس امت کے ایک حصہ نے رسول کریم ﷺ کی سنت مطہرہ کو چھوڑا اور بعض امتیوں (آئمہ) کی تقلید پر وہ لوگ ڈٹ گئے۔ اس وجہ سے بھی امت پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ سید سابقؒ مقلدین کی اس روش کو نہایت افسوس سے بیان کرتے ہیں۔ ''تقلید اور مذہبی تعصب کی وجہ سے امت کتاب وسنت سے براہ راست

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

استفادہ سے محروم ہوگئی۔اور اجتہاد کا دروازہ بند ہوگیا۔اس وجہ سے امت شر اور مصیبت میں مبتلا ہوگئی اور وہ اسی بل (سوراخ) میں داخل ہوگئے جس سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں ڈرایا تھا۔''(فقہ السنۃ 14/1)

(5) مقلدین نے تعصب مذہبی میں بہت سی احادیث رسول ﷺ کا خون کیا اور انہیں رد کر دیا۔(نعوذ باللہ من ذالک)۔ان کا یہ کہنا اسی قبیل سے ہے کہ یجب علینا تقلیدامامنا ابی حنیفة (تقریر ترمذی 36/) ''ہمارے اوپر ہمارے امام ابوحنیفہؒ کی تقلید واجب ہے۔''

احادیث رسول ﷺ کو چھوڑ کے چند تقلیدی نمونے ملاحظہ فرمائیں۔

(الف) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی وفات پر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ ان کا جنازہ مسجد میں لے کر آئیں تاکہ میں بھی جنازہ میں شریک ہوسکوں۔اس پر انکار کیا گیا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا نے فرمایا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے ابن بیضاء کے دونوں بیٹوں سہیل اور سہل کی نماز جنازہ مسجد میں ادا فرمائی تھی۔(صحیح مسلم، جواز الصلوٰۃ علی المیت فی المسجد)

لیکن فقہ حنفی کی امہات الکتب میں ہے۔''جماعت والی مسجد میں نماز جنازہ ادا نہ کی جائے۔''(ھدایۃ 181/1، شرح وقایہ 255/1)

(ب) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن نماز پڑھی۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا۔جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کیا تو وہ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی نہ کرے۔''(صحیح بخاری، باب من ذبح قبل الصلوٰۃ)۔لیکن فقہ حنفی کی معروف کتاب ہدایہ میں ہے۔شہری نماز عید سے فارغ ہوکر قربانی کریں جبکہ اہل دیہات فجر کے بعد قربانی کر سکتے ہیں۔''(ھدایۃ 378/4)

طوالت سے بچتے ہوئے انہی دو مثالوں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ورنہ ایسے تقلیدی نمونوں سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

متفرقات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ذکر الٰہی کی فضیلت

رب تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ(البقرة/152) ''تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد رکھوں گا اور تم میرا شکر ادا اور میری نعمتوں کی ناشکری نہ کرو۔''

رب تعالیٰ اہل ایمان کو حکم دیتے ہیں کہ اللہ کو بکثرت یاد کیا کرو۔(الاحزاب/41) اور وہ لوگ جو کھڑے، بیٹھے اور پہلو کے بل لیٹے اللہ کو یاد کرتے ہیں، رب تعالیٰ کو بے حد محبوب ہیں۔(آل عمران/191)

رب تعالیٰ کا فرمان ہے۔الابذکر اللہ تطمئن القلوب(الرعد/28) کہ''اللہ کے ذکر کے ساتھ ہی دلوں کو تسلی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔بقول شاعر ؎

نہ دنیا سے،نہ دولت سے،نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

رسول کریم ﷺ نے ذکر کرنے والے کی مثال زندہ سے دی ہے اور جو اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔سورۂ طٰہٰ میں رب تعالیٰ کا فرمان ہے۔''جو بھی اللہ کے ذکر سے اعراض کرتا ہے تو اس کی معیشت وگذران تنگ ہو جاتی ہے۔اور ہم روز حشر اسے نابینا کر کے اٹھائیں گے۔وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے نابینا کیوں اٹھایا ہے اور میں (دنیا میں) اچھا بھلا بینا ہوا کرتا تھا۔رب تعالیٰ فرمائیں گے۔اسی طرح (دنیا میں) تیرے پاس میری آیات آئیں تو نے انہیں بھلا دیا اور اسی طرح آج تجھے بھلا دیا گیا ہے۔'' (آیات125,124)

یاد رہے کہ نماز کی ادائیگی، قرآن مجید کی تلاوت بھی ذکر الٰہی ہے۔تسبیحات، تہلیلات،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تحمیدات وتکبیرات (سبحان اللہ کہنا، لا الہ الا اللہ پڑھنا، الحمدللہ کا وظیفہ کہنا اور اللہ اکبر کہنا) یہ بھی ذکر ہیں۔ مسنون دعائیں اور ذکر و اذکار کا بجالانا یہ بھی ذکر الٰہی میں شامل ہے۔ استغفار (زبان سے استغفر اللہ کے کلمات کہنا)، اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنٰی کا ورد وظیفہ، اللہ سے جملہ دعائیں اور اس کے لئے کی جانے والی عبادات سبھی ذکر الٰہی میں داخل ہیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کرنا کہ باری تعالیٰ! محبوب پیغمبر، نبی مکرم، رسول معظم جناب محمد ﷺ پر درود وسلام اور اپنی رحمتوں اور برکتوں کی مدام برکھا برسا اور ہمارے درود وسلام کے تحفے ان تک پہنچا۔ یہ سب ذکر الٰہی کی ہی قسمیں ہیں۔

درود وسلام

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَاۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْماً.(الاحزاب/54)

''بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے اہل ایمان! تم بھی آپؐ پر درود وسلام بھیجا کرو۔''

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ سلام تو ہمیں معلوم ہے۔ (جیسا کہ نماز کے اندر تشہد میں پڑھتے ہیں۔) تو درود پاک کونسا پڑھیں، رسول پاک ﷺ نے فرمایا: تم پڑھو۔

اللهم صل على محمد وعلىٰ آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد. اللهم بارك على محمد وعلىٰ آل محمد كمابارکت على ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسی طرح مختصر درود پاک بھی احادیث سے ثابت ہے۔ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد، یہ پڑھ لیا کریں۔ یا پھر کتب احادیث "ﷺ" کے مختصر الفاظِ درود سے بھی لبریز دکھائی دیتی ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

مَنْ صَلّٰی علی واحد أَصَلّٰی اللهُ علیه عشراً. کہ "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا، رب تعالیٰ اس کے اوپر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔"

اور جو شخص رسول پاک ﷺ کا اسم گرامی سن کر درود پاک نہیں پڑھتا ہے، فرمایا کہ وہ بخیل اور کنجوس انسان ہے۔

دعا کی فضیلت

دعا، فریاد، پکار اور اپنی تمام تر حاجتیں صرف اور صرف رب تعالیٰ کے سامنے ہی رکھنی چاہئیں۔ وہی دعاؤں کا سننے والا، فریادوں کا پورا فرمانے والا، پکاروں کا جواب دینے والا اور حاجت برآری کرنے والا ہے۔ انبیاء کرام علیھم السلام نے اولاد، شفا، رزق، مشکل سے نجات اور مدد ونصرت کے لئے جبھی پکارا تو، صرف رب تعالیٰ کو ہی پکارا ہے۔ رسول پاک ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

اذا سألت فاسئل الله واذا استعنت فاستعن بالله. (رواه الترمذی وقال: حدیث حسن صحیح)

"جبھی آپ سوال کریں تو اللہ سے کریں اور جبھی مدد کے طالب ہوں تو رب تعالیٰ سے مدد طلب کریں۔"

رسول مکرم ﷺ کا فرمان ہے۔ کہ بندہ جب اپنے دونوں ہاتھ اللہ کے سامنے اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اللہ رب العزت اپنے بندے کے ہاتھ خالی واپس نہیں لوٹاتا ہے۔ قرآن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مجید میں ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا. (الاعراف/180) ''اللہ تعالیٰ کے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں، تو اسے انہی ناموں کے ساتھ پکارو۔'' اور وہ لوگ جو اللہ سے نہیں مانگتے، ان کے بارے میں رب تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ. (غافر/60).

''بلاشبہ جو مجھ سے سوال کرنے سے تکبر کرتے ہیں، عنقریب وہ ذلیل ورسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دعا

شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ راشدی رحمہ اللہ سے ایک مرتبہ یہ سوال کیا گیا کہ آیا فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا جائز ہے؟۔ تو انہوں نے اس نہایت اہم سوال کا مفصل اور مدلل جواب ارشاد فرمایا۔ وہ فرماتے ہیں:

''سب تعریف اللہ کے لئے جو دعاؤں کا سننے والا ہے اور جو اس کی طرف توجہ کرتا ہے عاجزی کے ساتھ، اس کی پکار قبول کرتا ہے اور بندوں کی پکار سنتا ہے، آسانی اور تنگی میں بندے کے دونوں ہاتھ خالی نہیں لوٹاتا جب امید کے ساتھ اٹھاتا ہے اور جو اس کی رحمت سے ناامید ہوا وہ ذلت اور تکلیف میں ہوگا اور جس نے غرور کیا اس کی عبادت سے، وہ عذاب حسرت کو دیکھے گا۔ وہ موحدین کی دعا سنتا ہے خواہ مرد ہوں یا عورتیں جو مخلص ہیں بندوں اور عورتوں میں سے مگر جس نے شریک کیے اس کے ساتھ معبود ضعیف، پس وہ نہ بخشش کرے گا اپنے ساتھ شرک اور اس کے علاوہ بخشش کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے اور خاص مقربین کی قرابت اس کو فائدہ نہیں دے گی اور نہ سفارشیوں کی سفارش خواہ وہ صالحین اور شہید ہوں یا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

فرشتوں اور نبیوں میں سے، کیونکہ یہ ایسا مرد ہے جو ایسی ڈوبتی ہوئی کشتی پر سوار ہوا جو کنارہ تک پہنچنے والی نہیں ہے، بلکہ سمندر کے بیچ میں ڈوب جائے گی اور درود وسلام ہوں رسولوں کے سردار اور ولیوں کے امام پر جو بندوں میں کامل اور بلاشک اپنے رب کی حمد کرنے والا اور قیامت میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کا جھنڈا اٹھانے والا ہوگا۔ سفارش اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہوگی اور وہ جس کو اس نے اپنے دروازے سے دھکیل دیا اور اس کے غضب کا مرتکب ہوا، بلکہ اس کو فرمائے گا دور ہوجا تو دور ہوجا۔ جس طرح حدیث میں وارد ہوا ہے کہ یہ طریقہ وہ ہے جس کا روشن شریعت نام رکھا گیا ہے اور دوسرے دینوں سے جدا، آسان، سفید جس میں کوئی تنگی نہیں اور عزت والے اور اس کے صحابی ہدایت کے ستارے بالخصوص ان میں سے چار بڑے علماء خلفاء اور سارے مہاجر وانصار اور ان کے تابعین اس دن تک جس دن آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ اپنے سر اوپر اٹھائے دوڑ باگ کررہے ہوں گے خود اپنی طرف بھی ان کی نگاہیں نہ لوٹیں گی اور ان کے دل خالی اور اڑے ہوئے ہوں گے۔

امابعد! پس بعض عقلمند احباب نے دوضروری مسائل کے متعلق پوچھا، جن کے درمیان علماء سلف وخلف میں اختلاف رہتا ہے۔ اس کا جواب اللہ بادشاہ وہاب کی مدد سے ہے اور وہی حق اور صحیح راستہ دکھاتا ہے۔

مسئلہ اول

فرض نماز یا نفلی نماز کے بعد جماعت کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جس طرح کہ آئمہ مساجد کا طریقہ ہے۔ اس کا شریعت میں ثبوت ہے یا نہیں؟ نبی ﷺ یا صحابہ رضی اللہ عنھم کا عمل اس پر ہے یا نہیں؟ دلائل کے ساتھ بیان کریں تاکہ حق کی راہ واضح ہوجائے۔

جواب:

میں اللہ علیم کی توفیق سے کہتا ہوں اور اس عظیم ہستی کی توثیق اور تائید کا محتاج ہوں کہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مسئلہ چھپانے سے زیادہ ظاہر اور بیان کرنے سے بھی زیادہ مشہور ہے کہ دعا کے وقت ہاتھ اٹھانے کے متعلق بہت سی احادیث وارد ہیں۔جن سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔پھر یہ مسئلہ مذاہب کی کتابوں میں بیان کرنے سے اور بھی زیادہ واضح ہوگیا ہے۔اس میں کوئی تخصیص نہیں ہے۔پس جس وقت بھی دعا مانگنے والے نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی تو اچھا عمل ہے، بلکہ قبولیت کے لائق ہے،لیکن وقت کی تعیین کرنا دلیل کی محتاج ہے اور ثبوت کے بغیر کوئی بھی عمل مردود ہوتا ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''جس نے ہمارے اس دین میں نئی بات نکالی جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔'' (بخاری ومسلم)

اور اس مسئلہ میں زیادتی اور کمی کی گئی ہے اور صحیح بات یہ ہے کہ مسئلہ ثابت ہے اور بہتر کام معتدل یعنی درمیانی درجہ والے ہیں،جن میں نہ کمی ہوتی ہے اور نہ زیادتی۔پس ان میں بعض نے اس کا مطلق انکار کیا،جس طرح ان کے لکھنے اور بولنے میں آتا ہے اور یہ وہم مطالعہ کی کمی سے پیدا ہوا یا کتابوں کو جلدی سے دیکھ لینے سے۔پہلی صورت غفلت کی ہے اور دوسری صورت عجلت اور جلد بازی کی ہے اور دونوں علم کی آفتیں اور قلم کی غلطیاں ہیں اور تمہارے لئے حدیث کافی ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ بلاشبہ تمہارا رب حیا کرنے والا اور عزت والا ہے،اپنے بندے سے حیا کرتا ہے کہ جب بندہ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتا ہے تو ان کو خالی لوٹا دے۔اس کو احمد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے اس کو حسن کہا ہے اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا اور حاکم نے صحیح کہا ہے اور بیہقی یہ حدیث اسماء وصفات میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے لائے ہیں اور آثار میں یہ کافی ہے کہ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ اپنی سند سے امالی میں امام بخاریؒ کی کتاب الادب المفرد کے حوالہ سے لائے ہیں اور کہا ہے کہ اس کو ابراہیم بن المنذر نے روایت کیا۔انہوں نے محمد بن فلیح سے اور انہوں نے کہا کہ میرے باپ فلیح نے ابونعیم وھب بن کیسان سے روایت کیا ہے کہ میں نے ابن عمرؓ اور ابن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

زبیرؓ کو دیکھا کہ دونوں دعا مانگتے اور دونوں ہتھیلیوں کو اپنے منہ پر پھیرتے۔ حافظ نے کہا۔ یہ حدیث موقوف صحیح ہے، جس نے اس کو ناپسند کیا اس کے رد ہونے کے لئے کافی ہے۔

ابو محمد نے فرمایا کہ یہ ایسا ہی صحیح ہے، کیونکہ اس سند کے راوی ثقات ہیں تقریب اور تہذیب میں اور ذہبی نے میزان میں محمد بن فلیح کے ترجمہ میں کہا کہ محمد اپنے باپ سے زیادہ ثقہ ہے۔

ابو محمد نے فرمایا کہ غلو کرنے والوں نے ہاتھ اٹھانا لازم قرار دیا اور جس نے فرض کے بعد ہاتھ نہ اٹھائے اس کو جاہل قرار دیا اور ان کے متعلق نازیبا فتاویٰ دیئے۔ لیکن یہ اور ان کا کہنا بغیر دلیل کے ہے۔

صحیح بات ان دونوں قولوں کے درمیان ہے جو دونوں فریقوں کو قریب لائی ہے۔ وہ یہ کہ فرض نماز کے بعد جماعت کے ساتھ دعا کے لئے ہاتھ اٹھانا فعل مسنون ہے اور امن والا فعل ہے، اسی طرح اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے جس میں نہ گناہ نہ عیب ہے اور نہ عتاب ہے اور یہ مستحب ہے، فرض نہیں ہے۔

ابو محمد نے فرمایا کہ پہلے قضیہ کی دلیل کئی قسموں میں تقسیم ہوتی ہے گویا ایک جنس ہے جو کئی نوع پر مشتمل ہے۔ پہلی دلیل قیاسی ہے جو چند مقدمات سے مرتب ہے اور چند دلائل سے نتیجہ پر پہنچتی ہے۔ پہلا مقدمہ وہ حدیث ہے جو اپنے وقت کے حافظ حدیث یعنی ابو عیسیٰ ترمذی اور ابو عبدالرحمٰن نسائی دونوں نے ابو امامہ باہلی سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ کون سی دعا زیادہ قبول ہونے والی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدھی رات اور فرض نمازوں کے بعد والی۔ یہ روایت مرفوع متصل ہے اور ایک موقوف روایت ہے جو ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں علیؓ بن ابی طالب سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے لئے فرض نماز پڑھی تو اس کے فوراً بعد دعا قبول

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہوتی ہے۔

ثانی مقدمہ یہ ہے جو ابونعیم اصفہانی نے تاریخ اصفہان میں محمد بن عباس ابوجعفر اخرم کے ترجمہ میں ذکر کیا اور کہا قاضی محمد بن احمد بن ابراہیم نے محمد بن عباس بن ایوب بن سعید ابوجعفر اخرم سے اور انہوں نے عمار بن خالد سے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے اور انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کے ساتھ مانگو نہ کہ ان کی پیٹھوں کے ساتھ۔

اس روایت کی سند قوی اور صحیح ہے۔ اسکے سارے راوی توثیق شدہ ہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کی التقریب میں، ابونعیم کے شیخ ابوجعفر کے علاوہ پس اول ابواحمد عسال مصری ہے، ابونعیم اپنی تاریخ میں اس کا ترجمہ لائے ہیں اور کہا کہ معرفت، اتقان اور حفظ میں بڑے شیوخ نے اس کو مقبول کہا ہے۔ ذہبی نے مشتبہ میں کہا کہ وہ مشہور و معتبر ہے اور اس کا ذکر تذکرۃ الحفاظ میں بھی ہے کہ امام ابن مندہ کہتے ہیں کہ وہ بڑے اماموں سے ایک امام تھا۔ میں نے ہزار شیوخ سے لکھا لیکن اس سے زیادہ قوی نہ دیکھا اور ابوبکر بن علی نے کہا کہ وہ معتبر تھا اور حفظ اور پختگی میں بڑا تھا اور نقاش نے بھی یہی کہا اور ابن مردویہ فرماتے ہیں کہ علم حدیث کے فہم، پختگی اور امانت کے اماموں میں سے تھے اور ابویعلی فرماتے ہیں کہ حافظ حدیث، قوت کے صاحب اور عالم تھے اور اس کے شیخ ابن الاخرم کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے لسان المیزان میں کہا ہے کہ وہ حفاظ میں سے تھا اور ابونعیم نے کہا کہ موت سے ایک سال پہلے اس کو اختلاط ہو گیا۔

ابومحمد نے فرمایا کہ ابونعیم کا کلام تاریخ میں اس طرح ہے کہ اختلاط کی وجہ سے 96ھ میں حدیث کو بیان کرنا انہوں نے چھوڑ دیا تھا لیکن حافظ تھا، حافظوں میں مقدم تھا، بدعتیوں پر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سخت تھا اور ان لوگوں میں سے تھا جن کو اللہ تعالیٰ نے حدیث میں سمجھ اور فتویٰ کا علم دیا ہے۔

مترجم نے یہ حدیث اختلاط کے بعد بیان نہیں کی۔اس لئے اس سے استدلال کرنا صحیح ہے جس طرح محدثین نے تصریح کی ہے جو اس طرح اصول کی کتابوں پر دسترس رکھتا ہے اس کو ان تک پہنچنا چاہئے۔

خالد الحذاء جو کہ سند میں واقع ہے وہ ابن مہران ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر وہ ابن الصدیق عبداللہ العتیق خود صحابی، صحابی کا بیٹا، صحابی کا پوتا رضی اللہ عنھم یہ سند بالکل اچھی ہے، اس کو رد نہیں کیا جا سکتا اور ایک روایت طبرانی کی معجم کبیر میں ابوبکرہؓ صحابی سے شاہد ہے، اس کی سند کے راوی معتبر ہیں، جس طرح ہیثمی نے مجمع الزوائد میں کہا ہے اور اس کی ایک مرسل حدیث بھی شاہد ہے۔ وہ عبدالرحمٰن بن محیریز سے مروی ہے جو مدد بن مسرہد صاحب المسند سے مروی ہے اور مرسل حدیث کبار علماء احناف کے پاس معتبر ہے۔ اس طرح اوروں کے پاس بھی حجت ہے۔

ابو محمد نے فرمایا کہ مقدمہ ثالثہ وہ حدیث ہے جو طبرانی کبیر میں سلمان فارسیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی قوم اللہ تعالیٰ کی طرف ہاتھ اٹھاتی ہے تا کہ کوئی چیز مانگیں، تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کے ہاتھوں میں وہ چیز دے جو انہوں نے مانگی۔ اس حدیث کے راوی معتبر ہیں جس طرح کہ ہیثمی نے مجمع الزوائد میں اس کی تصریح کی ہے۔

بیہقی کی کتاب شعب الایمان بھی اس حدیث کے لئے شاہد ہے۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمی دعا مانگنے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ ان کے ہاتھ خالی نہ چھوڑے گا۔

اس ترتیب اور تبویب سے روشن ہوا کہ فرض نماز کے بعد جماعت کے ساتھ مخصوص طریقے سے دعا مانگنا اس کے لئے اصل مضبوط ہے اور دلیل بڑی معتبر ہے اور اس کا عالم

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

باعقل انکار نہ کرے گا۔ مگر بے عقل مرد انکار کرے گا۔ یہ اس لئے کہ پہلی خبر میں فرض کے بعد دعا کا ذکر ہے اور یہ عمل رب تعالیٰ کے پاس مقبول ہے اور دوسری حدیث میں دعا مانگنے کا وہ طریقہ بیان کیا گیا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے پاس جلد مقبول اور تیسری حدیث میں جماعت کے ساتھ مل کر دعا کرنے کی فضیلت کا ذکر ہے۔ گویا کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا ہے۔

گویا کہ یہ تابع ہے رکوع کے، تاکہ خشوع پورا پورا ہو جس طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''وہ (اللہ تعالیٰ کے نیک بندے) ہم کو امید اور ڈر کے ساتھ پکارتے تھے اور وہ ہمارے آگے عاجزی کرنے والے تھے۔'' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ ''تحقیق وہ مومن کامیاب ہوئے جو اپنی نماز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔'' اور بھی بہت سی آیات اور احادیث نماز باجماعت کی فضیلت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں وہ سب ذکر اور دعا سے مستغنی نہیں ہوسکتیں، چاہے اشارہ ہی کیوں نہ ہو۔ پس جو حکم متبوع کا ہے وہی تابع کا ہے اور یہ یقینی بات ہے۔

مذکورہ احادیث اور مقدمات سے صاحب شریعت سے دعا کے وقت کا تعین ہوتا ہے، نیز اس کی کیفیت اور مانگنے والوں کے عدد کی تعیین اور یہ خبر دینا اور ظاہر کرنا ہے بلکہ کان اور دل والوں کو اطلاع دینا ہے کہ ناپسند کرنے والوں اور روکنے والوں کے پاس اپنے دعویٰ کے حق میں دلیل ہونی چاہئے تھی، لیکن ان کے پاس کوئی دلیل نہیں بلکہ دلیل ان کے خلاف ہے اس کو غنیمت سمجھ کر قبول کرلے اور اس کو بیکار نہ بنادے ایک حدیث دوسری کی تفسیر کرتی ہے۔ ان میں سے مت ہونا جن کے لئے یہ عتاب ہے کہ ''کیا تم لوگ بعض پر ایمان لاتے ہو اور بعض کا انکار کرتے ہو؟''

ابو محمد نے فرمایا کہ دوسری دلیل احادیث سے دعا کے وقت کا عموم ثابت ہوتا ہے جو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہر نماز کے بعد والے وقت یا دوسرے اوقات میں دعا مانگنے کو شامل ہے جیسا کہ بیہقی نے سنن میں روایت کیا ہے اور حاکم نے روایت کر کے صحیح کہا ہے۔ ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اخلاص ہے یعنی آپ شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے جو انگوٹھے کے قریب ہوتی ہے اور یہ دعا کی، پھر کندھوں کے برابر ہاتھ اٹھائے اور خشوع (عاجزی) سے پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور لمبے کئے۔

یہ دعا کی کیفیت اور حالت بیان کی گئی ہے، جس کو علم ہے وہ انکار نہ کرے گا اور فرض نماز کے بعد دعا احادیث و آثار میں نصوص کے ساتھ ثابت ہے اور مطلق مقید پر محمول ہے اور یہی بات سیدھی ہے اگرچہ دلائل بکھرے ہوئے ہیں لیکن بحث شدہ مسئلہ کے متعلق احادیث میں صراحت آئی ہے اور یہی دین ہے جس طرح تو یقین کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔ پس اس کو پکڑ لے۔ یہ رسی مضبوط ہے اور جو بے عقل ہے اس کی طرف کان نہ دھر اور وہ تو اپنی بات بیان بھی نہیں کر سکتا۔

تیسری دلیل یہ ہے کہ سلف کی جماعت جو بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ ہے۔ انہوں نے کتنی آیات قرآنیہ کی تفسیر دعا میں ہاتھ اٹھانے سے کی ہے۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ ''فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب.'' ۔'جب تو فارغ ہو تو عبادت میں محنت اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔''

اس کی تفسیر امام رملی نے تہذیب الاذکار میں بیان کی ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یعنی جب تو فرائض سے فارغ ہو جائے تو اپنے رب کی طرف دعا مانگنے کے لئے محنت کر۔ اس حالت میں تو بیٹھا ہوا ہو اور ابن جریر نے کئی طرق سے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے جو کہ رسول اللہ ﷺ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں اور ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو دعا میں محنت کرو اور عبداللہ بن حمید نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

قتادہ تابعی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو حکم دیا ہے کہ جب نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے میں رغبت کرو اور عبداللہ بن حمید اور ابن نصر نے ضحاک تابعی سے روایت کیا ہے کہ پس جب تو فرض نماز سے فارغ ہو تو رب تعالیٰ کی طرف دعا کے لئے رغبت کر۔

اس معنی میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ذکر کیا۔ ''اور ہم نے ان کو عذاب میں بھی پکڑا تاہم یہ لوگ نہ تو اپنے پروردگار کے سامنے جھکے اور نہ ہی عاجزی اختیار کی۔'' اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''اپنے ہاتھوں کو روکتے ہیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''ہمیں لالچ، طمع اور ڈر، خوف سے پکارتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔'' (الانبیاء)

سوال کرنا اور دعا مانگنا یہ ہے کہ تو دونوں ہاتھ اٹھائے کندھوں کے برابر کہ جس طرح حدیث میں اس کا بیان ہے، پھر تابعی کا حکم اور عمل بھی صحابی کی طرح ہے۔ جس طرح نماز نمازیوں کے ساتھ افضل ہے۔ اسی طرح جماعت کے ساتھ دعا مانگنا عمل کامل ہے۔

ابو محمد نے کہا چوتھی دلیل یہ ہے کہ تصریح اور تخصیص وقت کے تعین کے لئے یہ احادیث اور آثار پڑھ تا کہ آنکھوں سے پردہ اٹھ جائے۔ طبرانی نے معجم کبیر میں روایت ذکر کی ہے جس کے راویوں کی ہیثمی نے توثیق کی ہے کہ محمد بن یحییٰ اسلمی نے روایت کی کہ عبداللہ بن زبیرؓ کو میں نے دیکھا کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگ رہا ہے۔ تو جب ابن زبیرؓ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے سے پہلے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے۔

اس باب میں یہ حدیث نص قوی اور صحیح اور جلی ہے۔ اس میں یہ دلالت ہے کہ یہی رسول اللہ ﷺ کی عادت تھی۔ لیکن جو عوام اور خواص لوگوں نے عادت بنا رکھی ہے کہ سنن اور نوافل ادا کرنے کے بعد امام کے ساتھ مل کر التزام کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہیں اور ترک کرنے والے پر طعنہ اور ملامت کرتے ہیں یہ بدعت پیٹ پجاری، باطل اور مکار بدعتیوں اور گمراہ لوگوں کی ایجاد ہے۔اس التزام کے لئے کوئی حدیث نہیں ہے۔ان کے اس فعل سے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ راضی نہیں۔

ابو محمد نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے ہم کو موحد جماعت کر کے پیدا کیا کہ بدعتیوں کے حیلوں کو باطل کریں اگر کوئی اس کے لئے کوئی حدیث یا اثر ہوتا تو ہم رسوا نہ ہوتے، بلکہ اس کی سب سے پہلے ہم اقتدا کرتے۔اس کے بطلان کے لئے یہ کافی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز گھر میں جا کر پڑھتے تھے اور اس کو تنبیہہ کرتے جس نے اپنے گھر کو مقبرہ بنایا اور اس کے اہل خانہ کو مردہ بنایا یہاں تک کہ فرمایا گیا کہ ساری نماز گھر میں بہتر ہے سوائے فرض نماز کے۔اس کو بخاری نے صحیح میں روایت کیا ہے اسی طرح بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے مغرب کی سنت کی صحت کا مسجد میں ادا کرنے میں انکار کیا ہے کہ یہ گھر میں پڑھی جائے جس طرح امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔پس یہ عمل فرض نماز کے بعد دعا مانگنا رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے جسے بعد میں آکر بغیر کسی قطعی دلیل کے بدعت بنا جو رسول اللہ ﷺ کو پتا نہ تھا وہ لوگوں کو بتلا کر مساجد میں بیٹھنے اور نوافل کے بعد امام کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے پر مجبور کیا اور اس نے گمان کیا کہ یہ اچھائی اور نیکی کا کام ہے اور مشکلات کے دور کرنے کا باعث ہے۔وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ دین محمدی واضح اور روشن ہے اور ایسے بناوٹی دین کا مٹانے والا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جس نے ایسی مخلوقات پیدا کیں جن کو مضر اور نافع اور مہلک اور دافع چیزوں تک کی تمیز بھی نہیں۔

ابو محمد نے فرمایا کہ اس سے بھی برا یہ ہے کہ تین بار دعا مانگنے کو تاکید اور سختی کے ساتھ گرمی اور سردی میں واجب کیا۔یہ ایک بیماری ہے جس سے تن درستی کی امید نہیں ہے اور نہ اس کی کوئی دوا ہے لیکن اللہ تعالیٰ چاہے تو ہوسکتا ہے کہ ان بدعات سے نجات مل جائے۔کیونکہ یہ کام

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اس ذات کے لئے بالکل آسان ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔لیکن یہ وہ لوگ ہیں جن کے خون، گوشت اور چربی میں بدعات مخلوط ہوگئی ہیں،جن کی رگیں خباثت سے بھری ہوئی ہیں ان کے پاک ہونے کی کوئی امید نہیں۔وہ ہیں جنھوں نے رشد اور ہدایت کوگمراہی اور ضلالت کے عوض بیچ دیا اور رسول اللہ ﷺ کی سنتوں کو مٹی میں دفن کیا اور سید ھا دین اس کی جوانی سے پہلے ہی دفن کر دیا گیا گویا کہ حساب اور عذاب سے نہیں ڈرتے یہ وہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے دین کو لوگوں کے لئے جس طرح عبادت کثرت سے ظاہر کرتے ہیں بلکہ لوگوں کا مال کھانے باطل طریقہ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی راہ سے روکنے کے لئے یہ وہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں خطاب کیا کہ میراث سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو اور مال کو جی بھر کر عزیز رکھتے ہو۔

انتظار کیجئے

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

(ترجمہ) ''کہ جب لوگ خدائی مال کو اپنی ملکیت سمجھنے لگیں، امانت کو مالِ غنیمت سمجھیں، زکوٰۃ کو ٹیکس اور تاوان سمجھیں۔دین کا علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کیا جائے۔مرد بیوی کا فرماں بردار ہو اور ماں کا نافرمان، دوست کو اپنا سمجھے اور باپ کو غیر سمجھے، مساجد میں شور ہونے لگے۔فاسق وفاجر لوگ قوم کے سردار بنیں، لیڈر سب سے کمینہ ہو، آدمی کی عزت اس لئے کی جائے کہ اس کے شر کا خوف ہو۔ ناچنے گانے والی عورتوں اور باجوں کا رواج ہو جائے۔شرابیں بکثرت پی جائیں اور لوگ امت کے پہلے بزرگوں پر لعنت بھیجنے لگیں گے.....تو !

ایسے وقت میں انتظار کرو، سرخ آندھیوں کا، زلزلوں کا، زمین میں دھنسائے جانے کا، چہرے بگاڑ دیئے جانے کا، پتھروں کی بارش اور ایسے پے در پے عذابوں کا کسی لڑی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کا دھاگہ ٹوٹنے سے جتنی جلدی دانے گرتے ہیں۔

اس ارشاد گرامی کی روشنی میں حالات ہمیں غور وفکر اور اصلاح کی دعوت دیتے ہیں۔

مال اور اولاد......ایک آزمائش

اللہ تعالیٰ نے زندگی اور موت کو آزمائش کے لئے پیدا کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان کو زندگی میں قدم قدم پر آزمائشوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو جس جس نعمت سے نوازا ہے۔ وہ بھی بطور آزمائش کے نوازا ہے اور کسی انسان کو کچھ نعمتوں سے محروم رکھا ہے تو یہ محرومی بھی اس کی آزمائش کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال و دولت اور اولاد کو بھی آزمائش قرار دیا ہے۔ ''واعلموا انما اموالکم واولادکم فتنة ''۔ (الانفال: 28)۔ اور جان لو کہ تمہارا مال اور اولاد بڑی آزمائش ہے۔

یہ ایک چونکا دینے والی بات ہے کہ اولاد اور اموال جیسی بڑی نعمتیں اس بات کی علامت نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے خوش ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً کافروں کی نسل ختم ہو چکی ہوتی۔ کم یا زیادہ اموال و اولاد صرف آزمائش کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ پھر سورۂ مومنون (۹) میں ہے (ترجمہ): اے ایمان والو! تمہاری بعض بیویاں اور بعض بچے تمہارے دشمن ہیں خبردار ان سے ہوشیار رہنا اور اگر تم معاف کردو اور درگزر کر جاؤ اور بخش دو تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ تمہارے مال اور اولاد تو سراسر تمہاری آزمائش ہی ہیں اور بہت بڑا اجر اللہ کے پاس ہے''۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ بعض بیویاں اور بعض بچے اپنی سوچ وفکر اور عادات واطوار میں اپنے شوہر یا اپنے باپ سے ہم آہنگ نہیں ہوتے اس کے مقاصد کو اپنا مقصد اس کی نیک خواہشات کو اپنی خواہشات نہیں بناتے وہ آخرت کی سوچتا ہے یہ دنیا کی فکر لگاتے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہیں۔ وہ آخرت کے گھاٹے سے بچنا چاہتا ہے اور ان کی سوچ دنیاوی نفع و نقصان کے گرد گھومتی رہتی ہے۔ یہ جو سوچنے کے انداز کا فرق ہے یہ دشمنی کی ایک بنیاد ہے۔ فریقین ایک دوسرے کو زیر کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ ایسے موقع پر بھی اللہ رحیم و کریم نے اپنے مومن بندے کو ایسے اہل خانہ سے صرف ہوشیار رہنے کی ہدایت کی تا کہ وہ بھی کہیں ان کے دنیادارانہ خیالات کے زیر اثر نہ آ جائے۔ باقی معاملات میں معاف کرنے اور ان کی غلطیوں کو نظر انداز کرنے کی ترغیب دلائی۔

تبلیغ دین

دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرنا، اس کے مطابق زندگیوں کو ڈھالنا اور دوسروں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کی حتی الوسع کوشش کرنا ہر مسلمان پر فرض اور واجب ہے۔ سورۂ عصر میں پوری وضاحت کر دی گئی ہے کہ انسان اگر خسارے اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے یہی ایک راستہ ہے کہ ہر انسان اپنے ایمان کی سلامتی اور اعمال کی درستی کے ساتھ ساتھ دوسروں کو حق کی نصیحت بھی کرتا رہے اور تبلیغ دین کی راہ میں جو بھی مشکلات و شدائد آئیں، انہیں خندہ پیشانی سے قبول کرے، برداشت کرے اور ان پر صبر و استقامت کا مظاہرہ کرے۔

تبلیغ کی اہمیت کے لئے یہی وضاحت اور بیان کافی ہے کہ رسول کریم ﷺ کی ساری زندگی دعوت و تبلیغ سے عبارت رہی ہے۔ آپؐ نے غار حرا سے اتر کر قوم کو یہی سبق پڑھایا اور صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر اہل مکہ کو بلایا اور انہیں توحید کی دعوت دی۔

اپنے اہل خاندان کو دعوت پر مدعو کر کے انہیں اسلام کا پیغام دیا۔ حج کے موسم میں آپ ﷺ ایک ایک قافلے سے ملتے اور انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے رہے۔ اسی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

طرح آپؐ مکہ سے طائف کی وادی میں صرف اورصرف تبلیغ اسلام کے لئے گئے۔اہل طائف کو جب دعوتِ حق دی تو وہاں کے غنڈوں نے سنگ باری کی انتہاء کردی۔آپؐ کولہولہان کردیا گیا۔فرشتہ حاضر خدمت ہوا کہ اگر اجازت ہوتو وادیٔ طائف کے باسیوں کو پہاڑوں کے درمیان دیا جائے۔لیکن رسولِ رحمت ﷺ یہی فرماتے ہیں۔**اللھم اھد قومی فانھم لایعلمون.** کہ اے اللہ! میری قوم کو ہدایت نصیب فرمایہ جانتے نہیں کہ میں ان کا کس قدر خیرخواہ ہوں۔

دعوت وتبلیغ کے لئے رسول پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔**بلغوا عنی ولو آیة**۔کہ اگر تمہیں ایک آیت بھی یاد ہے،اسے دوسروں تک پہنچایئے گا۔خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے فرمایا:**فلیبلغ الشاھد الغائب.** چاہئے کہ جو یہاں موجود ہیں،دوسروں تک اسلام کا آفاقی پیغام پہنچادیں۔اوررسول کریم ﷺ نے ایک ایک فرد کو دعوت دینے کے بعد مختلف شاہان حکومت کی طرف بھی اسلام کی دعوت پہنچائی۔ان کی طرف خطوط لکھے اورانہیں اسلام قبول کرنے کا کہا۔چنانچہ آپؐ کی بھرپور محنتوں،کوششوں اوردعوت وتبلیغ کی جہد مسلسل کا نتیجہ یہ نکلا کہ عرب میں اسلام کا پرچم سربلند ہوگیا اوراسلام کا آفاقی پیغام دنیا میں گونجنے لگا۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

ارشادباری تعالیٰ ہے۔**کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ** (آل عمران/110)

’’تم بہترین امت ہو۔لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو۔تم نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہواور(خودبھی) اللہ پرایمان رکھتے ہو۔‘‘

یعنی اس امت کی بہتری اوراس کا خیرامۃ ہونا اس حوالے سے ہے کہ یہ ایمان کی سلامتی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کے ساتھ ساتھ لوگوں کو بھی نیکی کا حکم دیتے اور برائیوں سے روکتے ہیں۔ یہ برائی سے مفاہمت نہیں کرتے بلکہ منکرات وفواحش کے تدارک اور برائیوں کے سدباب کے لئے مقدور بھر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ایک حدیث مبارکہ ہے،''تم میں سے جو بھی برائی دیکھے،استطاعت ہوتو ہاتھ سے اسے روک دے،اگراس قدر استطاعت نہ ہوتو زبان سے روکنے کی کوشش کرے۔اگراتنی بھی استطاعت اور طاقت نہ ہوتو پھر دل سے اس برائی کو برا جانے۔اوراس کے بعد ایمان کا کوئی درجہ نہیں۔''(صحیح مسلم)

اس حدیث کے ہوتے ہوئے وہ مسلمان مردوخواتین اپنے ایمان کا اندازہ کرلیں جو اپنے گھر اورگردوپیش میں برائیوں کا سیلاب دیکھ رہے ہیں اورآنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔رقص وسرود اورموسیقی کی محفلیں بپا ہوتی ہیں۔بے پردگی اور بے حیائی کے مناظر ہوتے ہیں۔اور یہ ایمان واسلام کے نام لیوا بھی وہاں موجود ہوتے ہیں۔نہ ایسی شیطانی محافل کا وہ بائیکاٹ کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی اصلاحی گفتگو ان کے زیب لب ہوتی ہے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گھر پر موجود تھیں کہ ان کی بھتیجی اپنے سر پر باریک دوپٹہ لئے حاضر خدمت ہوئی۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جوش ایمان نے گوارانہ کیا۔ بلکہ اس باریک دوپٹے کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک طرف پھینک دیا اور بھاری چادر بچی کے سر پر رکھی اورفرمایا کہ اما تعلمین ماانزل اللہ فی سورۃ النور (الطبقات الکبری 72/8)

''کیا تجھے معلوم نہیں،اللہ تعالیٰ نے جوحکم سورۂ نور میں نازل کیا ہے۔''

شاید حضرت عائشہ صدیقہؓ کا مقصود یہ آیت کریمہ تھی کہ جس میں ہے۔ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن (النور/31)

''اوراپنے گریبانوں پراوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جہاد......فضیلت وضرورت

جہد کے معنی ہیں کوشش، محنت، مشقت اور طاقت۔ اسی سے لفظ جہاد نکلا ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہر کوشش جہاد کے زمرے میں آتی ہے۔ اسلام دینِ دعوت ہے۔ جس کا مقصد ہر ایک کو کلمہء اسلام (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرف دعوت دینا ہے اور جو اس کلمہ کا اقرار کر لیتے ہیں اور دل و جان سے اسے قبول کر لیتے ہیں تو اسلام انہیں باہم بھائی بھائی قرار دیتا ہے اور جو اس کلمہء اسلام کا انکار کر دیتے ہیں اور اسے تسلیم نہیں کرتے ہیں۔ وہ لوگ اسلامی ریاست کے ماتحت(under) ذمّی کی زندگی گزار سکتے ہیں، اسلام ان سے کوئی معارضہ و مقاتلہ ہرگز نہیں کرتا ہے۔ اور اگر وہ اسلام دشمنی میں اس وقت اسلام اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں اس وقت اسلام ان کے خلاف قتال کا حکم دیتا ہے اور اِسلام اپنے ماننے والوں کو ڈٹ جانے، ثابت قدم رہنے اور رب تعالیٰ کی رضا کے لئے اپنی جان و مال کی قربانی پیش کرنے کی ترغیب دیتا ہے......الغرض غلبہء اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے کی جانے والی ہر کوشش جہاد میں شامل ہے اور اس کی انتہائی شکل وصورت میدان ہائے کارزار گرم کرنا اور دشمنانِ اسلام کی سازشوں اور شرارتوں کو ناکام بنانا اور ان کے مقابلہ کی پوری تیاری کرنا ہے۔ یہاں ہماری اس بحث میں جہاد کی یہی آخری وانتہائی صورت مقصود ہے اور اس جہاد وقتال کی قرآن وسنت میں انتہائی اہمیت وارد ہے۔

جہاد کی فضیلت:

(۱) رب تعالیٰ کا ارشادگرامی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ(التوبة/111)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان سے ان کی جانیں اوران کے مال جنت کے عوض میں خرید لئے ہیں۔''

یعنی جو اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال کے ذریعے سے جہاد کرتے ہیں۔ایسے خوش نصیبوں کے لئے جنت کی بشارت ہے۔

(2) مزید ارشاد ربانی ہے۔

اِنَّ اللّٰـهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ. (الصف/4)

''یقیناً اللہ ان لوگوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صفیں بنا کر لڑتے ہیں، گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں۔''

(3) حدیث مبارکہ میں ہے،رسول پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

''اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے،جیسا کہ (دن کو) روزہ رکھنے والا اور (رات کو) قیام کرنے والا ہو۔اور اللہ کو خوب معلوم ہے کون اس کی راہ میں (یعنی محض اس کی رضا کی خاطر) جہاد کر رہا ہے۔''

ایک اور حدیث مبارکہ ہے،رسول پاک ﷺ نے فرمایا؛

مجاہد فی سبیل اللہ، اللہ کی کفالت (ذمہ) میں ہے کہ اگر اسے شہید کیا جاتا ہے تو اللہ رب العزت اسے بہشت میں داخل کرے گا یا اسے (غازی کی صورت میں) سلامتی اور غنیمت کے ساتھ واپس لوٹائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو کوئی اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے۔وہ قیامت کے روز اس طرح آئے گا کہ اس (کے خون) کا رنگ خون کی طرح ہوگا اور اس کی خوشبو کستوری کی طرح ہوگی اور اللہ کو خوب معلوم ہے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

کہ کون اس کی راہ میں (یعنی اس کی رضا کی خاطر) زخمی ہوا ہے۔'' (صحیح بخاری)

(5) اور جس آدمی نے نہ جہاد کیا اور نہ ہی اس کی کبھی تمنا کی تو ایسے شخص کے لئے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔''جو اس حالت میں مرا کہ اس نے (اللہ کی راہ میں) نہ لڑائی کی اور نہ ہی اپنے دل میں کبھی لڑائی کی ٹھانی، وہ نفاق کے ایک شعبہ پر مرا۔''

رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی مقدس زندگیاں ہمیں جہاد کے لئے وقف دکھائی دیتی ہیں کہ ان کی صبح بھی اور شام بھی اعلائے کلمۃ اللہ کے فریضہ کو ادا کرتے ہوئے گزر رہی تھی۔ اور ایک مرتبہ تین صحابہ کرامؓ (حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ عنہم) ایک مرتبہ جہاد سے کسی وجہ سے پیچھے رہ گئے تو رسول پاک ﷺ نے ان کے بائیکاٹ کا اعلان فرما دیا۔ اس قدر بائیکاٹ کہ ان کے سلام کا جواب کوئی نہیں دیتا۔ مدینہ منورہ کا کوئی باسی بھی ان سے کلام نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی معاملہ ان سے روا رکھا جاتا ہے حتی کہ حضرت کعب بن مالکؓ کی بیوی بھی جدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح 50 روز کے بعد جن ان کی توبہ رب تعالیٰ نے قبول کی اور انہوں نے بھی آئندہ سے جہاد و قتال سے کبھی پیچھے نہ رہنے کا عزم بالجزم کیا، تب جا کر ان کا معاملہ درست ہوا۔

<u>جہاد کی ضرورت ...... جہاد کن مواقع پر روا اور جائز ہے:</u>

(1) فتنہ و فساد کے خاتمہ کے لئے جہاد کیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولولا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت الارض (البقرۃ/251)

''اور اگر اللہ بعض لوگوں کے ذریعے بعض لوگوں کو نہ ہٹاتا تو زمین میں فساد بپا ہو جاتا۔''

چنانچہ فتنہ و فساد کے خاتمہ اور امن و سکون کے لئے جہاد بہت ضروری ہے۔

(2) مدافعت کے لئے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جب دشمن چڑھائی کردے یعنی حملہ آور ہو جائے تو اپنی جان و مال، وطن اور سرزمین کے دفاع کے لئے جہاد کرنا واجب اور ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو پھر تباہی وہلاکت انسان کا مقدر ہوگی۔۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا (البقرۃ/190)

''اور اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں۔ اور زیادتی نہ کرو۔''

(3) مظلوم مسلمانوں کی حمایت میں:

اگر کہیں مسلم اقلیت کے اوپر ظلم وستم ہو رہا ہو تو اس وقت ان کی حمایت و مدد کرنا اہل اسلام پر واجب ہو جاتا ہے۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو پھر دشمن کا ہاتھ مظلوم مسلمانوں کی گردنوں تک بھی چلا جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں جہاد و قتال نہیں کرتے ہو۔ حالانکہ کمزور مرد، عورتیں اور بچے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمیں اس ظالم بستی سے رہائی نصیب فرما اور ہمارے لئے اپنی جناب اقدس سے دوست فرما اور اپنی جناب اقدس سے ہی غلبہ و مددگار نصیب فرما۔ (النساء/75)

سورۂ انفال میں ہے۔ وان استنصروکم فی الدین فعلیکم النصر (آیت/76) کہ ''اگر وہ دین کے کام میں تمہاری مدد چاہیں تو (ان کی) مدد کرنا تمہارے اوپر فرض ہے۔''

(4) اگر دشمن غداری اور بدعہدی کا مرتکب ہو:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''جن سے (کئی بار) تمہارا عہد ہوا اور وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور وہ (عہد شکنی سے) ڈرتے نہیں ہیں۔ سو اگر آپ لڑائی میں ان پر قابو پالیں تو ان کے ذریعے سے ان کے پیچھے والوں کو منتشر کر دیجئے۔ تاکہ انہیں نصیحت حاصل ہو۔'' (الانفال/57)

(5) اگر دشمن فتنہ وفساد برپا کرے اور فساد پھیلائے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

یادر ہے کہ حق و باطل، نور و ظلمت اور دن رات کی باہمی آویزش قدیم سے چلتی آرہی ہے۔ان کی باہمی رزم آرائیوں کی ایک تاریخ اور ایک تسلسل ہے۔بقول حضرت علامہ اقبال ۔

ستیزہ کار رہاہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفویؐ سے شرارِ بولہبی

یعنی حق کی شمع کو گل کر دینے کی نیت بد اور عزم نامسعود لے کر ہر بار باطل، ظلمت اور تاریکی خم ٹھونک کر میدان میں آجاتی ہے۔ زمین میں فتنہ وفساد کا بیج بوتی ہے تو اس صورتحال کے تدارک کیلئے حق، نور اور روشنی کو میدان ہائے کارزار گرم کرتے ہیں اور ہر میدان اور ہر سٹیج پر ظلمت و جہالت اور باطل کا مقابلہ کرنا اور ان کے ظلم اور فتنہ وفساد کی آگ بجھانا ہوتی ہے اور دنیا پر حق وصداقت کا نور پھیلانے کی جدو جہد کرنا ہی ہوتی ہے ارشاد باری تعالٰی ہے۔

وقاتلو هم حتى لاتكون فتنة ويكون الدين لله فان انتهوا فلا عدوان الا على الظالمين.(البقرة/193)

''اوران سے لڑائی کرو۔ یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ ہی کا ہو جائے تو اگر وہ باز آجائیں تو کوئی سختی نہیں ہونی چاہیۓ، سوائے ظالموں پر۔''

یعنی دنیا سے شرک، کفر اور ظلم کا فتنہ ختم کرنے کے لئے توحید وسنت اور حق وصداقت کی روشنی والوں کو میدان عمل میں آنا پڑتا ہے اور جو ہدایت اور ضیاء انہیں نصیب ہوئی ہے۔اس کی کرنوں سے وہ دوسروں کو محروم نہیں رکھ سکتے۔ بلکہ ہر بقعہء ظلم وجور کو وہ نور ہدایت سے چمکتا دمکتا دیکھنا چاہتے ہیں اور اس عظیم مقصد کی خاطر وہ اپنی انتہائی کوششیں بھی بروئے کار لاتے ہیں۔یہی جہاد ہے اور یہی مقصد جہاد ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

سلام کے آداب

ہر قوم اور مذہب وملت میں ملاقات کے وقت بعض مخصوص الفاظ اور آداب بجالائے جاتے ہیں۔ جس سے ربط وتعلق، محبت ویگانگت، دعائے خیر، شفقت ومودت، عظمت اور بڑائی کا اعتراف یا کمتری اور عجز کا اظہار مقصود ہوتا ہے۔ اسلام چونکہ ایک مکمل ضابطہ حیات رکھتا ہے اور اس کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہیں۔ اس لئے زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں جہاں اسلام کی رہنمائی موجود نہ ہو۔ اسلام کی تعلیمات دوسرے مذاہب سے منفرد اور مثالی حیثیت کی حامل ہیں۔ اس نے ملاقات کے وقت اپنے ماننے والوں کو تعظیم وتکریم کے ساتھ جھکنے، ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونے، سرنگوں ہونے اور کسی کی بے جا تعریف وتوصیف کا ہرگز تقاضا نہیں کیا۔ بلکہ اسلام نے ایسے مواقع کے لئے ایک سادہ اور مختصر سا لفظ ''السلام علیکم'' ضروری قرار دیا ہے۔ جو اپنی لطافت ومعنویت اور وسعت ومساوات میں بڑا ہے۔ کیونکہ یہ صلح وآشتی اور امن وسلامتی کا ایک ایسا پیغام ہے جو فطرت انسانی کا اہم ترین تقاضا ہے۔ کیا سلامتی ایسا محور نہیں جس کے گرد انسان کی اجتماعیت اور انفرادیت گھومتی رہتی ہے۔ انسان کی چھوٹی بڑی کونسی ایسی تگ ودو ہے جس کے پیچھے امن وسلامتی کا جذبہ کارفرما نہیں ہوتا۔ اس لئے مسلمان ملاقات کر کے ایک دوسرے کو الفت ومحبت کے جذبات سے یہی پیغام اور خوش خبری سناتا اور اسی کی دعا کرتا ہے۔ اس میں حاکم ومحکوم، چھوٹے بڑے اور عالم وبے علم کی مطلقاً کوئی تعریف نہیں ہے۔ لفظ سلام یعنی سلامتی کا پیغام اسلام کی دوسری خصوصیات کی طرح اسلامی شعائر میں سے ہی نہیں بلکہ اسلام کی روح ہے۔ یاد رہے کہ جو معنویت اور خوبی سلام میں ہے وہ Good Marning اور Good Evening میں کہاں ہے؟۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

اسلام نے تو سلام پھیلانے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی ارشاد ہے کہ چھوٹا، بڑے کو، راہ چلنے والا کھڑے کو، تھوڑے بہتوں کو، سوار پیدل چلنے والے کو سلام کہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تمہیں کوئی سلام کہے تو اسے بہتر جواب دو یا کم از کم اتنا ہی کہہ دو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سلام کی تکمیل مصافحہ سے ہوتی ہے۔ اور مصافحہ سے دونوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔

سلام میں پہل کرنے کی فضیلت

مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے۔

اذا لقيته فسلم عليه (صحيح مسلم)

''جب آپ کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کریں تو اسے السلام علیکم کہیے۔''

ایک حدیث مبارکہ میں ہے۔ ''بے شک مومن جب دوسرے مومن سے ملتا ہے، اسے سلام کہتا ہے۔ اور اس سے مصافحہ کرتا ہے تو دونوں کے گناہ (صغیرہ گناہ) اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی)

عمر فاروقؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں، تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب وہ شخص ہے جو ان میں سے اپنے ساتھی کے ساتھ خندہ پیشانی سے ملے اور جب وہ دونوں مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور ان میں سے جو پہل کرتا ہے، اس پر نوے اور دوسرے مصافحہ کرنے والے پر دس رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔'' (رواہ البزار، الترغیب الترہیب **433/3**)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **البادیء بالسلام بریٔ من الکبر (رواه البيهقي في شعب الايمان)**

یعنی ''سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہو جاتا ہے۔''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

داڑھی ...... سنتِ انبیاء کرامؑ

داڑھی مومن مرد کا زیور اور اس کا حسن ہے۔ رسول پاک ﷺ اور تمام انبیاء و رسل علیھم السلام کی یہ مشترکہ سنت ہے۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خالفوا المشرکین واحفوا الشوارب واوفوا اللحی (صحیح مسلم) ''مشرکوں کی مخالفت کرو، تم موچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔''

گویا داڑھی کا منڈوانا مشرکوں سے مشابہت اختیار کرنا ہے۔ ایک اور حدیث مبارکہ میں ہے۔ ''موچھیں کاٹو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔''

یعنی داڑھی کا منڈوانا مجوس سے مشابہت ہے۔ داڑھی کے بارے میں ایک اور حدیث مبارکہ بھی ہے۔ انھکوا الشوارب واعفوا اللحی ''موچھیں کترواؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔ تو ان احادیث مبارکہ سے واضح ہوا کہ داڑھی کا رکھنا سنت رسولؐ بلکہ حکم رسولؐ ہے۔ یہ تمام انبیاء کرامؑ کی سنت ہے اور اس سنت کی مخالفت کرتے ہوئے داڑھی کو منڈوانا مشرکوں اور مجوس سے مشابہت اختیار کرنا ہے۔ جس سے ہر مسلمان کو ہر لحظہ اجتناب کرنا چاہئے۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

جادو، اثرات اور علاج

جادو دراصل ایک شیطانی عمل ہے۔جادوگر کفر وشرک اور دیگر حرام کاموں کا ارتکاب کر کے شیطان کا ساتھی بن جاتا ہے۔اور پھر شیطان جو کہ آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا سخت دشمن ہے۔انہیں گزند پہنچانے کے لئے حرکت میں آجاتا ہے۔ شیطان چاہتا ہے کہ لوگ شیطانی عملیات کا ارتکاب کر کے میرے جال میں پھنسیں اور میں انہیں جہنم کا ایندھن بنادوں۔ جب کوئی انسان شیطنت کا روپ دھار کر جادوگر کے سٹیج تک جا پہنچتا ہے تو پھر شیطان اس کی بعض کاموں میں مدد بھی کرتا ہے۔

جادوگروں کے حجروں کوٹٹولیں تو وہاں سے اکثر وبیشتر گندھی اور غلیظ چیزیں ملیں گی۔ خون پڑا ہوگا۔ہڈیاں ہونگی اور پھر بعض اوقات جادوئی عمل کے لئے وہ لوگ خون حیض سے قرآنی آیات لکھتے ہیں یا قرآن کریم کے اوپر بیٹھ کر غسل کیا جاتا ہے۔اور کئی کئی مہینے وہ لوگ نجس اور پلید بھی رہتے ہیں۔(نعوذ باللہ من ذالک)

یہ واضح ہو کہ جادو کے طور پر کام کرنیوالے بہت سے ایسے بھی ہیں جو شعبدہ بازی سے کام لیتے ہیں۔یا دوسرے حربے آزماتے ہیں۔مثلاً بسا اوقات کسی کو ایسا تعویذ دیا جاتا ہے، جس پر زہر کا سپرے کیا ہوتا ہے۔ اور مطلوب شخص کو کسی نہ کسی طرح جب وہ تعویذ پلا دیا جاتا ہے تو وہ شخص اس زہر سے متاثر ہو کر بیمار ہو جاتا ہے۔اور بسا اوقت موت واقع ہو جاتی ہے اور تعویذ پلانے والا سمجھتا ہے کہ یہ تعویذ کا اثر ہے۔حالانکہ وہ زہر کے اثرات ہوتے ہیں۔ جو پینے والے کے جسم پر ظاہر ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ بھی بہت سے حربے ہیں۔جو اس قبیل کے لوگ آزماتے اور کرتے رہتے ہیں۔ جادو کے ذریعے کسی انسان کو جسمانی اذیت بھی پہنچائی جاسکتی ہے۔مطلوبہ شخص کو بیمار یا خوفزدہ بھی کیا جاسکتا ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مرد وعورت کے درمیان نفرت بھی پیدا کی جا سکتی ہے اور رشتہ داروں کے مابین اختلاف کی خلیج بھی حائل کی جا سکتی ہے جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ہے۔

فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَايُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ وَمَاهُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ(البقرة/102)

''وہ لوگ ان دونوں (ہاروت وماروت) سے وہ چیز سیکھتے تھے کہ جس کے ذریعے سے آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان وہ تفریق ڈال دیا کرتے تھے اور وہ اپنے اس جادو کے ذریعے کسی کو بھی نقصان نہیں دے سکتے مگر اللہ کے حکم اور اجازت سے ہی۔''

جادو کا حکم:

قرآن وسنت کی روشنی میں واضح ہے کہ جادو کرنا کفر،شرک اور شیطانی کام ہے۔جیسا کہ قرآن مجید میں: وَلٰـكِنَّ الشَّيَاطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ.(البقرة/101)

''اور لیکن شیطانوں نے کفر کیا،وہ لوگوں کو جادو سکھایا کرتے تھے۔''واضح ہوا کہ جادو کرنیوالے،جادو سکھانے والے شیطان ہیں۔اور جادو کا عمل کفر ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس شخص نے گرہ لگائی،پھر اس میں پھونکا،اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا،اس نے شرک کا ارتکاب کیا۔''(سنن النسائی،باب الحکم فی السحرۃ)

جادوگر کی سزا:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جادوگر کی سزا قتل ہے۔''(سنن الترمذی،ابواب الحدود،باب ماجاء فی حد الساحر)

اس روایت میں اگرچہ ضعف ہے۔لیکن صحابہ کرامؓ کا اس روایت کے مفہوم پر عمل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

رہا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔ صح عن ثلاثۃ من اصحاب النبی ﷺ فی قتل الساحر (تفسیر ابن کثیر 215/1) ''تین صحابہؓ سے بسند صحیح ثابت ہے کہ جادوگر کو قتل کیا جا سکتا ہے۔''

جادوگر کی توبہ:

جادوگر کو توبہ کے لئے کہا جائے گا یا نہیں؟ اس مسئلہ میں اختلاف ہے۔ بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ جادوگر کو اس کے جادو کے جرم کی پاداش میں اس سے توبہ کی درخواست کئے بغیر ہی اسے قتل کی سزا دی جائے گی۔ جبکہ دوسرے اہل علم کے مطابق کہ اگر اس نے اپنے جادو کے ذریعے کسی کو قتل نہیں کیا تو پھر اسے پہلے توبہ کے لئے کہا جائے گا۔ اگر وہ توبہ کر لے تو پھر اسے قتل کی سزا نہیں دی جائے گی۔ اور یہی موقف راجح ہے۔ (دیکھئے، فتح الباری، للحافظ ابن حجر 224/1)

جادو کا علاج:

جادو کا علاج بذریعہ جادو کرنا، شریعت اسلامیہ میں اس کی کوئی گنجائش نہیں۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس سے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا؛ ھی من عمل الشیطان. (سنن ابی داؤد، 3868) کہ ''یہ بھی شیطانی طریقہ ہے۔''

البتہ جادو کا علاج قرآن وسنت کے وظائف واوراد کے ذریعے اگر کیا جائے تو یہ جائز اور مسنون ہے۔ آنحضرت ﷺ پر جب جادو کیا گیا تو معوذتین (قل اعوذ برب الفلق ۔۔۔ قل اعوذ برب الناس ۔۔۔) کے ساتھ اس جادو کا علاج کیا گیا تھا۔

شیطان کے حملوں اور اثرات سے بچنے کے طریقے:

(1) بیت الخلاء جاتے ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (صحیح بخاری) پڑھا کریں تو آپ شیاطین سے محفوظ رہیں گے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(2) شیطانی وسوسہ آئے تو پڑھیں۔اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. جیسا کہ قرآن مجید میں بھی ہے۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطَانِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ (فصلت/36)

''اور اگر شیطان کی طرف سے وسوسہ آئے تو تعوذ پڑھ لیا کرو۔''

بعض روایات میں تعوذ کے لئے یہ الفاظ مذکور ہے۔

اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثة(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوٰۃ،باب من رای الاستفتاح سبحانک اللھم وبحمدک)

(3) آیت الکرسی کا وظیفہ صبح پڑھیں تو شام تک شیطان سے محفوظ رہیں گے اور اگر شام کو پڑھ لیں تو صبح تک آپ شیطان سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔جیسا کہ حضرت ابو سعید خدریؓ کے واقعہ سے ثابت ہے۔رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ یہ سچی بات ہے۔(عمل الیوم واللیلۃ۔للنسائی/962،ابن حبان/784)

(4) معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھنے سے...... رسول پاک ﷺ کے اوپر جو جادو کیا گیا تھا،اس کے علاج کے طور پر یہی دو قرآنی سورتیں نازل ہوئی تھیں۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنوں اور انسانوں کی نظر بد سے بچنے کے لئے تعوذ پڑھا کرتے تھے۔اور جب یہ دو سورتیں (معوذتین) نازل ہوئیں تو آپؐ نے ان کا وظیفہ معمول بنالیا اور دیگر چیزیں چھوڑ دیں۔(سنن الترمذی/2058)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ جب سونے کے لئے بستر پر تشریف لے جاتے تو سورۂ اخلاص،الفلق اور الناس پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونک مارتے۔اور پھر دونوں ہاتھوں کو سر سے شروع کر کے سارے جسم پر پھیر لیتے۔اور آپؐ یہ عمل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔(صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات)

(5) سورۃ البقرہ کی تلاوت کریں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔''اپنے گھروں میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کیا کرو۔کیونکہ جس گھر میں یہ سورت پڑھی جاتی ہے۔وہاں شیطان داخل نہیں ہوسکتا۔''(مستدرک حاکم/2602)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا؛''اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی۔جس میں سے سورۃ البقرۃ کی آخری تین آیتیں نازل فرمائیں۔جو شخص ان آیات کو اپنے گھر میں پڑھے گا،اس گھر میں تین دن تک کوئی شیطان داخل نہیں ہوسکے گا۔''(سنن الترمذی،کتاب فضائل القرآن۔باب ماجاء فی آخر سورۃ البقرۃ)

تعویذات

(1) شرکیہ تعویزات تو بالاتفاق حرام ہیں۔

(2) اور وہ تعویزات جو کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اور قرآن وسنت کے وظائف کے علاوہ ہوں۔وہ بھی باتفاق ائمہ سلف ناجائز اور حرام ہیں۔

(3) علاوہ ازیں اگر تعویذ قرآن وسنت کی نصوص پر مشتمل ہو۔تو بھی اس سے احتیاط کرنی چاہیے۔کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے زندگی بھر تعویذ لکھ کر کسی کو نہیں دیا تھا۔البتہ آپ ﷺ سے دم کرنا ثابت ہے۔

تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:''جنات کا پوسٹ مارٹم'' مصنفہ، حافظ مبشر حسین لاہوری)

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

انشورنس (بیمہ) ...... جائز و ناجائز؟

ایک سوال کا مفصل اور تحقیقی جواب

از: فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

☆سوال: ایک انشورنس کمپنی E.F.U کا دعویٰ ہے کہ ہم رقم کو بزنس میں لگاتے ہیں اور منافع یا نقصان سرمایہ لگانے والوں میں تقسیم کر دیتے ہیں، ہم بنک یا دوسری سیونگ سکیموں کی طرح منافع کی شرح فکس نہیں کرتے، اس کے متعلق واضح کریں کہ اس کمپنی میں سرمایہ کاری کرنا شرعاً درست ہے......؟

جواب: انشورنس جسے بیمہ کہا جاتا ہے ایک جدید کاروباری معاملہ ہے، جس کا اسلامی فقہ کے ابتدائی دور میں کوئی وجود نہیں تھا، یہی وجہ ہے کہ دور حاضر کے جن ماہرین علم نے اس پر بحث کی ہے، ان کی آراء مختلف ہیں، بعض اس کے جائز ہونے کی طرف رجحان رکھتے ہیں جبکہ بعض دوررس اور باریک بین حضرات نے اس کے برعکس اس کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے۔ لہذا اس کے متعلق شرعی حکم معلوم کرنے سے پہلے اس معاملہ کی اصل حقیقت جاننا انتہائی ضروری ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بیمہ نظریہ کے اعتبار سے باہمی تعاون اور امداد محض پر قائم ہے، نظریے کی حد تک یہ ایک ایسا امر ہے جس پر شریعت نے بھی ابھارا ہے۔ دین اسلام نے ہمیں باہمی تعاون، ایک دوسرے کی مدد، ایثار اور قربانی دینے کی ترغیب دی ہے۔ جس کی عملی صورت معاملات، عطیات اور صدقات وخیرات ہیں۔ شریعت اسلامیہ نے جہاں اغراض ومقاصد بیان کئے ہیں وہاں ان ذرائع ووسائل کو بھی بیان کیا ہے۔ جو ان مقاصد کے حصول کیلئے اختیار کئے جاتے ہیں۔ بیمہ نظریئے اور نظام کے اعتبار سے تو تعاون محض پر قائم تھا لیکن عملی طور پر جو ذرائع استعمال کئے گئے ہیں وہ خود اس

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نظریہ کی نفی کرتے ہیں۔ جیسا کہ آئندہ معلوم ہوگا، دراصل امداد باہمی پر مبنی یہ نظام جب یہودیانہ ذہنیت کی بھینٹ چڑھا تو اسے پہلے تو کاروباری شکل دے دی گئی پھر سود، دھوکہ اور جوئے جیسے بدترین عوامل وعناصر کو اس میں شامل کر کے اس پر سے تعاون محض کی چھاپ کو اتار دیا گیا۔

یہ بیمہ اشخاص اور کمپنیوں کے درمیان ایک خاص عقد کا نام ہے جس میں افراد اور کمپنیوں کے درمیان مندرجہ ذیل امور طے پاتے ہیں۔

(1) طالب بیمہ ایک معینہ مدت تک اقساط ادا کرتا ہے، اس کے عوض بیمہ کمپنیاں اسے خطرات سے تحفظ اور گراں قدر سالانہ منافع پیش کرتی ہیں۔

(2) یہ کمپنیاں اپنی صوابدید کے مطابق جہاں چاہیں اس رقم کو صرف کریں، طالب بیمہ اس سے قطعی طور پر لاتعلق ہوتا ہے۔ یہ رقم جائز وناجائز کاموں پر صرف کی جاتی ہے جیسے عمارات کی تعمیر اور بھاری شرح سود پر آگے بڑی کمپنیوں کو قرض دینا وغیرہ۔

(3) طالب بیمہ اگر معینہ مدت تک زندہ رہے اور پوری رقم بالاقساط ادا کردے تو وہ کمپنی سے ادا کردہ رقم سے زائد وصول کرنے کا حقدار ہو جاتا ہے، اگر اس مدت سے پہلے مر جائے تو اس کی طرف سے نامزد شخص زر بیمہ کا مستحق ہوتا ہے۔

(4) اگر طالب بیمہ معینہ مدت سے پہلے اپنی اقساط بند کر کے معاہدۂ بیمہ کو ختم کرنا چاہے تو جمع شدہ رقم کمپنی ضبط کر لیتی ہے۔

بیمہ کی تعریف مختصر طور پر یوں کی جاسکتی ہے کہ یہ ایک ایسا معاہدہ ہے جس کی رو سے تحفظ دہندہ یعنی بیمہ کمپنی پر یہ لازم ہو جاتا ہے کہ وہ اس شخص کو جس نے بیمہ پالیسی خریدی ہے حادثہ یا نقصان پہنچنے کی صورت میں ایک مخصوص رقم ادا کرے۔ اس تعریف سے بیمہ کے تین عناصر کا پتہ چلتا ہے، وہ یہ ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

(1) بیمہ کی قسط (2) خطرہ (3) بیمہ کی رقم

خطرہ سے مراد وہ امکانی حادثہ ہے جو مستقبل میں کسی وقت بھی پیش آ سکتا ہے۔ یہ خطرہ اور حادثہ ہی اس کاروبارِ بیمہ میں بنیادی حیثیت کا حامل ہے اور باقی دوسرے عناصر کیلئے بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس کاروبار کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ معاہدہ کی رو سے فریقین ذمہ دار بن جاتے ہیں۔ اس میں ایک فریق خطرات سے تحفظ فراہم کرنے والا ہوتا ہے اور دوسرا وہ جسے تحفظ فراہم کیا جاتا ہے جسے طالبِ بیمہ کہتے ہیں، اس کی ذمہ داری یہ ہوتی ہے کہ وہ اقساط بیمہ کی ادائیگی کا بروقت بندوبست کرے یہ ذِمہ داری معاہدہ کی تکمیل کے وقت ہی شروع ہو جاتی ہے جب کہ اس کے مقابلہ میں بیمہ کمپنی کی ذمہ داری غیر یقینی اور احتمالی ہوتی ہے کیونکہ اس کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ حادثہ پیش آنے کی صورت میں بیمہ کی رقم ادا کرے، اس ذمہ داری کے وجود کا تصور اس کے بغیر ممکن ہی نہیں کہ کوئی حادثہ پیش آئے۔ اس وجہ سے دھوکہ اور احتمال کاروبار کا بنیادی رکن اور لازمی عنصر ہے کیونکہ بیمہ کا کاروبار اس کے بغیر ناممکن ہے اور یہ دھوکہ اپنی نوعیت اور قسم کے لحاظ سے انتہائی سنگین ہے کیونکہ یہ حصول معاوضہ کے سلسلہ میں، اس کی مقدار اور اس کی مدت کے بارے میں پایا جاتا ہے۔ جبکہ شریعت نے کاروباری معاملات میں دھوکہ کی معمولی قسم کو بھی حرام ٹھہرایا ہے۔

دھوکہ کو عربی زبان میں غرر کہتے ہیں جس کی تعریف یہ ہے کہ ''وہ غیر طبعی، غیر معمولی اور غیر یقینی صورت حال جس کے پیش نظر کسی معاملہ کو مبنی بر دھوکہ سمجھا جائے گا اور شریعت میں ایسا معاملہ ناجائز اور حرام ہے۔ ہم اس مقام پر یہ وضاحت کر دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ بیمہ کے متعلق محل اختلاف اس کا نظریہ اور نظام ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ محل اختلاف وہ طریق کار اور ذریعہ ہے جو اس کے نظریہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اختیار کیا گیا ہے۔ اس کے طریق کار کے پیش نظر یہ کاروبار غیر یقینی اور سنگین دھوکے والا معاملہ ہے، اس کے غیر یقینی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہونے سے یہ مراد ہے کہ اس میں فریقین میں سے ہر ایک کو معاہدہ کی تکمیل کے وقت معاوضہ کی اس مقدار کا علم نہیں ہوتا جو وہ ادا کرے گا یا وصول کرے گا۔ اس لئے کہ وہ تو اس خطرہ کے وقوع یا عدم وقوع پر موقوف ہوتا ہے، جس سے تحفظ دیا گیا ہے اور یہ بات اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا کہ حادثہ پیش آئے گا یا نہیں؟ اگر آئے گا تو کب آئے گا؟ بعض اوقات طالب بیمہ ایک ہی قسط ادا کرنے کے بعد حادثہ سے دوچار ہو جاتا ہے اور رقم بیمہ کا حقدار بن جاتا ہے۔ جبکہ بعض اوقات پوری اقساط ادا کرنے کے بعد حادثہ پیش آ جاتا ہے اور اسے بیمہ کی رقم طالب بیمہ کو ادا کرنا پڑتی ہے اور بعض اوقات بیمہ کمپنی پوری اقساط وصول کر لیتی ہے لیکن حادثہ پیش ہی نہیں آتا، اس طرح یہ معاملہ سراسر ایک ''اندھا سودا'' ہے جس میں دھوکے کا پہلو نمایاں طور پر موجود ہے، جس کی مزید وضاحت حسب ذیل ہے۔

مالی معاملات میں دھوکہ چار طرح سے ہوسکتا ہے:

(1) خود کسی چیز کے وجود میں دھوکہ ہو۔ جیسا کہ گم شدہ اونٹ کی خرید و فروخت۔

(2) کسی چیز کے حصول میں دھوکہ ہو۔ جیسے اڑتے ہوئے پرندوں کی خرید وفروخت۔

(3) کسی چیز کی مقدار میں دھوکہ ہو۔ جیسے پتھر پھینکنے کی جگہ تک زمین کی خرید وفروخت۔

(4) مدت حصول میں دھوکہ جیسا کہ حمل کے جنم تک قیمت ادا کرنا وغیرہ کاروبار بیمہ میں دھوکہ کی یہ چاروں اقسام پائی جاتی ہیں۔

☆ کسی چیز کے حصول میں دھوکہ کا پایا جانا۔ یہ دھوکہ کی شدید ترین قسم ہے یہی وجہ ہے کہ فقہاء نے صرف معدوم چیز کے معاوضہ پر ہی بطلان کا حکم نہیں لگایا بلکہ وہ اس حکم کے تحت ہر اس چیز کو شامل کرتے ہیں۔ جس کے وجود اور عدم دونوں کا احتمال ہو، دھوکہ کی یہ قسم کاروبار بیمہ میں پوری طرح دیکھی جاسکتی ہے کیونکہ بیمہ کی جو رقم کمپنی کے ذمے ہوتی ہے اس کا وجود غیر یقینی ہے کیونکہ اس کا وجود حادثہ پر موقوف ہوتا ہے اور وہ خود غیر یقینی ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

☆ کسی چیز کے حصول میں دھوکہ کا پایا جانا اس کے معاوضہ کو باطل کر دیتا ہے جیسا کہ دریا میں تیرتی مچھلیوں کی قیمت ادا کرنا کیونکہ جو شخص ان کی قیمت ادا کرتا ہے وہ گویا ان کے حصول کو داؤ پر لگا رہا ہے۔ وہ معاملہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ اس نے جس چیز کی قیمت ادا کی ہے وہ اسے حاصل بھی کر سکے گا یا نہیں۔ جبکہ اس نے معاوضہ صرف اس چیز کو حاصل کرنے کے لئے ادا کیا ہے۔ بیمہ کے کاروبار میں بھی یہ دھوکہ پایا جاتا ہے کیونکہ طالب بیمہ معاہدہ کرتے وقت یہ نہیں جانتا کہ آیا بیمہ کی جس رقم کے بدلے اس نے اقساط ادا کی ہیں وہ اسے حاصل کر سکے گا یا نہیں کیونکہ اس کا حصول تو اس حادثہ پر موقوف ہے جس کا واقع ہونا یقینی نہیں ہے۔

☆ معاوضہ والے معاملات میں اگر مدت معلوم نہ ہو تو بھی معاملہ باطل ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حمل کی خرید و فروخت اس لئے منع ہے کہ اس کی معیاد غیر متعین ہوتی ہے اسی طرح تاحیات بیمہ پالیسی میں بیمہ کمپنی، بیمہ کی رقم طالب بیمہ کے مرنے کی صورت میں ادا کرنے کا عہد کرتی ہے۔ جبکہ یہ معیاد یعنی اسکے مرنے کا وقت نامعلوم اور غیر متعین ہے۔

بیمہ کا معاملہ جوا پر مشتمل ہے:

بیمہ کا کاروبار اس لئے بھی حرام اور ناجائز ہے کہ اس میں جوا پایا جاتا ہے جو قرآن کی نظر میں ایک شیطانی عمل ہے۔ حصول زر کی ہر وہ شکل جوا ہے جس میں اسے حاصل کرنے کا دارومدار محض اتفاق و بخت پر ہو اور دوسرے یکساں حق رکھنے والوں کے مقابلہ میں ایک شخص کسی لاٹری، قرعہ اندازی یا محض کسی اور اتفاق کے نتیجہ میں رقم کو حاصل کر لے۔ یہ تمام جوا کی اقسام ہیں۔ جوا کی تعریف کاروبارِ بیمہ پر اس طرح صادق آتی ہے کہ جوا میں فریقین اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ وہ دوسرے کو ایک مقررہ رقم کوئی حادثہ پیش آنے پر ادا کرے گا، کاروبار بیمہ میں بھی یہی ہوتا ہے کہ بعض اوقات طالب بیمہ ایک قسط ادا کرنے کے بعد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

مر جاتا ہے تو اسکے نامزد کردہ وارث کو ادا کردہ رقم سے کئی گنا زیادہ رقم ملتی ہے، اس کا اس طرح مرنا ایک اتفاقی حادثہ ہے جو نامزد وارث کے لئے کثیر رقم ملنے کا باعث بنا ہے، تھوڑی سی محنت کر کے اتفاقی طور پر بہت زیادہ رقم ہتھیا لینا میسرہ کہلاتا ہے۔ جس سے قرآن کریم نے منع فرمایا ہے، اسی طرح طالب بیمہ اگر معینہ مدت سے پہلے اپنے عقد کو فسخ کرنا چاہے اور بقیہ اقساط کی ادائیگی روک لے تو اس صورت میں کمپنی جمع شدہ رقم کی مالک بن جاتی ہے۔ یہ بھی قمار کی ایک قسم ہے جس کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔

اس کاروبار میں سود کی دونوں قسمیں پائی جاتی ہیں:

طالب بیمہ جو رقم اقساط کی صورت میں کمپنی کو ادا کرتا ہے اگر حادثہ کے وقت اس کے مساوی رقم واپس ملے تو ایک طرف سے نقد ادائیگی اور دوسری طرف سے ادھار ہونے کی بناء پر یہ ادھار کا سود ہے جسے شریعت کی اصطلاح میں ربا النسیہ کہتے ہیں اور اگر ادا کردہ رقم سے زیادہ ہے تو یہ اضافے کا سود ہے جسے ربا الفضل کہا جاتا ہے۔ کیونکہ زائد رقم اس کی ادا کردہ رقم کے عوض ملتی ہے، سود یہی ہوتا ہے کہ ایک آدمی کچھ رقم کسی دوسرے کو دیتا ہے پھر ایک خاص مدت کے بعد اس رقم کے عوض کچھ زائد رقم وصول کرتا ہے جبکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ''اگر تم توبہ کرلو تو صرف اپنی رقم کے حقدار ہو۔ (سورۃ بقرہ: 279)۔ نیز معینہ مدت تک زندہ رہنے اور تمام اقساط ادا کرنے کی صورت میں طالب بیمہ مجموعی رقم سے زائد زر بیمہ لینے کا مستحق ہوتا ہے، یہ اضافہ کے ساتھ خطیر رقم یکمشت یا بالاقساط لے سکتا ہے، یہ سود کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

کاروبار بیمہ ضابطہء وراثت سے متصادم ہے:

یہ کاروبار اس لئے بھی ناجائز ہے کہ اس پر عمل کرنے سے ضابطہ وراثت مجروح ہوتا ہے۔ کیونکہ مرنے کی صورت میں زر بیمہ کا مال وہ نامزد شخص بن جاتا ہے جو طالب بیمہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نے اپنی زندگی میں مقرر کیا ہوتا ہے، باقی ورثاء اس سے محروم ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس کے ترکہ میں تمام شرعی ورثاء شریک ہوتے ہیں۔

دورِ جدید میں فلمی اداکارہ کے حسن و جمال اور ایک مغنیہ اور گلوکارہ کی آواز کا بیمہ بھی ہوتا ہے۔ اس بیمہ نے ایسے نام نہاد مفادات کو جنم دیا ہے جنہیں شریعت سرے سے کوئی مفاد ہی تسلیم نہیں کرتی۔ اس طرح اس کاروبار میں **تعاون علی الاثم والعدوان** بھی پایا جاتا ہے۔ لہذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔

سوال میں اس پہلو کو بھی اٹھایا گیا ہے کہ کاروبار بیمہ میں جو رقم جمع ہوتی ہے اسے کاروبار میں لگایا جاتا ہے پھر اس کے منافع یا نقصانات کو سرمایہ لگانے والوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے، یعنی یہ مضاربت کی ایک قسم ہے، اس کاروبار کو مضاربت قرار دینا درج ذیل وجوہات کی بناء پر محلِ نظر ہے۔

☆ مضاربت کی صحت کے لئے ضروری ہے کہ اس میں منافع کی شرح نسبت کی بنیاد پر ہو مثلاً ایک آدمی محنت کرتا ہے اور دوسرا رقم دیتا ہے تو اخراجات کے بعد جو منافع ہوگا وہ ایک خاص شرح کے مطابق تقسیم ہوگا۔ مثلاً **50%** محنت کرنے والا اور **50%** رقم خرچ کرنے والا یا اور کوئی شرح مقرر کر لی جاتی ہے لیکن صرف رقم پر معین منافع عقد مضاربت کے لئے مفسد قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ بیمہء زندگی میں ہوتا ہے۔ مثلاً جمع شدہ رقم پر **10%** نفع دیا جائے گا، اس لئے دونوں کو ایک دوسرے پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ بادیء النظر دونوں میں مشابہت پائی جاتی ہے۔

☆ اگر مضاربت میں نقصان ہو تو اس نقصان کو صرف سرمایہ لگانے والا برداشت کرتا ہے، مضارب کی محنت تو ضائع ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مالی نقصان میں وہ شریک نہیں ہوتا جبکہ بیمہ کے کاروبار میں اس قسم کی کوئی چیز نہیں ہوتی، اس کاروبار میں سرمایہ کار کو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ہر صورت منافع ہی ملتا ہے نقصان کی صورت میں کمپنی ذمہ دار ہوتی ہے۔

☆ مضاربت میں اگر سرمایہ کار فوت ہو جائے تو ورثاء کو صرف اتنا ہی سرمایہ ملتا ہے جتنا اس نے بوقت عقد جمع کرایا تھا جبکہ بیمہ میں ایسا نہیں ہوتا۔ بلکہ بعض صورتوں میں وہ موت کے بعد بڑی رقم کا مالک بن جاتا ہے۔

☆ مضاربت میں سرمایہ کار کو علم ہوتا ہے کہ میری رقم کس قسم کے کاروبار میں صرف ہو رہی ہے۔ جبکہ بیمہ میں سرمایہ کار کو اس قسم کے معاملات سے بالکل لاتعلق رکھا جاتا ہے۔

☆ مضاربت میں اگر سرمایہ کار مر جائے تو اس کی رقم ورثاء کو ملتی ہے جبکہ بیمہ کے کاروبار میں ایسا نہیں ہوتا بلکہ موت کی صورت میں اس کا حقدار اس کا نامزد کردہ ہوتا ہے، شرعی ورثاء اس کے حقدار نہیں ہوتے۔ یعنی اس میں قانونِ وراثت کی بھی صریح خلاف ورزی ہے۔ ہماری بیان کردہ وجوہات کی بناء پر بیمہ کا کاروبار مضاربت سے مشابہت نہیں رکھتا۔

بیمہ کی جائز صورتیں

بیمہ عملی طور پر جن صورتوں پر مشتمل ہے، اس کی تین اقسام ہیں:

(1) اجتماعی بیمہ:۔ اسے حکومت یا اس کا نامزد کردہ کوئی ادارہ چلاتا ہے، عام طور پر محنت مزدوری کرنے والوں کو اس میں شامل کیا جاتا ہے، مزدوری کرتے وقت جو حوادث یا امراض لاحق ہوتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مزدور معذور ہو جاتے ہیں یا وہ بڑھاپے میں پہنچ کر ناکارہ ہو جاتے ہیں۔ تو ان کا بیمہ کیا جاتا ہے، اس کے لئے آجر، اجیر اور حکومت اپنا اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔ واضح رہے کہ یہ کاروبار نہیں بلکہ ایک خدمت ہے جسے شریعت نے پسند کیا ہے اور ایسا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

(2) باہمی بیمہ:۔ یہ کاروبار امداد باہمی کی انجمنیں چلاتی ہیں جو ایسے ارکان سے مل کر تشکیل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پاتی ہیں۔ جنہیں ایک ہی طرح کے خطرات کا سامنا ہوتا ہے اگر کسی کو حادثہ پیش آجائے تو جمع شدہ رقم سے اس کی تلافی کردی جاتی ہے، اس کے جائز ہونے میں بھی کوئی شک نہیں ہے۔

(3) مقررہ اقساط والا بیمہ:۔ بیمہ کی یہ صورت تھی جسے سابقہ سطور میں زیر بحث لایا گیا ہے، ہمارے نزدیک بیمہ کی یہ صورت حرام اور ناجائز ہے کیونکہ اس میں دھوکہ، جواء، سود جیسے عناصر شامل ہیں، بعض لوگ اس سلسلہ میں شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کے فتویٰ کا حوالہ بھی دیتے ہیں کہ انہوں نے اسے جائز لکھا ہے، حالانکہ ان کے فتویٰ میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس سے موجودہ بیمہ کاری کا جواز کشید کیا جائے۔ تفصیل کے لئے فتاویٰ ثنائیہ ص 371 ج 1 کا مطالعہ مفید رہے گا۔ اس پر مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ اور مولانا شرف الدین محدث دہلویؒ کے توضیحی اشارات بھی ہیں۔

(واللہ اعلم بالصواب)

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

تین آدمیوں کے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں

(۱) مشرک:

"ولو اشرکوا لحبط عنھم ما کانو یعملون O (الانعام/88)

اٹھارہ انبیاء کرامؑ کا ذکر کر کے فرمایا کہ اگر وہ بھی شرک کرتے تو ان کے تمام اعمال بھی برباد ہو جاتے۔

(۲) مرتد:

"ومن یرتدد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاؤلئک حبطت اعمالھم فی الدنیا والآخرۃ"۔ (بقرہ/217)

اور جو بھی تم میں سے اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور اسی کفر کی حالت میں مرے ان کے دنیا و آخرت میں سب اعمال برباد ہو جائیں گے۔

(۳) رسول مکرم ﷺ کو آوازیں دینے والا:

"یا ایھا الذین آمنو لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی و لا تجھروا لہ بالقول کجھر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون"۔ (الحجرات:۲)

"ایمان والو! پیغمبر کی آواز سے اونچی آواز مت کرو اور نہ ہی ان کو بلند آواز سے پکارو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے کو بلند آواز سے پکارتے ہو۔ ایسا ہو کہ تمہارے اعمال برباد ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ لگے"۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

توبہ واستغفار

اسلام میں توبہ واستغفار کی بے حد اہمیت ہے، یہ انتہائی فضیلت والے کام ہیں، قرآن مجید میں ہے، ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطهرین .(البقرة/222) ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے اور پاکباز اشخاص سے محبت کرتا ہے۔'' اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو توبہ کا حکم دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھاالمؤمنون لعلکم تفلحون. (النور/31)

''اے ایمان والو! سب کے سب اللہ کی طرف رجوع (توبہ) کرو۔ تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔''

رسول مکرم ﷺ فرماتے ہیں۔ ''اللہ کی قسم! میں دن میں 70 سے زیادہ مرتبہ اللہ سے گناہوں کی بخشش مانگتا اوراس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں (صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب استغفار النبی ﷺ فی الیوم واللیلۃ)

یہ رسول کریم ﷺ کا عمل مبارک ہے۔ حالانکہ آپؐ پہلے ہی مغفور ہیں، ساری کائنات میں سے رب تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب اور محبوب انسان ہیں۔ افضل البشر اور سید اولاد آدم ہیں۔ امام الانبیاء اور خاتم النبیین والمرسلین کے بلندترین اعزاز ورتبے پر سرفراز ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ روز محشر آپؐ ہی مقام محمود کا شرف پائیں گے۔ سفارش وشفاعت کے منصب سے نوازے جائیں گے اور سب سے پہلے آپ ہی جنت کا دروازہ کھلوائیں گے۔ ان تمام تر اعزازات اورنہایت اعلیٰ شرف ومرتبے کے باوجود رسول پاک ﷺ روزانہ ستر سے زائد مرتبہ اللہ کے حضور توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ تو ہم جو سرتاپا گناہوں سے آلودہ ہیں۔ غلطیوں اورنافرمانیوں سے ہمارا دامن ایمان وعمل داغ داغ ہے۔ اور مسلسل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

نافرمانی پر نافرمانی، سرکشی پر سرکشی کیئے جا رہے ہیں۔ہمیں توبہ واستغفار کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔یادرہے کہ انسان جب اپنے گناہوں پر نادم ہوتا ہے اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کر لیتا ہے۔اور رب تعالیٰ سے سچی توبہ واستغفار کرتا ہے، ارشادنبویؐ ہے کہ توبہ کی وجہ سے انسان کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

توبہ واستغفار اللہ تعالیٰ کو بہت عزیز ہے۔رب تعالیٰ کے نزدیک یہ عمل اس قدر محبوب ہے۔حضرت انس بن مالکؓ خادم رسول ﷺ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے اس بندے سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے جو جنگل و بیابان میں اپنی سواری پر سوار ہے اور اسی پر اس کے کھانے پینے کا سامان بھی ہے کہ وہ سواری اس سے گم ہو جاتی ہے۔(تلاش بسیار کے بعد) وہ اس سے مایوس ہوکر ایک درخت کے سائے تلے آکر لیٹ جاتا ہے، (اس حال میں کہ) وہ اپنی سواری سے سخت مایوس ہو چکا ہے۔کہ اتنے میں وہ سواری اچانک اس کے سامنے آن کھڑی ہو۔'' (بخاری ومسلم)

یعنی جس طرح وہ انسان اپنی سواری سے انتہائی مایوس ہو چکا تھا۔کہ اب وہ اسے پا نہیں سکے گا اور اس وسیع وعریض جنگل و بیابان سے باہر نکلنا بھی اس کے لئے مستحیل الامر ہے اور پھر وہ اپنی سواری گویا جنگل میں اپنی زندگی سے مایوس ہوکر اچانک لیٹ گیا......اور جب اس کی آنکھ کھلی، کیا دیکھا کہ اس کی سواری سامان خوردونوش سمیت سامنے موجود ہے تو وہ انسان اپنے اندر زندگی کی رمق کو پا کر کتنا خوش وخرم ہوگا۔رب تعالیٰ اس سے بھی بڑھ کر اپنے اس بندے سے خوش ہوتے ہیں جو گناہوں اور نافرمانیوں کے بعد پھر رب تعالیٰ کے در پر جھک جاتا ہے اور اس سے توبہ واستغفار کرتا ہے۔

☆☆☆

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ضروری پیغام

ہماری یہ سب سے بڑی خوش قسمتی ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اپنے آخری اور محبوب پیغمبر، سید البشر امام الانبیاء والرسل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا شرف عطا فرمایا اور ان کا سچے دل سے کلمہ پڑھنے کی توفیق سے نوازا۔ رب تعالیٰ کے اس گرانقدر انعام اور ہمارے مسلمان ہونے کا یہ تقاضا ہے کہ ہم عقائد و عبادات اور اسی طرح اپنی زندگی کے تمام امور و معاملات میں اللہ و رسول ﷺ کی طرف رجوع کریں اور ہر مسئلہ میں ہم رب تعالیٰ کے کلام مقدس (قرآن مجید) اور رسول کریم ﷺ کے فرمان ذی شان (حدیث مبارکہ) سے رہنمائی لیں اور ان کے مطابق ہی اپنی زندگیوں کو ڈھالیں اور ان کی روشنی میں ہی ہم اپنے گھر، خاندان، معاشرہ اور ملک وملت کا تانا بانا بنیں۔ اگر اس طرح ہو جائے تو دنیا و آخرت کی کامیابی و سرفرازی یقیناً ہمارا مقدر بن جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل و شعور سے نوازا ہے۔ ہم نے اپنے دنیوی ضرورتوں کے لئے اگر دس، بیس روپے کی کوئی چیز خریدنی ہو تو پوری کوشش کرتے ہیں کہ جو چیز ہم خرید رہے ہیں وہ ایک نمبر اور اصلی ہو، دو نمبر اور جعلی نہ ہو۔ لیکن دین کے معاملہ میں ہماری کوئی کوشش نہیں ہوتی کہ ہم ایک نمبر اور اصلی دین کا پتہ کریں۔ کہ جس پر ہماری آخرت اور دنیا دونوں کی کامیابی کا دارومدار ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو انسان کو دونوں راستے بتا دیئے ہیں، شکر گزاری اور اطاعت شعاری کا راستہ، ناشکری اور نافرمانی کا راستہ۔ اب یہ انسان کا اختیار و مرضی ہے کہ اپنے لئے کس راستے کا انتخاب کرتا ہے۔ رب تعالیٰ فرماتے ہیں ''لیس للانسان الا ما سعیٰ (سورہ والیلیل) ''انسان کو وہی کچھ ملتا ہے، جس کی کوشش کرتا ہے''۔ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے ''من یرد اللہ بھا خیرا یفقھہ فی الدین (متفق علیہ) کہ ''اللہ جس سے بھلائی چاہتا ہے اسے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

دین کی سمجھ دے دیتا ہے"۔ اور یہ بھی حقیقت ہے کہ دین کی سمجھ بھی اسے ہی نصیب ہوتی ہے، جو اس کے لئے کوشش کرتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ "اللہ اس قوم کی حالت نہیں بدلتا جو اپنی حالت آپ بدلنے کی کوشش نہیں کرتی"۔

قرآن مجید میں ہے۔ "یا ایها الذین آمنو ا ادخلوا فی السلم کافة (سورہ البقرۃ) کہ "اے اہل ایمان! تم پورے کے پورے دین اسلام میں داخل ہو جاؤ" دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، اس میں عقائد وعبادات ہیں، معاملات و اخلاقیات ہیں اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر اسلام ہماری مکمل رہنمائی کرتا ہے۔ لہٰذا صرف نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کو دین سمجھ لینا اور دین اسلام کی دوسری تعلیمات وہدایات کو چھوڑ دینا قرین انصاف نہیں۔ بلکہ یہ بے وفائی اور ہرجائی ہے۔ اور بہت سے کام ایسے ہیں کہ جنہیں نہ ہم گناہ سمجھتے ہیں اور نہ ہی برائی و جرم بلکہ ہم انہیں مسلسل کئے جا رہے ہیں اور اس طرح رب تعالیٰ کی رحمت سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ مثلاً: بے نماز رہنا، جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، امانت میں خیانت کرنا، جھوٹی قسمیں کھانا، احسان جتلانا، ریا کاری، ہمسائے سے اچھا سلوک نہ کرنا اور وراثت کی غلط تقسیم وغیرہ۔ صرف ایک حدیث ہی ملاحظہ فرمائیں اور ان گناہوں کی سنگینی کا اندازہ کریں کہ جنہیں میں ہم معمولی سمجھ کر مسلسل کئے جا رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "تین آدمی ایسے ہیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نہ کلام فرمائے گا، نہ ان کی طرف نظر کرم فرمائے گا، نہ انہیں (گناہوں) سے پاک کرے گا اور ان لوگوں کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ (1) ٹخنوں سے نیچے کپڑا لٹکانے والا (2) احسان کرنے کے بعد جتلانے والا (3) جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچنے والا۔ (صحیح مسلم) اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں ہم اپنا اور اپنے گرد و پیش کا جائزہ لیں تو ہم پر واضح ہو جائے گا کہ ہم میں سے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جو اس وارننگ اور سخت وعید کی زد میں آتے ہیں اور ہمارے معاشرے میں ایسے کردار بھی ہیں کہ زندگی بھر نمازیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پڑھیں، روزے رکھے، حج اور عمرے بھی کئے، زکوٰۃ وصدقات کا اہتمام بھی کیا لیکن آخری عمر میں مال وراثت کی غلط تقسیم کر کے اپنے بعض رشتہ داروں کے حقوق غصب کر دیئے۔ یا کسی بیٹے کو عاق کر کے اسے اس کے حقِ وراثت سے محروم کرنے کا ارتکاب کر لیا اس طرح یہ سارا گناہ اور غصب حقوق کا بوجھ اپنی گردن میں لاد کر قبر کی وادی میں اتر گیا یا اللا سفاہ!!!

فاعتبروا یا اولی الابصار

اسلام کے اصل پیغام کو جاننے اور اسلامی عقائد، عبادات، حقوق وآداب، اخلاقیات، توبہ استغفار اور دیگر ضروری فضائل ومسائل کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھنے کے لئے کتاب ہذا "نجات کا راستہ" شائع کی جارہی ہے۔ اس کے فاضل مولفین نے بڑی محنت اور عرق ریزی سے اسے ترتیب دیا ہے اور کتاب کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارا عقیدہ وعمل اگر اس کے مطابق ترتیب پا جائے تو اس طرح ہماری اصلاح بھی ہو جائے گی اور امت بھی پھر سے ایک اور نیک ہو سکتی ہے اور ہمارا روشن ماضی اللہ کے فضل وکرم سے پھر سے واپس آسکتا ہے۔ دعا ہے کہ رب تعالیٰ اس کتاب کو اس کے مولفین، میرے والدین کریمین، میرے اور میرے اہل وعیال سب کے لئے توشۂ آخرت اور باعث نجات فرمائے۔ میرا اور آپ سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ دنیا وآخرت دونوں جہانوں کا سکون، راحت، عافیت اور نجات نصیب فرمائے۔ آخر میں حافظ اسعد محمود سلفی صاحب خطیب جامع مسجد مکرم گوجرانوالہ کا میں تہہ دل سے ممنون ہوں کہ جن کے خطبات اور ذاتی رہنمائی سے اس کتاب کو چھپوانے کا شوق پیدا ہوا۔

اس کتاب کو فی سبیل اللہ چھپوانے اور تقسیم کرنے کی ہر شخص کو اجازت ہے اور پیارے قارئین سے گزارش ہے کہ اسے پڑھ کر دوسروں کو پڑھنے کے لئے دیں۔ تا کہ دیئے سے دیا جلتا جائے اور روشنی پھیلتی جائے اور جب روشنی بڑھتی ہے تو معاشرے کی تاریکیاں از خود دم توڑ جاتی ہیں اور ظلمت وجہالت کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

پردے سرک جاتے ہیں۔ رب تعالیٰ کا نظام قدرت یہی ہے ایک بار پھر رب تعالیٰ کی بارگاہ کریمی میں عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس خدمت کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور امت کی اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ آمین یارب العالمین۔

طالب دعا و دعا گو!

حاجی عبدالقیوم شیخ...... ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

فون 055-226595,055-216546

www.KiTABoSUNNAT.Com

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net

ناشر

حاجی عبدالقیوم شیخ ۔ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

ملنے کا پتہ :

شاہین ایلومینیم انڈسٹریز

بالمقابل الائیڈ بینک شیخوپورہ روڈ گوجرانوالہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi